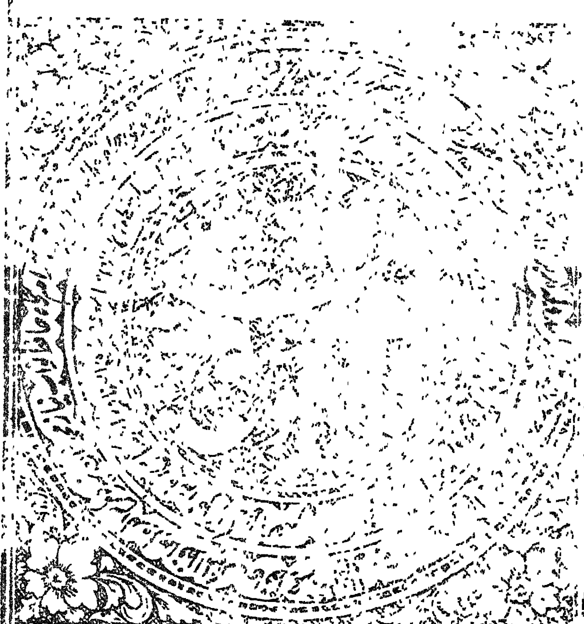


طبع اول بار

اشتہار

واضح ہو کہ ہمارے دوکان میں کل علموں اور فنون کی کتابیں ہر جگہہ کی چھپی ہوئی کلکتہ
بمبئی آگرہ اباد دبنارس لکھنؤ کانپور اکبرآباد دہلی میرٹھ لاہور وغیرہ کی کتابیں عربی فارسی
ناگری اُردو اور قرآن شریف ہر قسم کے موجود ہیں اور سررشتہ تعلیم کی جن صاحبوں کو
جو کتب درکار ہوں قیمت بہیجکر یا بذریعہ ویلو پے ایبل منگالیں محصول ڈاک ذمہ خریدار
ہے دو آنہ رجسٹری پلندہ ز اظہار سال کریں پتا نشان اپنا صاف لکھکر خط پیڈ
روانہ کریں بلکہ جوابی کارڈ آنا چاہیئے اور سوای ان کتب کے اور ہر فن کی کتب ملسکتی ہیں
اور بریلی کا سُرمہ منجن اور سیاہی اور کُرسیاں بھی روانہ کرسکتا ہوں۔ فقط

فہرست کتب مختصر دُکان حاجی محمد حسین کتب فروش بریلی کٹرہ مانرائے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
قرآن شریف جلی قلم	للعہ ۱۲/	شرح تہذیب نظامی	۱۲/	گلزار داغ	عہ/
,, مترجم مجلد کلاں	سے/	کافیہ مطبع مجتبائی	۶/	آفتاب داغ	۱۲/
,, مترجم خورد مجلد	عہ ۱/	شافیہ	۰۵/	دیوان عزیز بریلوی	[illegible]
قرآن شریف مطبع مرتضوی مجلد	عہ ۸/	پنج گنج نظامی	۴/	دیوان خواجہ وزیر	عہ/
حمائل شریف مترجم مطبع ہاشمی	عہ ۸/	نحو میر نظامی	۳/	دیوان عالم	۴/
,, عکسی مطبوعہ لندن	عہ ۶/	قدوری مجتبائی	۱۰/	مثنوی فریاد داغ	۳/
,, مطبوعہ اودہ اخبار	۸/	میزان الصرف نظامی	۰۲/	مثنوی ترانہ ہوش	۳/
,, بمبئی خورد	عہ ۹/	قطبی مطبوعہ مجتبائی	۹/	نعت ہی نعت ہر دو حصہ	۳/
حمائل ہشت پہل تعویذی	۶/	میر قطبی ,,	۷/	جام کوثر	۰۱/
شرح وقایہ عربی مولوی		مشکوٰۃ شریف ,,	بے ۸/	مدح مرغوب دیوان طالب	۲/
عبدالحی صاحب مرحوم ہر دو جلد	للعہ ۴/	نور الانوار	عہ ۸/	دیوان قاسم نعتیہ	۲/

صحت نامہ بعض ضروریات کلیات ہوش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	سنہ ۱۳ ۱۴	سنہ ۱۱ ۱۳	۳۵	۲	لفظون	نقطون	۹۴	۱۴	چھپتی	چھٹتی
۲	۶	پتر	پڑتی	۳۶	۱۴	یہ بہری	بہری	//	۱۷	خونسے	خونمین سے
۳	۱۱	زنبیر	زبیر	۳۸	۶	جنکا	جسکا	۹۳	۲۰	لطف	زلف
۴	۱۴	[illegible]	[illegible]	//	۱۰	تری	پھری	۸۵	۳	مدی	ندی
۶	۱۹	زاہد خشک	زہد خشک	۴۲	۱۳	بھی	ہی	۹۰	۲	[illegible]	[illegible]
۷	۲	جسکو	جنکو	۴۶	۲۰	اوسکی برائی	اونکی برائی	//	۳	شگوفہ	شگوفا
//	۱۰	حد	خد	//	۱۸	حُب	حَسب	۹۲	۱۵	پچھوون	پچھڑون
//	۱۹	جوش	جوشن	۴۹	۱۰	ہی تو وہ	تو وہ کیا	۹۸	۱۰	پیشہ	شیشہ
۹	۷	۔	مین	//	۱۷	روی	دوش	۱۰۱	۲	ہی ہی	وہ رہی
//	۱۳	حوا	موسیٰ	۵۳	۲۰	ہی	۔	۱۱۵	۲۰	ابرو و	ابرو
۱۲	۵	شوحی	شوخی	۵۶	۳	ہوی	موسی	۱۱۹	۶	بے بات	ہیہات
۱۴	۱	منیئن	نیسان	۵۷	۱۴	رکھتا	گھستا	//	۱۲	ہی	۔
[illegible]	۱۳	تجلی	بجلی	۶۱	۴	ہم	۔	۱۲۰	۶	ولیسے	ویسی
۲۲	۱۴	نیرئیل	جبرئیل	۶۵	۱۷	نرخ	زرچ	//	۱۰	آبا	آیا
//	۲۰	لپیٹی	لیٹتی	۶۸	۶	در	نور	۱۲۱	۶	دیوانو	دیوانون
۲۳	۶	زہرہ	زہرا	۷۰	۸	ہیبت	ہیبت	۱۲۲	۲۰	لعلو	لغلو
۲۴	۱۱	کحل جواہر	سرمۂ جوہر	۷۲	۱۶	در	دور	۱۲۴	۵	ماگہا	ناگہا
//	۱۳	تو	توہ	//	۱۸	جیسے	جیسے	//	۶	ہمسے	ہم نے
//	۲۱	تہیر	شہپر	۷۴	۳	ہین	۔	۱۲۶	۴	نہ	یہ
۲۵	۱۴	اوسے کچھ	کچھ نہ اوسے	۷۵	۱۴	۔	پھری سر	۱۲۷	۱۸	خطا	ختا
۲۸	۳	ہین	تہین	۷۷	۴	لفظون	نقطون	۱۲۸	۵	بزم	نرم
۳۱	۱۸	پھر جدا	پرجدا	۸۱	۹	یار	بار	۱۳۰	۳	نگائی	جلائی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۵	تتاب	تاب	۱۶۴	۱۴	بگریگا	بگڑیگا	۱۹۴	۱	تیری	ری
〃	۱۳	پہلی	پہیلی	۱۶۵	۱۱	بہی	ہی	〃	۱۲	کہتی ہین	کہنی ہین
۱۳۱	۱۵	پہرپادیہ	پہرادیہ	۱۶۶	۱۷	گردون	گردون	۱۹۶	۱۸	یہ	نہ
۱۳۳	۴	اوبر	بعد	۱۶۸	۷	دورنگی	دورنگی	۱۹۷	۵	پردہ	پرزہ
〃	۱۴	ستور	ستور	۱۷۱	۷	ذوالفقار	ذوالفقار	۱۹۸	۱۷	نہون	ہنون
〃	۱۹	کرم	قلم	〃	۱۲	مری	بہری	〃	۲۱	ہوئی	مجہی
۱۳۵	۱۳	پہنچی	پہونچی	۱۷۲	۱۵	سپہر	پہیر	۲۰۰	۱۰	آیا	آتا
〃	۱۷	بہی	ہی	〃	۱۹	پہنچی	پہونچی	〃	۱۱	پا	با
۱۳۶	۳	رکہون	گہسون	۱۷۳	〃	نہ یہ گر	نہ یہ کر	۲۰۵	۱۵	۰	۵
〃	۱۴	دنور	ونرا	۱۷۴	۲	جس سے	جیسے	〃	۱۸	۰	۶
〃	۱۹	اوتر	ادہر	〃	۱۸	بجلی یہ	بجلی پہ	۲۰۶	۱۵	۹۷	۷۹
۱۳۷	۱۱	کرین	ہین	۱۷۶	۱۲	ڈر	در	۲۰۷	۲۰	اسیر	امیر
۱۳۸	۳	لین	لبن	۱۷۹	۹	بخشا	بچتا	۲۰۸	۴	تقی	نقی
۱۳۹	۱۷	بچہڑا	پچہڑا	۱۸۳	۲۱	سایہ	سایہ	۲۱۱	〃	اندازی	ایمازی
۱۴۲	۱۶	بہی	سی	۱۸۶	۱۹	خار الم چہوڑ جو دم فکر حبیبہ ہوش [illegible]					
۱۴۳	۱۷	تہ	تو	۱۸۷	۲۱	ہوایا	ہوایار	۲۱۲	۳	پس	بس
۱۴۴	۵	جام	خام	۱۸۸	۱	بت	تب	〃	〃	[illegible]	کر
۱۵۵	۹	[illegible] … نظر … بہلاتی نہین		〃	۱۲	کلعذار	گلعذار	۲۱۴	۱۷	بنائی	بیان
۱۵۶	۳	کیا	کیسا	۱۸۹	〃	ذرا	ذرا	۲۱۵	〃	۰	کی
۱۵۸	۱۹	جی	جس	۱۹۰	۹	یار	بار	۲۱۷	۵	۰	صاحب
۱۵۸	۲۰	کیونکر	کیون	〃	۱۵	کا	کی	۲۱۹	۸	ہم بریلوی	مقیم بریلی
۱۶۱	۱۰	پلٹا	پلٹتا	〃	۱۲	تہی	بہی	۲۲۵	۹	۰	نی
۱۶۲	۱۳	ہین	ہین	۱۹۱	۱۰	عشی	غشی	〃	۱۸	غواص	غواص

تمّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال پرملال واقعہ ہوش ربا شاعر نازک خیال شیرین مقال حضرت استادی یادگار جامی و سعدی ناظم باجوش و خروش جناب مولوی حکیم نواب نیاز احمد خان ہوش عرف بنے میان صاحب بریلوی مرحوم مغفور انار اللہ مرقدہ

ہان اہل ہوش آئیے اور ہوش کیجیے
عبرت کا یہ فسانہ ذرا گوش کیجیے

کارخانۂ دنیا سے بے ثبات ہمیشہ سے ناپائدار ہے۔ اسمین ہر ذی روح مجبور و ناچار ہے کیسے کیسے صاحب جاہ و مالک فوج و سپاہ۔ حاکم عادل۔ عالم عامل۔ شاعر کامل۔ اس جہان بے سامان مین آئے۔ اور اس ظالم جفاکار غدار نے تہ خاک سلائے۔ اگرچہ ایسے کروڑہا افسانے نئے پرانے مخلوق پر ہویدا ہین۔ اکثر طبیعتون پر انکے کیفیت جوش و خروش پیدا ہین۔ لیکن بوجہ مدت مدید اور عرصہ بعید کے تغیر ہوتے جاتے ہین۔ اور نئے نئے حادثے پرانے فسانون کو لوح دل سے محو کرتے جاتے ہین چنانچہ ایک نیا واقعہ جانگداز ہوش ربا جناب ہوش بریلوی مرحوم مغفور کا ایسا عبرت زا اور حیرت افزا ہوا کہ جسکے نہ سننے کی طاقت نہ کہنے کی قدرت یعنی جناب نواب حکیم مولوی نیاز احمد خان ہوش عرف بنے میان مرحوم خلف السعید جناب نواب حافظ نیاز محمد خان ابن حافظ یار محمد خان بن حافظ محمد یار خان خلف جناب جنت نشان خلد مکان کرم الدولہ حافظ الملک حافظ رحمت خان بہادر نصیر جنگ والی سابق ملک روہیلکھنڈ۔ پچپن ۵۵ سال تک رونق بخش بزم ہستی رہکر پانچ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ مطابق تیئیس جون ۱۸۹۲ع یوم پنجشنبہ کو وقت ایک بجے شب کے اس جہان بے ثبات و ہیچ و پوچ کائنات کو چھوڑ عالم جاودانی فرحت انبساط کی نشانی کو تشریف لیگئے۔ داغ مفارقت محبون اور عزیزون کو کیا بلکہ تمام عالم کو دے گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نظم

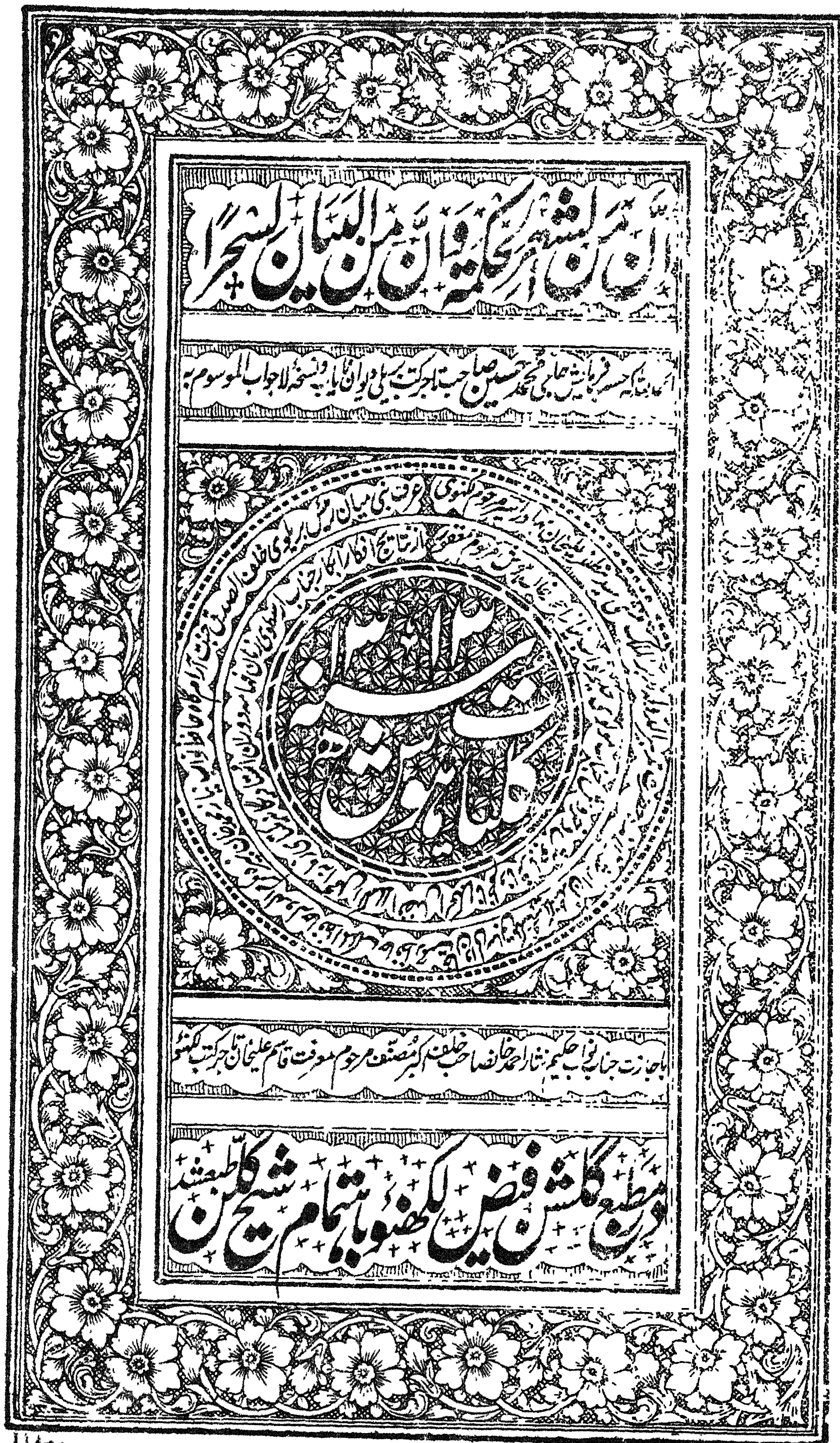
عالم و عامل و علام و عزیز و عاقل
فائق و فائز و فیاض و فہیم و فاضل
کاظم و کافی و کرار و کریم و کامل تھے
قاری و قاضی و قسام و قسیم و قابل
حامد جذب حق و حامی حجاج تھے وہ
سرو سردار و سر و سرور و سرتاج تھے وہ
علم مین حلم مین بے مثل تھے اور طاق تھے وہ
فضل مین جود مین استاد تھے مشتاق تھے وہ
شہر مین رہتے تھے پر شہرۂ آفاق تھے وہ
بہر مضمون کرم موجد و خلاق تھے وہ

سچ تو یہ ہے کہ انہین مرتبہ شاہی تھا شہرۂ مہر و کرم ماہ سے تا ماہی تھا

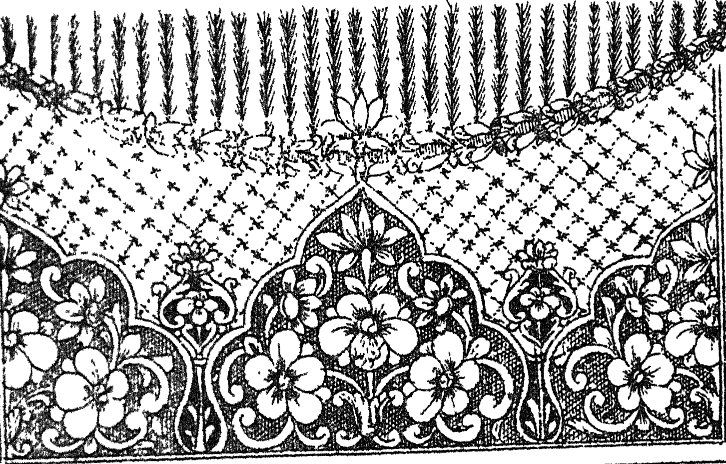
فن شاعری مین طاق۔ علم حکمت مین شہرۂ آفاق۔ علم ہیئت اور ہندسہ مین مشہور ہر ذی شعور انکی ذہانت و طباعی کا قائل ہر اہل کمال انکے کمال بے زوال پر مائل۔ غرضکہ کوئی فن ایسا نہ تھا جسمین جناب کو دست قدرت نہ تھی۔ کوئی علم ایسا نہ تھا جسمین تمام و کمال واقفیت نہ تھی۔ بہت سے شاگرد انکے صاحب دیوان ہین۔ سخن کی روح ہلالی کی جان ہین۔ فن شاعری کو یہان تک رونق بخشی کہ لوگون نے فردوسی اور خاقانی کو دل سے بھلا دیا۔ جامی و نظامی کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا ابتدا مین فارسی کی تحصیل خلیفہ امیر الدین آزاد بریلوی سے کی معقول [illegible]

منقول کی مختلف علما سے ہوئی علم طب لکھنؤ مین حکیم مولوی محمد ابراہیم مرحوم سے حاصل کیا فن شاعری
ابتدائً حکیم محمد محسن علی خان جوش بریلوی اور خلیفہ محمد امیرالدین آتہ ادبریلوی سے سیکھا۔
بعد اونکے انتقال کے حضرت تدبیرالدولہ مدبرالملک منشی سید مظفر علی خان بہادر مغفور اسیر لکھنوی
سے مشورہ رہا مدت تک شہر لکھنؤ مین رہکر مشق فن شاعری اور تحصیل علم طب کی اور اکثر بڑے بڑے
معرکون اور جلسون مین شرکت رہی۔ گلدستہ ہوش افزا مطبع نظامی کانپور مین جناب ہی کے اہتمام سے
طبع ہوتا رہا تیرہ چودہ برس کی عمر مین حدیقۂ نعت نظم کیا۔ غزل۔ قصیدہ۔ رباعی۔ خمسہ۔ سلام۔ سب
طرحکے کلام نظم ونثر کیا فارسی۔ کیا اُردو۔ ایسے ایسے تحریر فرمائے کہ باوجود ہزار ہا گوش کے بھی فلک
بیہوش نے نہ سُن پائے مثنوی ترانہ ہوش۔ حدیقۂ نعت۔ تاریخ روہیلکھنڈ مطبوعہ ولپسند جناب مرحوم سے
یادگار ہین۔ صرف ولپذیر شہادت نامہ بے نظیر فسانہ غرائب جمیع افسانون سے عجائب۔ واسوخت ہوش
اہل گوش کیواسطے طبع کو تیار ہین۔ کلیات ہوش صاحبان حق نیوش کی خاطر جناب حکیم نواب نثار احمد خان
صاحب خلف اکبر جناب مرحوم نے نہایت سعی وجانفشانی سے بہم پہونچایا ہے عنقریب حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر
زیب دہ مجلس شائقین و الاتمکین ہونیوالا ہے۔ افسوس کہ کلام جناب مغفور بوجہ کثرت کار اور افکار بیشمار
کے نظر ثانی سے محروم رہا تاہم صفحۂ ہستی پر جناب ممدوح کا نام رہا۔ حاجت والے خلق خدا کی شب و
روز فرماتے تھے ہر وقت اہل غرض گروہ کے گروہ آتے تھے۔ صبح سے تا شام یہی کام تھا۔ اسی عنایت سے
ہر شخص شاد کام تھا مگر افسوس باوجود اس ادوجود جود وعطا۔ بذل وسخا کے بھی فلک ناہنجار درپے آزار تھا خدا جانے
کیا اسکے دلمین خار تھا۔ سلطنت اور ریاست تو بیشتر ہی ختم ہوچکی تھی۔ صرف سرکار انگریزی سے پنشن
کی دل لگی تھی۔ وہ بھی ایام غدر سے تخفیف پر ہوگئی تھی دفعتًا کچھ ایسی تقدیر سوگئی تھی۔ اگرچہ عالم سیاحی
مین آپ اکثر ریاستون مین تشریف فرما رہے اور وہان کے والیان ریاست نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے
موافق آپکا اعزاز اور اکرام فرمایا۔ لیکن گردش دور دوار سے کچھ کام نہ آیا مجبور حضور پھر بریلی واپس
تشریف فرما ہوے۔ اور قسمت خداداد پر قناعت کرکے مصروف بذل وعطا ہوئے۔ واقعی نواب حکیم
نثار احمد خان صاحب کی اسکے انطباع مین جانفشانی دلی اور جانی ہے۔ درحقیقت اولاد سعید اور اخلاف
رشید کا یہی کام ہے۔ اسی مین نام ہے۔ اللہ اونکی ہمت اور جرأت واسطے انطباع بکررکے
بڑھاوے۔ اور استاد مغفور کے چشمۂ کلام سے عام وخاص کو فیض پہونچاوے آمین ثم آمین

بس بس شریف بس اللہ بس باقی ہوس مصرعہ سخن کچھ گو کہ کم گفتن رواج ست فقط


ان من الشعر لحکمة وان من البیان لسحرا
الحمد للہ کہ حسب فرمائش جناب حاجی محمد حسین صاحب تاجر کتب بمبئی دیوان ثانی یا نسخہ لاجواب الموسوم بہ
باجازت جناب نواب حکیم نثار احمد خانصاحب خلف اکبر مصنف مرحوم معرفت قاسم علیخان تاجر کتب لکھنو
در مطبع گلشن فیض لکھنؤ باہتمام شیخ گلشن طبع شد

طبع اول بار



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلوۂ حمد سراپا نور مسمیٰ بہ سرمۂ طور

مرکب ہی بہر طبع روان دوش نقش پا
وسعت سخن کی ہی لب خاموش نقش پا

ذہن رسا کا اوٹھ نہین سکتا ذرا قدم
شل ہو گیا ہی مثل تن و توش نقش پا

اتنا ہی پست دائرہ فکر نکتہ سنج
ہر دم سمجھتے ہین جسے آغوش نقش پا

اب جز سکوت بن نہین پڑتی ہی کوئی بات
گویا زبان ہی لب خاموش نقش پا

گرد ملال بیٹھی ہے زانوے فکر پر
یلہے بھرا غبار سے آغوش نقش پا

چشم خیال و دیدۂ بینائے ہوشمند
پستی و تیرگی سے ہین ہمدوش نقش پا

عاجز اگر بیان ثنا مین ہی خاکسار
بیٹھا سنا کرے صفت گوش نقش پا

ہین بار عجز دوش پر اپنے اوٹھائے سب
اہل نظر کے حلقے ہین آغوش نقش پا

طے حامدون سے دشت ستایش نہو سکا
گو اس ہوا مین ہو گئے ہمدوش نقش پا

عجز نیاز طول ہوس سے نہ جھک سکا
دامن نقاب کا نہین روپوش نقش پا

کنہ احد نہ عارفون کے ہاتھ آئیگی
وا رکھین آنکھین صورت آغوش نقش پا

مین خاکسار حمد مین کہولون زبان کیا
گویا ہون صورت لب خاموش نقش پا

اوفتادگی پسند تعلّی نہین پسند کو
گویا ثبات وصنعہ مین ہون تعیش نقش پا

کیا ہاتہہ آئین گوہر مضمون آبدار
رکہتا ہی خاک چشمۂ پُر جوش نقش پا

ادراک کنہ حق کو پہونچتا نہین دماغ
خالی ہی وصل اوج سے آغوش نقش پا

طی کرسکے یہ جادہ حمد خدا کو کیا
کلک وان کو پاتے ہین ہمدوش نقش پا

ہان اوسکی چشم مہر سے ذرہ گہر بنے
خورشید اوج حسن ہو آغوش نقش پا

چاہے وہ جسکو نطق وسماعت عطا کرے
پیدا ہو خاک سے دہن وگوش نقش پا

اوسکی اگر مدد ہو تو قوت وہ ہاتہہ آئے
رستم سے ہو دو چند تن و توش نقش پا

فیضان مکرمت ہو تو حاتم کی کیا بساط
جو خواب مین بہی ہو سکے ہمدوش نقش پا

مرکز ہوا سے لطف ہو تو خلد کی روش
رنگ دام پائے یہ آغوش نقش پا

شامل ہو اوسکا فضل تو کچہہ دور یہ نہین
ٹوپی ہو آفتاب کی سرپوش نقش پا

یہ عدل ہی جو اوسکو کیا زیر پا نہان
تو سر کیا زمین کا تہ توش نقش پا

قادر ہی لازوال ہے عاجز نواز ہے
پیدا کیا نہ بار سر دوش نقش پا

جامع ہی وہ جمیع صفات وکمال کا
قہر اوسکا کردے مہر کو آغوش نقش پا

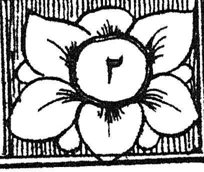
جو خاک ہین اونہین خلش خار راہ کیا
پائی نہین جہان مین پاپوش نقش پا

ہی کار عقل خاک نشینی جہان مین
ثابت اسی دلیل سے ہین ہوش نقش پا

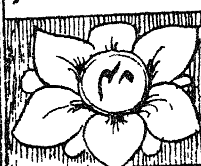
ذرون مین دیکھتے ہین رخ قدرت خدا
آئینہ صوفیون کو ہی آغوش نقش پا

امیدوار رحمت حق خاکسار ہین
دیکہو کہ وا مدام ہے آغوش نقش پا

عصیان کا ہی وفور تو کثرت ہی عفو کی
ہو جائینگے سبک صفت دوش نقش پا



ہیہات ہوشیار تھے پر کچہہ کیا نہ ہوش
ہستی سوار پا کے سر دوش نقش پا



شعاع شمس نعت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ حبیب پاک سبحان مسمّی باوج بیان

عروج اتنا بڑھا ہی فضل رب سے طبع انور کا
کہ شک اوج مضامین پہ ہی معراج پیمبر کا

زمین شعر سے ہی پست رتبہ چرخ اخضر کا
مرا چوٹی کا مضمون کنگرہ ہی عرش اکبر کا

چراغ کعبہ معنی ہین تو بندش پوشش کعبہ
مری ہر بیت مین انداز ہے اللہ کے گھر کا

وہ میری نظم مین ہی ازدحام کثرت معنی
کہ ہوتا ہی گمان دیوان پہ دیوان محشر کا

شہ ملک معانی ہون نہین کس جا عمل میرا
کتاب نظم عالم اک ورق ہی میرے دفتر کا

زمانہ میرے میدان قلم کا ایک کونہ ہی
جسے کہتے ہین خط استوا ڈورا ہی مسطر کا

کوئی مدح وثنا میری کہانتک اور کے لکھے گا
مدد روح القدس کی ہو قلم جبرئیل کے پر کا

یہ پایا رتبہ فیض آفتاب نعت حضرت سے
کہ مین بھی ایک ذرہ ہون رسول اللہ کے در کا

تعلّی شاعرانہ ہی عقیدہ یہ نہین ہرگز
مین عصیان مجتلی ناچیز اک بندہ ہون داور کا

مین ایسا پست مسکن ہون مقام خاکساری مین
جسے قعر زمین کہتے ہین نقشہ ہی مرے گھر کا

جو ہی تحت الثریٰ عالم مین ہی عالی محل میرا
درم ماہی کا ہی اک ہوا قصر قلب مضطر کا

دکھائی مجھکو میری عاجزی نے شوکت شاہی
تو تاج خاکساری زینت افزا ہو گیا سر کا

تواضع نے یہانتک بڑھکے کاہیدہ کیا مجھکو
تو ٹھہرا ناخن گاو زمین سے مین برابر کا

زمین عجز پہ گر کر شفاعت چاہی سرور سے
ادب کے ساتھہ کونہ تھام کر رحمت کی چادر کا

سپر مدح شفیع المذنبین ہی واسطے میرے
بھلا تیغ ضلالت دیتی کیا آکر یہان جبر کا

وہی ہین حاصل کونین اسمین شک نہین ہرگز
سوا اونکے بتاؤ کون ہی محبوب داور کا

وہی ہین فخر آدم کے وہی باعث ہین عالم کی
اونہین کے سر ہی سہرہ کل نجات اہل محشر کا

اونہین کی آمد و شد نے کیا پُر نور عالم کو
اونہین کے نقش پا مین طور ہی مہر منور کا

محمد کہتے ہین ونکو اونہین کا نام احمد ہی
اونہین حاصل ہوا ہی اختیار اللہ کے گھر کا

محبت مین ہی اونکی مرغ بسمل طائر سدرہ
محل رتبہ اونکا ہے مقام اللہ اکبر کا

جو عکس تیر انگشت شہادت چرخ پر پہونچا — تو عالم نسر طائر مین ہوا لوٹن کبوتر کا
الف نے قامت شہ کی علم یون وحدت حق کی — کہ ہو ظاہر نشان جیسے علم سے سبکو لشکر کا
وہ ہین اللہ کے مد نظر اس وجہ ای مردم — نظر آیا نہ سایہ مثل تار جسم سرور کا
مثال بید قد کو دیکھکر جب کانپ اوٹھے طوبی — تو پہرا ای راست بازو ذکر کیا سرو صنوبر کا
سواد خط مین طور شمع برق طور پیدا ہو — رقم کچھ وصف ہو جائے اگر روئے منور کا
عبث خورشید محشر گرمیان کرتا ہی ای گردون — وہ ذرہ بھی نہین اوس آفتاب ذرہ پرور کا
سیہ ہو بھی اگر لکھون مین وصف گیسوے سرور — سیاہی ہو ابھی کاغذ پہ نقطہ مشک اذفر کا
دم آخر جو مژگان نبی کا دہیان آجائے — کھلے فصد رگ عصیان کرے وہ کام نشتر کا
جو دیوانہ در دندان سرور کا ہوا ای وحشت — نہ کیون لائق ہو وہ زنجیر موج آب گوہر کا
بدن شمشیر وحدت چشم جوہر ناف حضرت ہے — کہون مین کمر کو کیون نہ ڈورا چشم جوہر کا
کوئی قوت مین بازوے نبی کا کیا ہو ہم بازو — جگر جب موم ہو جائے قدم رکھنے سے پتھر کا
اونہین پیدا ہو کسطرح سے دعوائے یکتائی — کوئی نکلے زمانے مین نہ جب اونکے برابر کا
زمین عطر سے بھی وہ زمین ہے جا ای رضوان — پسینا جس جگہہ گر جائے اونکے جسم اطہر کا
بنی ہی میرے حق مین فرد عصیان مغفرت نامہ — سنا ہی نام جب سے شفیع روز محشر کا
مٹائے سے بھلا کفار کے کیونکر یہ مٹ جاتا — کہ ہے نام گرامی تمکنت سے نقش پتھر کا
نظر آئے جو نقش پائے سرور کی صفا اوسکو — تو منہ دکھلائے محفل کو نہ آئینہ سکندر کا
نسیم غنچۂ دل اہل ایمان کو ہی بوا ونکی — بہار عیش کافر کے لیے جھوکا ہے صرصر کا
در مدح نبی ص سے لیچلا ہون بھر کے مین دامن — کفن مین طور ہو گا رحمت یزدان کی چادر کا
دعا ہی یہ مدینے مین مجھے بلوائیے شاہا — بھروسا اب نہین ہی عالم فانی مین دم بھر کا
ابو ذر کیطرح سے ہو محبت مجکو سرور کی — نہ خواہش جاہ دنیا کی نہ طالب کیسۂ زر کا
تمنا ہی کرون اوس روضۂ عالی کا نظارہ — کہ جسکے روبرو ہی پست قبہ چرخ اخضر کا

بہت پہرتا رہا ہین گردش قسمت سے ہر جانب
میسر ہو طواف اب مجکو یارب شاہ کے در کا

ملون آنکھین مین جاکر روضۂ انور کی کر سعی
کہ ہو اس مردم دیدہ کو دعوی نور اختر کا

پہونچکر شوق سے خاک مدینہ ڈالو نمین سر پہ
کہ تا قرطاس مہری ہو میری بخشش کے محضر کا

مرا بخت سیہ ملنے کا اس دولت کے مانع ہی
مگر قدرت کے آگے کیا بدل جانا مقدر کا

ق

نرکھا گو مجھے عصیان نے اس قابل کہ مین دم بہر
بہون زاغ سیہ بھی اوس مین پاک و اطہر کا

مگر امید بخشش شان غفاری سے ہی مجکو
مین گو بدکار ہون پر نام لیوا ہون پیمبر کا

۳

تماشا دیکھنا ای ہوش تو صحن قیامت مین
کہ سر پر میرے ہوگا چتر دامن آل اطہر کا

۱۲۳

قصیدہ در نعت مسمےٰ بہ قفل ابجد

کہنچا پرکار کن سے دائرہ لوح زبرجد کا
ہوا جب جائے مرکز پہلے نقطہ میم احمد کا

نکالا حسن مہر کرنے نرالا سب سے جو اپنا
تو منہ دیکھا اوس آئینے مین ابیض و اسود کا

کوئی ناری کوئی نوری کوئی خاکی نظر آیا
کوئی گوہر کوئی ہیرا کوئی ٹکڑا زمرد کا

وہ ناری ہین کہ یہان جانتا ہی جنکو اک عالم
پہونچتا ہی اونہین تک سلسلہ ابلیس مرتد کا

وہ نوری ہین کہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین نہ سوتے ہین
مگر سب جانتے ہین دل و نہین روح مجرد کا

وہ خاکی ہین سوا جنکے نہین اشرف زمانے مین
اونہین مین جلوہ آتا ہی نظر ہر نیک کا بد کا

کوئی زاہد کوئی فاسق کوئی عارف کوئی کافر
کوئی عالم کوئی ناظم کوئی محتاج ابجد کا

کوئی یوسف کوئی عیسےٰ؈ کوئی مجنون کوئی لیلیٰ
کوئی کسریٰ کوئی حاتم کوئی رستم جری جد کا

کوئی دانا کوئی نادان کوئی صادق کوئی کاذب
کوئی ادنیٰ کوئی اعلیٰ مبین جزر کا مد کا

وہ زاہد ہین کہ زاہد خشک جنسے تازگی پاکر
نشان مثل نہال سبز ہی جنت کی سرحد کا

وہ فاسق ہین کہ جنکا فسق اک دو سیہ بنکر
اوڑاتا ہی بلا کا سایہ ہی گیسوے اسود کا

وہ عارف ہین کہ ہر شی مین خدا کو دیکھ لیتے ہین
ہر اک ذرہ اونہین گوہر ہی درج سر سرمد کا

وہ کافر سخت دل ہین جو احد احمد کی منکر ہین
ہر اک و نمین سے بندہ بنگیا شیطان مرتد کا

وہ عالم ہین سمجھتے انبیا کا جسکو وارث ہین
ہین فضل اہل عابد و نسے فضل حق او نپر ہی یہ حد کا

کیا لفظونکی ماہیت مین وقت اپنا جو صرف اکثر
تو ابرو کے اشارے سے ہوا وا قفل ابجد کا

قواعد نحو کے اس نحو ٹھہرائے کہ پیش آنا
برابر ہی زبر کا زیر کا تشدید کا مد کا

کیا استادنے وہ حصر عقلی جسکے باعث سے
ہر اک شاگرد نے پایا لقب شاگرد ارشد کا

شرارے اوڑ کے طبع گرم کے پہونچے تھے عالم مین
بھلا بازار ہو تا سرد پھر کیونکر مبرّد کا

معانی و بیان کی یہ بیان سے فائدہ بخشا
کہ حل پایا معما وہ کہ جو دشوار تھا حد کا

نتیجہ منطق و حکمت کا اس صورت سے پیدا ہی
کہ بنتا ہی ہیولائے قد خصم اک خط رد کا

عقائد نے اصول و فقہ و تفسیر قرآن نے
وہ طاقت دی و نہین منہ جس سے پھر جاتا ہی مرتد کا

وہ ناظم ہین یاعی جہان کو جنسے زینت ہی
بہار تازہ مضمون ہی یا گلزار ہی حد کا

وہ جاہل ہین کہ پڑہ سکتے نہین اک حرف بھی کاہے
بتو نکی شکل منہ اونکا بنا ہی قفل ابجد کا

وہ یوسف ہین کہ مہر چرخ بھی جنکا سلامی ہی
وہ جھنڈا کشور خوبی مین ہین گاڑے ہوے قد کا

جلا دیتے ہین جو مردونکو دم مین ہین وہی عیسے
شفا ہی ہاتھ مین یا معجزہ کہیے اسے ید کا

وہ مجنون ہین کسیکے وہ ہیا نہین ہیں پہتے ہین دیوانے
غزل پڑھتے ہین یہ مضمون پا کر اوسمین آمد کا

غزل

تصور جسے رہتا ہی کسیکی زلف اسود کا
بلا کی تیرگی چھائی ہی ابتر حال ہی حد کا

وہ رشک آفتاب حشر ہی جو وصف ہی خد کا
قیامت کا ہی وہ مصرعہ کہ جسمین ذکر ہی قد کا

مقابل چہرۂ پرنور کے کیا مہر گردون ہو
سپیدہ صبح کا جب ہو غبار آئینہ خد کا

جو وہ تیغ نظر چاہے تو دم مین میٹ دے ہستی
نہ لے پھر نام کوئی خود کا جوشن کا چلقد کا

بھلائینگے نہ لام زلف و صاد چشم کو کاہے
دبستان ازل مین ہمنے پایا درس ابجد کا

موا ہون بھینی بھینی سونگھ کر خوشبو کسی گل کی
زمین عطر ہو گا نام میری خاک مرقد کا

ہوئی ہے [illegible] نو آمد سبز خط کے مضامین کی
زمین شعر پہ چہرہ کا ہو آب زمرد کا

یہاں بھی داغ و تبر آہ پاس اپنے ہے اے گردون
جو ماہ و فرقدین سے تو رکھتا ہے پھیری گد کا

خیال شعر ویان بزم دلکو جب کرے روشن
تو پھر کیونکر حسد جم کو نہو عیش مخلد کا

دہن کے وصف مین کم شاعرونکی عقل ہوتی ہے
یہان مضمون پایا ایک ہی آورد و آمد کا

پس مردن تمہین آنسو تو میری خاک کو ہر دم
زمین وہ جا نہیں ہو جیسے یقین دریا بر آمد کا

تماشا طرفہ دکھلایا کسیکی بے حجابی نے
شعاع آفتاب حسن مین عالم ہوا سد کا

یہی جاری ہے سوسن کی زبان پہ باغ مین ہر دم
بجاتے ہین چمن مین غنچے ڈنکا کسکی آمد کا

بگولا دشت کا وحشت مین اکدن زیر کر لیتا
اگر سیکھا نہوتا عہد طفلی سے پھیری گد کا

زمین شعر پہ ہو حشر برپا چونک اوٹھے فتنہ
خیال آئے دم فکر سخن جو اوس سہی قد کا

جو وہ چاہے تو مل جائے نہین تو غیر ممکن ہے
کمر کا کاف پایا کاف ہمنے کوشش و کد کا

بچھائین کیون نہ دام فکر بہر طائر مضمون
کہ صحرائے خیالی مین نہین ڈر دام کا دد کا

ترا خود گنبد دستار واعظ خم کیصورت ہے
یقین کیا رند لائینگے ترے قول مرد د کا

زبان غیر اپنے کام مین آئے جو وہ چاہے
پس مردن صدا دیگا یہ گنبد میرے مرقد کا

فقط کہنے کو دو ہین ور نہ وہ مجھہ مین سمایا ہے
سراپا میرا آئینہ ہے ہر حرف مشدد کا

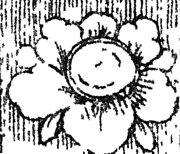
کہا ہے نحن اقرب جب تو کیون پہ وحرم جائین
جھکا کر سر کو نقشہ کھینچ لین محراب معبد کا

حقیقت تو یہ ہے وحدت ہوئی ہے مظہر کثرت
نہو مسند الیہ کوئی تو کیا ہو ذکر مسند کا

کلاہ فقر ہے یا مغفرت کا تاج زرین ہے
بچھا ہے بوریا یا سایہ ہے رضوان کی مسند کا

نکیون ہر مو ہے پیچیدہ مین اس کملی کی خوبی پر
مزا دیکھے شب مین جو محبوب کے موئے مجعد کا

کوئی راز و نیاز عاشق و معشوق کیا جانے
چڑھے منصور سولی پر کٹے سر دم مین سرمد کا



وہی اے ہوش سودائی ہوا مشہور عالم مین
نظر آیا جسے رخ لیلی زلف مسود کا

وہ لیلی ہین کہ جو مجنون بنا وین سیکڑون دم مین
ہو پہر زخم دل شعر ملاحت مین نمک حد کا

وہ کسری ہین پس مردن بھی زندہ جنکو کہتی ہین
خدا کی شان مضمون ایک ہی باشد نباشد کا

وہ حاتم ہین حبیب اپنا کہا اللہ نے جنکو
کفیل اونکو بنایا دہر مین ہر اک کی مقصد کا

وہ رستم ہین کسی سی جز خدا کی جو نہین ڈرتے
ہلا دین کوہ کو بہی زور کرکے بازو و ید کا

وہ دانا ہین کہ جز کنہ احد ہر رمز پا جائین
مثال عقل کل ادراک کہتی ہون بڑہا حد کا

وہ نادان ہین کہ قول و فعل پر جنکی ہنسین مردم
وہ سمجہین ایک سا ہی حال ہر اک نیک کا بد کا

وہ صادق ہین نہ بولین ہو بلکہ بھی جہوٹ جو گا ہے
اونہین ہر وقت پاس اپنے ہو قول موکد کا

وہ کاذب ہین بنا کر بات جو جہوٹی کہین اکثر
ہر اک قول اونکا مستوجب رہے تشنیع کا رد کا

وہ ادنی ہین نظر مین ہر کسیکی جو سما جائین
گرے ہون یہ کہ نقشہ اونکا ہو تعویذ مرقد کا

وہ اعلی ہین جو مثل مہر تابان اوج رکھتے ہون
جہکا رہتا ہو در پر اونکے دائم فرق فرقد کا

عروج ظاہری ہین قیصر و فغفور و جم ٹہہرے
ہے ذوالقرنین بھی اعلی کہ جو بانی ہو اسد کا

علو باطنی کا تاج سر ہین انبیا سارے
شرف مخلوق پر اللہ نے بخشا اونہین حد کا

اونہین مین خضر و عیسی آدم و حوا کو گنتی ہین
سلیمان زیب اوس مسند کی یوسف حسن مسند کا

جب ان اکون سے روشن ہو چکی بزم جہان ساری
تو پہر آیا نظر ہر ایک کو جلوہ محمد کا

گل و سنبل سے زیب گلشن امکان ہوئی پہلے
بجای رنگ و بو ظاہر ہوا پہر حسن احمد کا

بہار افزا برنگ نگ پایا قامت موزون
مثال بوی گل سایہ نظر آیا نہین قد کا

ودی کو پاس کیا نے دی وہ سائی کی پردین
سراپا ہو جو لمعہ مشعل نور مجرد کا

مطلع ثانی

ظہور آخر وجود اول ہوا نور محمد کا
دکہایا طرفہ اس شعلے نے عالم جزر کا مد کا

مطلع ثالث

حقیقت مین سر کونین ہے جلوہ محمد کا
وہی ہے ابتداء صدر اس بیت مقصد کا

مطلع رابع

کوئی ظلمت میں کیونکر دیکھتا نہ صنع سرمد کا
مقدم سب سے جو پیدا نہوتا نور احمد کا

مطلع خامس

دکھایا جلوۂ اللہ کو ہے نور احمد کا
نہ کس صورت ہم آئینہ کہیں عرفان سرمد کا

کتاب آفرینش کا نہ کس صورت وہ عنوان ہو
کہ ہو جس پیشوا میں طور بسم اللہ کے مد کا

بسان حرف ابجد معنی وحدت نہاں ہوتی
اگر اس لوح عالم پر الف کھنچتا نہ احمد کا

خدا کی نور تک جس نور کا ہو سلسلہ پورا
مجسم ہو کے وہ کیوں ہو نہ فخر اپنے اب و جد کا

ہری قبضے میں ہے کونین شاہ ہر دو عالم ہوں
اشارہ ہے محمدؐ کے یہی میم مشدد کا

وہی ہادی ہیں جلوہ اونکا ہر مشعل سے بڑھکر ہے
اونہیں کی فیض سے جادہ ہو طے عرفان مد کا

بجز ذات احد اثبات نفی غیر کرتا ہے
جہاں میں میم احمد ہے کہ نقطہ ہے ندارد کا

احد احمد میں جب پایا تو آئینہ ہوا سب پر
کہ ڈالے میم کا دامن ہے منہ پر جلوہ سرمد کا

بچھی جاتی ہے صدر آفرینش بزم یکتا میں
بساط ہر دو گیتی حاشیہ بنتی ہے مسند کا

بجز اللہ کیوں سب سے نہ افضل ذات حضرت ہو
ہو جب تفضیل پر خود دال صیغہ اسم احمد کا

چمک کیا آفتاب روے یوسف اپنی دکھلائے
شہ اقلیم کن مداح جب ہو حسن احمدؐ کا

ابھی ہو دائرہ مہر فلک کا صاد کی قابل
میسر ہو جو طرہ کرنے کے لیے تل چشم احمد کا

بڑھائیں کیوں نہ تل آنکھوں کی حسن قامت موزون
الف پر ہوں جو دو نقطے تو ہوجائے عدد صد کا

گوارا تھی نہ مثلیت حبیب اپنے کی خالق کو
پرے ٹھہرا دیا نام اس سبب بے سایہ قد کا

کہ ہر ہیں مانی و بہزاد آنکھیں کھولکر دیکھیں
کہ بے خاکا کھنچا گیا ہے پری نقشہ محمدؐ کا

بنی بیت قصیدہ چھٹتے چڑھتے لامکان آخر
تو ہاتھ آیا نیا مضمون نہوتے سایۂ قد کا

بنا ہے ابروے پیوستہ کا مضمون قیامت تک
نہ شیرازہ کھلے گا میرے دیوان مجلد کا

کمان ابروے خمدار کے تابع قضا نکلی
اجابت میں دعا میں بعد پایا تیر کی زد کا

منور اونکی قدمون کی بدولت دونون عالم ہین — اونہون نے نام کیا روشن کیا اپنے اب و جد کا
کہون تعویذ لرزہ کیون نہ نقش پاے سرور کو — کہ ہلنا کر دیا موقوف دم مین عرش امجد کا
پڑی جو گرد نعلین مبارک اوسکی دامن پر — تو جاگ اوٹہا نصیبا عرش ارکان مشید کا
صفین غلمان نے باندہین ہوگئین آراستہ حورین — پڑا جنت مین جب اک بار گل غل آمد آمد کا
دکہاتا تہا مکان امت کے خوش ہو ہو کے حضرت کو — نکالا تہا نیا انداز رضوان نے خوش آمد کا
ادب سیکہے ہوئے تہا ہر ملک معراج کی شب مین — کوئی استاد اخفش تہا کوئی مرشد مبرد کا
بلایا کسکو پاس اپنے بڑہائی آبرو کسکی — ہوا کونین مین کون اے فلک محبوب سرمد کا
گئے بہی لامکان تک سیر کر کے آئے بہی دم مین — سفر اقرب ہوا فضل خدا سے کیا ہی ابعد کا
دم فکر سخن ہون مین خیال شاہ سے واصل — حسد کیونکر نہو سحبان کو اس عیش مخلد کا
خریدار متاع حب شہ ہون نقد دل دیکر — ہے رشک مشتری اب نجم میری بخت اسعد کا
غلاف مصحف باری حجاب دل ہے اندرون — نہین ہے داغ دل ٹہپا ہے قرآن مجلد کا
ہزارون آرزو مین قتل ہوکر دفن ہوتے ہین — جدائی مین بنا ہے کعبۂ دل رشک مشہد کا
اوڑا جاتا ہے مثل رنگ دل اپنا سوئے طیبہ — حصول مدعا ہے خضر راہ شوق بیحد کا
مدینے مین بلالین وہ تو نجم سعد ہوجائے — زمانے مین لقب پہر تو مری بخت مشید کا
بگولہ دشت طیبہ کا نظر مین اہل بینش کے — دکہا دیتا ہے حسن جلوہ ایوان ممرد کا
جو خون رونے سے آنکہین سرخ ہین تو کچہ نہین وحشت — غبار راہ طیبہ نسخہ ہے چشم مرمد کا
یقین جانو خلل انداز صحت ہو نہین سکتا — وہان اے مومنو موسم در آمد کا برآمد کا
مدینے کا نہ کیون خوش آئے صحرا اہل باطن کو — لقب آہوے کعبہ ہے وہان کے دام کا دد کا
فراق شاہ دین مین جیب جانانہ ہو جب گریبان — تو صحبت کیون نہ رنگ افزون کرے چوب مسند کا
حصار امن مین امت رہیگی باز دوزخ سے — نظر باب شفاعت مین بہی نقشہ آئیگا سد کا
ملیگی جو زمین جاگیر مین شہ کے غلامون کو — نشان جا ہے شجر ہے باغ رضوان اوسکی سرحد کا

بڑھے اعداد احمد کے جو آدم سی تو یہ جانا — کہ آٹھوں خلد ہین مومنو قبضہ ہی احمد کا

ہزاروں صف لکھین ہین گل باغ رسالت کے — بنے گا تختۂ فردوس تختہ میرے مرقد کا

بڑھی یہ سبز بختی نعت کے لکھنے سی ای رضوان — کہ ہر نقطہ بنا دیوان کا اک نگ زمرد کا

زبان طعن حاسد کام دے سکتی نہین ہرگز — دوائر مین یہان ہی طوق بسم اللہ کے گنبد کا

وہ کب میدان نظم نعت مین ثابت قدم ہوتا — نظر آتا جو دم حسان کو اس تیغ مہند کا

شہیدی کا نکھلتا جای کیون زخم جگر ہر دم — نمک جب شور چھڑکے میری انداز مجدد کا

ہر اک مصرع مرا حسّاد کو شمشیر عریان ہی — معانی مین ہی عالم صاف ہی تیغ مغمد کا

عجب کیا ہی جو فیض مدح رخ سے پر ضیا ہو کر — لقب ہو نسر طائر طائر روح مقید کا

قبالہ خلد کا یہ پرچۂ نعت نبی ہوگا — ملے گا نامۂ اعمال جب ہر نیک کا بد کا

طفیل آل اطہر واسطے چارون صحابہ کے — کہ یون چارون تیری پیرو ہین جیسے آل احمد کا

تمنا ہی کلید رحم سے اے رحمت عالم — کہ وا ہو جای فوراً قفل میری باب مقصد کا

مرے ای ہوش ملجاتے ہین لب فکر سے
ادا کرتا ہون جب میم مشدد مین محمد کا

طلوع نیر منقبت صدر نشین راہ یقین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ مسمی بہ گوہر نایاب

فرش کیون بزم سخن مین نہو دامان گہر — کیون ضیا شمع معانی کی نہو جان گہر

کیون نیا رنگ نہ دکھای مضامین کھلائین — پھولے ہر بیت مین کیونکر نہ گلستان گہر

کیون نہ شاخ شجر طور بنے ہر مصرع — نقطے نقطے سی نہ کیونکر ہو عیان شان گہر

سلک گوہر سی بڑھے سلسلۂ نظم نہ کیون — کیون نہ حیران ہون سب رتبہ شناسان گہر

بندش صاف بنے چاندنی کا کھیت نہ کیون — کیون نہ مانند کتان چاک ہو دامان گہر

جب قسم فکر سخن سامنے وہ حور رہے
نقطہ مصحف رخ جسکا ہی ایمان گہر

جبہہ صاف ہی یا چاند کا اک ٹکڑا ہی
ہی ضیا دانتون کی یا جلوہ دامان گہر

سمٹے رخ دیکھکے آئینہ تو ہو آئینہ
کہ ہی دہر مین ہی صورت حیران گہر

گرمی حسن سے رہتا ہی پسینا رخ پر
در غلطان ہین نئے طرفہ ہی ایوان گہر

یون تو ہی عین حیا آنکھ مگر شوخی ضو
کہہ رہی ہی کہ مین ہون عفت دامان گہر

لب و دندان یہی کہتے ہین تماشائی سے
ہین ہمین لعل کا دل اور ہمین جان گہر

تنگ ایسا ہی دہن جسمین صدا تک نہ سمائے
نقطہ نور ہے یا روزن تابان گہر

ماہ نو عید کا قربان ہوا ابرو پر
خال رخ پر ہو تصدق یہ ہی شایان گہر

تل ہی یا مردمک دیدہ خورشید جمال
دیکھکر اوسکو نہو کوئی بھی خواہان گہر

تاب کہتی ہی شب قدر ہی گیسوی دراز
اور افشان سی ہی ثابت کہ ہی نیسان گہر

سیر مژگان کا یہ دعوی ہی کہ الماس ہون مین
میرے ہی دم سے ہی یہ روزن رخشان گہر

غیرت تار شعاعی نظر آتی ہے کمر
رشتہ کیا اوس سے ملائیگی رگ جان گہر

قد وہ ہی شاخ نکالے شجر طور مین جو
وہ بناگوش ہی جو میٹ دی سب شان گہر

گات آئے جو نظر لوٹ تجلی ہو جاے
لے بلائین یہی ہر وقت ہی ارمان گہر

چشم انصاف نے تولا تو ہوا یہ روشن
اوسکا پاسنگ بنے یہ نہیں امکان گہر

خنجر ناز کے جوہر کا بنے ہے دامن
سحر کرتی ہی دکہاتی ہی ادا آن گہر

نقش پا صاف گل مہر کی بو دیتا ہے
ذرہ خاک قدم ہی تن رخشان گہر

مدح وہ اوسکی ہی جو دہر مین ہی عین کرم
عین بھی نام کا اوسکے ہی ہمین کان گہر

سلسلہ نور کا ہی یا کسی نوری کی ہی زلف
لام اوس نام مین ہی یا کوئی زندان گہر

تولتا دائرہ یا ہے مہ و مہر کی ضو
دونون نقطے ہین کہ استادہ ہی میزان گہر

وہ علی ہی اسد بیشہ عرفان خدا
جسکا ہی پردہ دل غیرت دامان گہر

باغ عالم مین اگر چاہیے وہ نیسان کرم
جای شبنم ہوا بھی بارش باران گہر

واہ رے فیض قدم سنگ ہوا در نجف
تیرہ باطن کو ملی آبروِ شان گہر

دیدنی ہی یہ سخاوت جو کفِ گل مین ہی زر
تو بہرا حسن کی دولت سے ہی دامان گہر

کون ہی وہ نہین جسپر نظر لطف و عطا
کون ذرہ ہی ملی جسکو نہین شان گہر

نور ایمان کا ہر ایک کی دل مین یہ بھرا
کہ سویدا بھی ہوا رشک دہِ شان گہر

یون تہا اوس عہد مین کسری کی عدالت کا محل
جیسے اس جا ہی پے بیت یہ ایوان گہر

نظم عالم مین عدالت تہی علم کیون ہوتا
ہا جی اشک کوئی کوئی ثنا خوان گہر

حسن ہر عضو کا رکہتا تہا تسلسل باہم
چپ تہے اوس ورہین سب سلک فروشان گہر

آبرو پاے رخ حسن کی افشان بنجاے
کاش ہو جای کوئی سلسلہ جنبان گہر

جلوہ ہی پاے ہے تجلی سرِ طور مراد
حسن ہی پاے ہے بہر ادامن ارمان گہر

کیا ہون دندان مبارک کے مقابل موتی
حورین اونپر ہین فدا کون ہی قربان گہر

یہ ثنا ے دُرِ دندان نے عطا کی نعمت
کہ لگا ہاتہ ہمارے بہی ثنا خوان گہر

جوہری دیکہہ لین چہرے کے پسینے کو اگر
ہون نہ پہر بحر جہان مین کبہی خواہان گہر

دست پر نور نے پایا ہی یداللہ لقب
تیغ سے ہے موجہ آب رخ تابان گہر

برق سان ہوکے تر شرو جو دکہلائے جوہر
پہر نہ چمکین کبہی کہٹے ہون یہ دندان گہر

کہہ رہی ہے یہ بہار چمن جوہر تیغ
طرفہ پہولا نظر آتا ہی گلستان گہر

ذوالفقار اوسکو کہے کیون نہ زمانہ سارا
جب ہو ضو برق کا دم آب و صفا جان گہر

قطرۂ خون مین جو آب دم شمشیر ملے
ہو دم جنگ شگفتہ چمنستان گہر

یون دلیران جہان نام کو ہین پیش حضور
جیسے عالم مین دکہانیکے یہ دندان گہر

قطرۂ خوی جو دم غیظ جبین پر ہو نمود
خاک مین کیون نہ ملے آبروی شان گہر

قاتل مرحب و عنتر شہ صفین و حنین
بدر رخسار تن آئنہ رخشان گہر

انت منی سے یہ روشن ہی کہ محبوبِ خدا / بحرِ عرفان کے گہر ہین تو علیؑ شان گہر

ہی عیان لحمک لحمی سی نبیؐ اور علیؑ / ایک ہین جیسے صفا و تن رخشان گہر

ہاشمی مطلبی خلقِ خدا کہتی ہے / سلسلہ کیا ہی کہ ہی سلک درخشان گہر

جو ہیولے مین نہ والا گہری ملجبائی / ہوتی صورت سے ہویدا نہ کبہی شان گہر

یہ زمین وسعت توصیف کا کیونکر ہو محل / آجتک تو نظر آیا نہین میدان گہر

کاشفِ سرِّ احد واقفِ رازِ احمدؐ / معدنِ علم لدنی ہمہ تن کانِ گہر

آرزو ہی کہ رہے دلسے سیاہی یون دور / جسطرح ہو نہ کبہی کاکلِ پیچانِ گہر

دُرِ مقصد سے ہو دامان تمنا لبریز / آبرو پاؤن ہون غیرتِ دامانِ گہر

دُرِ نایاب ہو ہر اشکِ ندامت میرا / پردۂ چشم بنے دامنِ نیسانِ گہر

ہوش سا ہو دُرِ مضمون کا مبصر کوئی / قدر کرنے کے نہین سلک فروشانِ گہر



قصیدہ در منقبت مسمّے بہ ذو الفقار حیدر



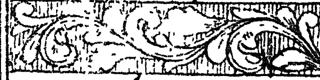
رنگ لایا جو نیا دورِ سپہرِ اخضر / تو سراسر ہوئی ہر فرد کی بازی ابتر

خرمنِ عیش جلا آہ کی تجلی چمکی / پھٹ گیا ابر کے مانند بہادر کا جگر

تھا اک دیو سیہ بنکے نظر آنے لگا / بی بی آفت کو بھی پہلو مین لیے بد منظر



مطلع ثانی



سر سے پا تک یہ بلا تھی تو وہ تھا دودِ جگر / تیرگی قہر کی یہ تھی تو وہ تھا اک اژدر

اسکے گیسو نہ تھے تھی زلفِ شبِ غم برہم / بال اوسکے نہ تھے تھا خوابِ پریشان سفر

گال اسکے نہ تھے تھی آتشِ سوزانِ فراق / اوسکا چہرہ نہ تھا تھا شعلۂ پر سوزِ سقر

اسکی ہر بھون تھی اگر تیغِ قضا عالم مین / تو ہر ابروے جفاکار تھا اوسکا خنجر

اسکی آنکھین تھین کہ تھی عینِ قیامت برپا / اوسکی دیدی تھی کہ تھے فتنۂ و آشوب کا گھر

ہر مژہ اسکی اگر نوکِ سنانِ غم تھی / تو ہر اک موی مژہ اوسکا غضب کا نشتر

تہی اسکی نہ تھی تھی ایک رہ بربادی
تاک اوسکی نہ تھی تہا جادۂ پرخوف خطر

دہن اوسکا نہ تہا تھی تنگی قلب ممسک
بہاڑ تہا اوسکا دہانہ نہ تہا پرشور وشرر

اسکے دندان تھے اگر برق بلا کی اک ضو
تو ہر اک دانت تہا اوسکا بھی سقر کا اخگر

تلخ کامی تھی اگر اسکی زبان سے پیدا
تو عیان اوسکی لبون سے بھی تہا حنظل کا اثر

اسکا پنجہ نہ تہا تھی دست قضا کی صورت
اوسکا چنگل نہ تہا تہا پنجۂ نقصان ضرر

قحط سالی اسے کہتا تہا ہر اک پیر وجوان
غدر کے نام سے وہ باغ جہان مین تہا ہمر

زوج وزوجے بریلی مین جو بچے گاڑے
پہر تو اک طرفہ خرابی ہوئی پیدا گھر گھر

جنکے تھی زیر قدم قاقم وسنجاب او نہین
نہ ملی چادر مہتاب سوا اک چادر

قطرۂ اشک ہو جب گوہر تاج دولت
پہر نہ کسطرح بسنتی ہو لباس پرزر

چرخ اطلس نے نچھوڑا کوئی باقی زردار
بچ رہا ایک فقط مہر بھی عریان ہوکر

پیش رو جنکی نکلتا تہا نہ منہ سی کوئی حرف
وہ بھی لفظون کیطرح ہوگئے سب نے پیر وزبر

گھر چھٹا مال لٹا جان ہزارون کی گئی
چین اوسوقت سے ابتک نہین پایا دم بھر

خبر غارت اموال سنی جب گل نے
کیسۂ غنچہ مین دہشت سے چھپا رکھا زر

تنگئے قوت سے یہ حال ہوا تہا سب کا
نان خورشید بھی کہا جاتی جو ملتی او نہین پر

قوت جان جان کے گہر خانۂ دلمین دیتے
گندمی رنگ کا عشاق جو پاتے دلبر

لاغری سے صفت تار رگین تہین سبکی
صفحۂ جسم تہا ہر فرد بشر کا مسطر

کیون تردد سے نہ مضمون گرانی نکلے
جب زمین شعر کی اس سال مین پائین بنجر

کان تک یہ خبر بد نہ پہنچنے پائے
گل نے بھی کر لیے تھے اسلیے گوش اپنے کر

جب یہ اندہیر پڑا طرفہ ہوا رنگ عیان
دن ہوا رات ہوئی شام بھی مانند سحر

جو غنی تھے نہ ملی نان شبینہ اونکو
امرا سارے فقیرون کی ہوئی دست نگر

تھے جو محتاج لگا ہاتھ او نہین مال وحشم
وہ عراقی پہ چڑھے جنکو میسر نہ تہا خر

پوچھتا جنکی نہ تھا بات کوئی عالم مین — اوسنے دشوار ہوا بات بھی کرنا یکسر
بولنے کا بھی سلیقہ نہ جنھین حاصل تھا — سب لگے کہنے اونھین ہین یہ بڑے اہل ہنر
جتنے ارزل تھے ملے اونکو معزز عہدے — شرفا اونکی نظر مین ہوئے مثل چاکر
میر کی قدر رہی اور نہ مرزا کا وقار — شیخ کی کرکری شیخی ہوئی ٹھہرے جو نفر
خان کی شان مین بٹہ لگا بگڑا نقشہ — رہن کرنیکے لیے تیغ رہی جب نہ سپر
آسیائے فلک پیر کی یہ دیکھکے چال — عقل گردش مین پڑی ہوش کو آیا چکر
مجمر دل مین مرے فکر کی یہ بھڑکی آگ — کہ نکلنے لگا ہمراہ نفس دود جگر
باعث فکر یہ کثرت ہوئی بیداری کی — خانۂ چشم مین خالی نہ رہی جا تل بھر
کشمکش دیکھکے یہ مردم دیدہ نے معا — بند پلکون کے کواڑون سے کیا چشم کا در
خواب آتے ہی مرا طالع خفتہ جاگا — برج تشویش سے نکلا مرا اختر باہر

مطلع ثالث

پردہ آنکھون پہ پڑا اور کھلا دیدۂ دل — قبۂ نور سا آیا مجھے ایوان نظر
جای نقاش تصور بھی جو اوسکے اندر — تو ادب دان خرد بولے کہ باہر باہر
برج دروازۂ غربی یہ ہوتا تھا عیان — کہ یہی رات مین ہی منزل مہر انور
خوبیان ماہی ایوان کی مگر سن لی ہین — مضطرب رہتی ہی جو ماہی گوش دلبر
سہ دری اوسمین تھی آراستہ اک شکل عروس — اوڑھنی چادر مہتاب کی ڈالے سر پر
سائبان نصب تھا پیش رخ اوسکی گویا — تھی دلھن رخ کو چھپائے ہوئے زیر معجر
جھاڑ زیبندہ تھا اس حسن سے پیشانی پر — جسطرح کہتے ہین معشوق جبین پر جھومر
دست مشاطۂ صنعت سے نہ تھی گلکاری — تھا نئے رنگ سے پھولون کا پہنایا زیور
رفعت و شان پر اوسکی تھا سدا ہالۂ ماہ — کان ہوتے تو وہ پڑتا وہین بالا ہو کر
اپنی چادر مین چھپاتا نہ اگر مہر سے ماہ — چشم افلاک کی ہو جاتی معا اوسکو نظر
فرش زربفت کی پھول اوسکو نظر آئی تھی — چرخ اطلس کا ہی اسوجہ سے پر داغ جگر

حسن مسند ہی پہ وشن تہا لگا اوسکے ضرور
ہر طرف تار شعاعی کی بنا کر ہالا

میر فرش اوسکا تہا گلدستہ تو گلشن مسند
اوسپر اک ذات مجسم تھی برنگ گل تر

مطلع رابع

حسن ایسا کہ اگر شمس کی پڑجاے نظر
عوض نور نکلنے لگے پسینے سے شرر

مطلع خامس

خسروانہ تہا رکہا تاج نکوئی سر پر
دلبرانہ تہا بدن جامۂ خوبی در بر

دیکھکر مینے جو ملبوس تعجب پہنا
وہین دانش نے لیا ہاتھ مین دامن بڑھکر

بولے حیران ہو کیون ہین یہ سروش غیبی
روبرو شہ کے ادب سے تو جھکا بیناسر

شان و شوکت کے نشان پائی جو کیس مینے
فدویانہ کیے آداب ادا تب جھک کر

بیٹھنے کی جو اجازت ہوئی حاصل مجکو
پست نظرون مین ہوا رتبۂ چرخ اخضر

پھر یہ فرمایا کہ مشتاق ہین اک مدت سے
ہوش دکھلا تو ہمین تیغ سخن کے جوہر

خامشی قفل دہن عجز کے باعث تھی مگر
دلکشا جنبش ابرو ہوئی کنجی بنکر

عین الطاف سے مین جیت ہوا مثل غزال
عرض کی یہ غزل نعت شہ جن و بشر

غزل

شاخین طوبی مین نکالوان ہزارون لیکر
ہے نہال [illegible] منظر

نقص شمع شہر ہی جوہر کا ہونا اوسمین ہو
وحدت حق کی ہے شمشیر کا احمد جوہر

خدمتی مجھتے ہین اوس شاہ کو خورشید کی جا
[illegible] دیوش اختر

ہاتھ آئے جو کف پا کا پسینا گل کو
جا کر ہو تیمن کا تاج چڑہاے سر پر

ماہ قصر فلک آسا کا اک ادنی سے چراغ
بزم پرنور کی شمع سے مہر انور

دل ہرا مردہ ہی افکار سے اے مسیحے عصر
پاے رحمت سے کرو زندہ لگا کر ٹھوکر

اوسکے صدقے سے ہوجای ہر اک پردہ فاش
جنکو پڑھنے کے لیے حکم ہو روز محشر

آبرو میری رہے بہر حسنؓ بہر حسینؓ ہے — کہ یہ ہین بحر رسالت کے درخشندہ گہر

رونق افزا ہوئے وہ بزم جہان مین اے ہوش
اور سایہ رہا ہمسایۂ نور داور ہے

سنکے فرمایا کہ ہر بیت سے یہ کہلتا ہی — کہ کیا فکر نے گہر خانۂ دل کے اندر
مدحت شیر خدا کیون تو نہین کرتا ہی — کہ یہی ذبح مجز غم کے لیے ہی خنجر
سنتے ہی یہ خبر خوش جو مری آنکہ کہلی — بند پایا وہین فکر الم و رنج کا در
وصف مین روے منور کے کہا وہ مطلع — رو برو جسکے خجالت سی ہو فق روئے سحر

مطلع ساطع

فخر سمجھا ہے کہ جہلنے کو رخ حیدرؓ پر — مہر نے تار شعاعی سے بنایا ہے چنور
ذو ذنابہ سے یہی صاف نمایان کہ اوسے — در حیدر کی ہی جاروب کشی مد نظر
جز محمدؐ نہو جس قصر مین انسان کو دخل — فی الحقیقت اوسی ایوان کا حیدرؓ ہی در
ہمکو یہ لحمک لحمی سے عیان ہوتا ہے — تیغ وحدت کی مہنی آب علیؓ ہین جوہر
حق کے محبوب نبیؐ ہی یہ ہین نبیؐ کی محبوب — کون کونین مین پہر ہو سکے اونکا ہمسر
چشمۂ مہر ہو یا چشم سمندر کا ابھی — جلوۂ عین علیؓ اوسکو جو آجاے نظر
صاف وہ آئینہ سازی سے مکدر ہوتا — دیکہہ پاتا جو کف پا کو کبھی اسکندر
عہد مین شاہ کے پائی تہی صفائی یہ جلا — کہ عیان تیغ ریاضت کی ہوئے تھی جوہر
آب دس فصل مین یہ تازگی نے پائی تہی — نہرے کے خشک شجر مین نکل آئے تہے ثمر
تخم خونریزی ہوئی اسلام کی جب کثرت سے — کفر عالم سے اوڑا برگ خزانی ہوکر
پہر ملائک کا بھی شہباز نظر اوڑ نہ سکے — دیکہہ پائین جو وہ بگڑے ہوے شہ کی تیور
سر خرو جنگ مین کس وجہ نہو تیغ علیؓ — سر بسر قبضۂ قدرت مین جو ہو فتح و ظفر
شگفت حسن کا معلوم ہوا تب ثمرہ — جب گل گلشن ایمان کا ہوا احسن ثمر

حسن مسند سے یہ روشن تہا لگا دی ہی ضرور — جہرنے تار شعاعی کی بنا کر جہالر
میر فرش اوسکا تہا گلدستہ تو گلشن مسند — اوسپر اک ذات مجسم تہی برنگ گل تر

مطلع رابع

حسن ایسا کہ اگر شمس کی پڑجاے نظر — عوض نور نکلنے لگے سینے سے شرر

مطلع خامس

خسروانہ تہا رکہا تاج نکوئی سر پر — دلبرانہ تہا نیا جامۂ خوبی در بر
دیکھکر مینے جو ملبوس تعجب پہنا — وہین دانش نے لیا ہاتھ مین دامن بڑھکر
بولے حیران ہی کیون ہین یہ سروش غیبی — روبرو اونکے ادب سے تو جہکا اپنا سر
شان و شوکت کے نشان پائی جو یکسر مینے — فدویانہ کیے آداب ادا تب جہک کر
بیٹہنے کی جو اجازت ہوئی حاصل مجکو — پست نظرون مین ہوا رتبۂ چرخ اخضر
پہر یہ فرمایا کہ مشتاق ہین اک مدت سے — ہوش دکھلا تو ہمین تیغ سخن کی جوہر
خامشی قفل دہن عجب کے باعث تھی مگر — دلکشا جنبش ابرو ہوئی کنجی بنکر
عین الطاف سے مین جست ہوا مثل غزال — عرض کی یہ غزل نعت شہ جن و بشر

غزل مطلع سادس

شاخین طوبی مین نکالون ہزارون کیونکر — ہی نہال قد سرور مجہے اب مد نظر
نقص شمشیر ہی جوہر کا نہونا اوسمین ہو — وحدت حق کی ہی شمشیر کا احمد جوہر
قدسی معتکف ہین اوس شاہ کی خورشید کی جا — دن کو بہی وجہ نہین رہتی ہین وہ پوش اختر
ہاتھ آئے جو کف پا کا پسینا گل کو — جا نکر موتیون کا تاج چڑہائے سر پر
ماہ قصر فلک آسا کا اک ادنی سا ہے چراغ — بزم پر نور کی اک شمع ہے مہر انور
دل مرا مردہ ہی افکار سے اے عیسی عصر — پاے رحمت سے کرو زندہ لگا کر ٹہوکر
اونکے صدقے سے نہو جاے مرا پردہ فاش — جنکے پردے کے لیے حکم ہو روز محشر

آبرو میری رہے بہر حسنؓ بہر حسینؓ   کہ یہ ہین بحر رسالت کے درخشندہ گہر

رونق افزا ہوئے وہ بزم جہان مین آ ہوش
اور سایہ رہا ہمسایۂ نور داور

سنکے فرمایا کہ ہر بیت سے یہ کہلتا ہے   کہ کیا فکر نے گہر خانۂ دل کے اندر
مدحت شیر خدا کیون تو نہین کرتا ہے   کہ ہی ذبح مبرز غم کے لیے ہی خنجر
سنتے ہی یہ خبر خوش جو مری آنکہہ کہلی   بند پایا وہین فکر الم و رنج کا در
وصف مین روے منور کے کہا وہ مطلع   روبرو جسکے خجالت سے ہو فق روئے سحر

مطلع سلیع

فخر سمجھا ہے کہ جہلنے کو رخ حیدرؓ پر   مہر نے تار شعاعی سے بنایا ہے چنور
ذو ذنابہ سے یہ ہے صاف نمایان کہ اوسے   در حیدر کی ہے جاروب کشی مد نظر
جز محمدؐ نہو جس قصر مین انسان کو دخل   فی الحقیقت اوسی ایوان کا حیدرؓ ہے در
ہمکو یہ لحمک لحمی سے عیان ہوتا ہے   تیغ وحدت کی نبیؐ آب علیؓ ہین جوہر
حق کے محبوب نبیؐ یہ ہین نبیؐ کی محبوب   کون کونین مین پہر ہو سکے اونکا ہمسر
چشمۂ مہر ہوا چشم سمندر کا ابہی   جلوۂ عین علیؓ اوسکو جو آجاے نظر
صاف وہ آئینہ سازی سے مکدر ہوتا   دیکہہ پاتا جو کف پا کو کبہی اسکندر
عہد مین شاہ کے پائی تہی صفائی یہ جلا   کہ عیان تیغ ریاضت کی ہوئے تہے جوہر
آب اوس فصل مین یہ تازگی نے پائی تہی   زہد کے خشک شجر مین نکل آئے تہے ثمر
تخم ریزی ہوئی اسلام کی جب کثرت سے   کفر عالم سے اوڑا برگ خزانی ہوکر
پہر ملائک کا بہی شہباز نظر اوڑ نہ سکے   دیکہہ پائین جو وہ بگڑے ہوے شہ کی تیور
سرخرو جنگ مین کس وجہ نہو تیغ علیؓ   سر بسر قبضۂ قدرت مین جو ہو فتح و ظفر
شگفت حسن کا معلوم ہوا تب ثمرہ   جب گل گلشن ایمان کا ہوا حسن ہم

عین الطاف سے دیکھو دردمندان کی جواب
آب ہو کر وہ روزن سے بہے آب گہر

قوت و جرأت و ہمت ہے پرستار حضور
روز ہر روز کمربستہ ہے مثل چاکر

قفل جرأت کی نہ مفتاح ہو کیون تیغ جناب
فتح اک دم مین کیا جسنے کہ باب خیبر

دال وہشت کی سوا کچھ بھی نہ چھوڑی باقی
قد سے اعدا کے جو شمشیر علی کاٹے سر

ظلمت ظلم ہوئی بزم جہان سے کافور
شمع عدل شہ عادل اوسے آ لگی جو نظر

وہ قبا حسن کی ہے زیب وہ جسم امام
آستر جسمین ہے مہتاب فلک کی چادر

کیا عجب مدرسۂ علم مین آکر شہ کے
شمس دن بھر سبق شمشیر پڑھتا ہو اگر

عقل و عقل ذرا بھی وہ اگر فکر کرین
مغز کو سر خداوند کے پائین یکسر

خلق اسطرح کیا تھا اونہین خالق نے خلیق
جنکی باتون سے مسخر ہوئی سب جن و بشر

دلمین مومن کی علی آکی کیا کرتے ہین پند
واہ ری شان کہ ہے عرش خدا بھی منبر

سمجھین کیونکر نہ اونہین آنکھ کا تارا مردم
عین محبوب خدا کے ہون وہ جب نور نظر

پائین یہ آبرو رومین جو غم حیدر مین
کہ رہے سامنے پھیلا ہوا دامان گہر

آپکے زیر قلم ماہ سے ہے ماہی تک
سر بسر آپکے دم سے ہے جہان کا دفتر

جلوۂ شمع تجلی ہے شہا آپکی ذات
آپکے نور سے روشن ہوا اللہ کا گھر

رشک ایسا ہو کہ ہو رنگ سے اپنے بیرنگ
دیکھے فردوس جو رنگینے کوئے حیدر

سرو گلزار امامت سے صبا عرض یہ ہے
حافظ الملک کے گلشن مین چلی ہے صرصر

ہوش بھی ہے گل پرخار اوسی گلشن کا
نقش لالہ کی روش داغ پدر ہے دلبر

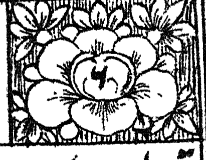
سرخ رنگ و سکا ہوا اشرفی مہر سا زرد
نقش افلاس کے سکے نے بٹھایا دلپر

گل بستان رسالت کی تصدق ہین کہین
نخل امید ثمردار ہو پھر بار دگر

اے در درج صفا مخزن اسرار خدا
منبع جود و سخا ساقی حوض کوثر

بہ تمنا ہے پیون جام مئی عیش مدام
مئی مقصد سے ہو لبریز جگر کا ساغر

سرنگون دائرہ حاکیطرح حاسد ہون	روز و شب شکل الف اونسے ہونہین برتر



شکل اعداد علی وے درّ اشعار کو آب
کشتی طبع کو اسے ہوش تو اب کر لنگر



قصاید در مدح سبط رسول الثقلین حضرت امام حسین شہید کربلا علیہ تحیت وثنا

ید بیضا ہوا موسی لقب دست ارادت کا	بڑہا جب جانب عین تجلی ہاتھ بیعت کا
وہی آیا نظر جب چہرہ دیکھا مینے کثرت کا	حقیقت تو یہ ہے مرشد ہو نہین پیر طریقت کا
جنون مین بھی تصور ہے گل باغ شہادت کا	بہار خلد بوٹا ہے مری دامان وحشت کا
کیا جسدم ارادہ نقش دلمین شہ کی مدحت کا	بنا ملک سخن کا سکہ چہرہ میری ہمت کا
اگر کہتا نہ دلمین داغ روز حشر رویت کا	ادہر بے وجہ منہ ہوتا نہ خورشید قیامت کا
سواد چین بھی دیکہا کربلامین حسن بندش کی	ارادہ جب ہو وصف لف مین اظہار صنعت کا
رباعی جہامین کیا جواب ابرو و قد ہو	وہ ہے اک بیت لاثانی تو یہ مصرع قیامت کا
مین قید نظم مین لاؤن بیان جرأت شہ کیا	یہان پر قافیہ ہے تنگ اسیر و میر و جرأت کا
نظر آئے نہ میزان فلک اونچی کبھی اتنی	جو پلہ ہو نہ بھاری شہ کی میزان عدالت کا
کشادہ دامن الطاف ہے یہ آپکا شاہا	کہ جب ناپا تو پلہ کم ہوا عالم کی وسعت کا
رکھون جب ہر گھڑی مین بادشہ کی مصحف رخ کو	تو پھر قاضی بیضا کیون نہووے داغ حسرت کا
بنا جب صبر دیوار قناعت حجرہ دل مین	تو پایا عرش دامن کرسی ایوان رفعت کا
در اقدس کی مینے خاک چہانی ہے عجب کیا ہے	بنے جو سنگ اسود بعد مردن سنگ تربت کا
نصیب تیغ سرو فتح تھی ہر بار عالم مین	گمان گوکار پرداز قضا پر تہا نہ رشوت کا
جہکاتے کیون سر تسلیم ہین جن و ملک انسان	اگر ابروی شہ مین خم نہین محراب طاعت کا
کسیکا یاد تنہائی مین آتا ہے دہن مجکو	نہ کیون ہو راز پنہان نام میری کنج عزلت کا
اجازت عالم ارواح مین جب پائی مدحت کی	تو یہ جانا کہ تہا اک نقش عجب تعویذ تربت کا

عروس آرزو ہی شہ نہ کیونکر حسن کہلائے
جو گھونگھٹ کی لیے دامن ملے وسکو اجابت کا

ہوائے شوق لخت دل کو کب میرا اوڑاتی ہی
یہ قاصد بنکے جاتا ہی کبوتر سرخ رنگت کا

نظر آئی جب اوسکے دم سی بھی صورت تساوی کی
ہوا روشن کہ ہی نام آئنہ شہ کی عدالت کا

جو فیض شہ کا نقشہ اوس جہانمین حوض کوثر ہی
تو خاکا اس زمین پر بھی سمندر ہی سخاوت کا

نکیون ہو شاہد معنی مین یو حور ارضوان
در مضمون نہین وا ہی کہلا دروازہ جنت کا

شبیہ مصطفےٰ کے دید کا ہو قبر پر تکیہ
خداوندا گذر جاے زمانہ اونکی غیبت کا

بچون تیر شہاب آسمان سے سرخرو ہو کر
پی خاک شفا تو وہ نہون گرد مذلت کا

دم وصف شہ مظلوم لرزہ جب مجھے آیا
ہوا نام علیؓ جوشن مری بازو ہمت کا

نئے نغمے کی پہر بزم سخن مین آگئی نوبت
در مضمون پہ پہر بجنے لگا ڈنکا فصاحت کا

مطلع

سلامی ہی غم شبیر باعث عین راحت کا
ردائے اشک ہمکو پاٹ ہی دریا رحمت کا

مطلع
بہار رہتا ہی نشہ میری سر مین شہ کی الفت کا
بنا ہی آفتاب اک جام میری بزم عشرت کا

مطلع
وہ ہون مین بلبل خوش لہجہ گلزار امامت کا
کہ رنگ آتا ہی نغمے مین مرے قرآنکی قرات کا

مطلع
جب اگتا بزم عالم مین ہو روشن شہ کی خلقت کا
نکیون پہر نام ہو کافور کفر و شرک و بدعت کا

مطلع
جما جب رنگ رضوان میری دلمین شہ کی فرقت کا
ہجوم داغ گلدستہ بنا اک طاق جنت کا

ہی مرکب دوش محبوب خدا جبرائیل خادم ہی
بڑے پائے پہ ہی اے عرش پایا شہ کی عظمت کا

ضیائے داغ غم پہیلی نہین ہی بزم عالم مین
نظر آتا ہی یہ جلوہ چراغ شام غربت کا

گھٹا یا جب سر گیسوی شہ نے یہ بڑھا رتبہ
کہ مین تل بنگیا اللہ کی چشم عنایت کا

یہ آئینہ ہی سب پر حسن سرور ہی وہ آئینہ
کہ جسکے فیض ہی عالم کو گھر پانی مین حیرت کا

سیہ کاری یہ سیٹی لیٹی ہی نام مبارک کی
کہ خال چشم خور ٹھہرا لقب عالم مین ظلمت کا

بیان گرمی عاشور ہوئی ہو تو ذرون پر
زمین شعر کی ذرہ کا ہو خورشید قیامت کا

فرشتے قبر مین آکر کہینگے تہک کے سویا ہی
پچہیڑ و اسکو رہتا تہا بڑا کام اشتیاق جنت کا

نبات صلا کو نی نکلیگی تمسے مصر یوا سمین
کہو پایا تم نے آب تیغ مین کیون لطف شربت کا

دم آہ و بکا یہ کاخ گردون کیا ڈراتا ہے
کہین گر بہی پڑے اک ذرہ ہو گیا چہت کا

برستی بیکسی مجہہ زار پر ہی ایسی فرقت مین
کہ شک ہوتا ہی وقت گریہ سبکو شمع تربت کا

موا ہون مومنو سنکر بیان روز عاشورہ
کفن دینا مجھے تم دامن صبح قیامت کا

گل گلزار زہرہ خون مین جسم ہوا رنگین
تو یہ جانا کہ ثمرہ تہا یہی نخل ریاضت کا

دعا کرتے تھے زیر خیمۂ افلاک یہ سرور
نہ چہوٹے ہاتھ سے یارب کبہی دامن قناعت کا

نکرتے بند پانی شاہ پر بہولے سی بہی ظالم
سبق جو یاد ہوتا انکو قانون شہادت کا

پیون جب بادۂ الفت مین چشم شاہ کا ساقی
ہرن کیونکر نہو جائے مجھے پہر نشہ غفلت کا

ہوای سنبل گیسو مین جعد دل قصر گلشن ہی
تو چاک سینہ بہی رضوان ہی رخنہ باب جنت کا

رگین میری مجہو زنجیر الفت شہ کی ہو جائین
رہون تا قید ہستی طوق ہستی مین اطاعت کا

لب جان بخش ہی ای خضر جب مردہ کرین ہمکو
تو پہر دست مسیحا سے یقین کیونکر ہو صحت کا

دم گریہ اتارون ذہن مین عاشورہ کا نقشہ
پلاؤن شیر طفل اشک کو صبح قیامت کا

فراق شہ بہی ہی مجہہ ناتوان کو باعث راحت
سمجہتا تنگی مرقد کو ہون مین گہر فراغت کا

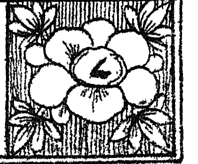
بنون متوالہ ابن ساقی کوثر کی الفت مین
نہ کہون نام کیون خم گنبد دستار حضرت کا

ہو رشک نسر طائر مرغ نظارہ مرا سر در
دکہا دو رخ چمک جا ستارہ میری قسمت کا

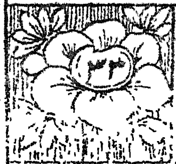
نظر پڑ جاے مجہپر آنکی چہوٹون بلاؤن سے
مجھے تار نظر ہو جاے گنڈا دفع آفت کا

کہونگا نزع مین یا شاہ میری آبرو رکہہ لو
پسینا موت کا کیسا عرق ہی یہ خجالت کا

مدد بہر خدا اسوقت مین فرماؤ تم میری
کہ ہی ضرب غلام آقا کی بہی باعث اہانت کا



ندا آئیگی پردہ ہوش تیرا فاش کیون ہوگا
تو ہے مداح نور چشم خاتون قیامت کا



آج ظلمت سے دلا نجم مقدر نکلا
وہ ہوئی صبح عیان اور وہ اختر نکلا

شب تاریکی عصیان نظر آئی کافور
شمع مدحت نہین روشن ہوئی نیر نکلا

مثل عنقا کے چھپا زاغ گنہ عالم مین
مرغ زرین صفت کھولے ہوئے پر نکلا

غیرت کوثر و تسنیم ہوئے بحر یہ صاف
بنکے یہ فرش زمین نور کی چادر نکلا

وصف شہ سے جو صفا چہرۂ مضمون کی بڑھی
صورت آئنہ حیران سکندر نکلا

لن ترانی کی صدا معنی روشن سے اوٹھی
اسقدر ہو کے ہر اک لفظ منور نکلا

واہ رے فیض ثنائے در دندان امام
لفظ لفظ مرے دیوان کا گوہر نکلا

مجھسے رنگینی مدح شہ دین کہنے لگی
جسکو سب کہتے تھے فردوس مرا گھر نکلا

عین رحمت ہوا اللہ کی ہر اشک الم
قطرہ سمجھے تھے جسے ہم وہ سمندر نکلا

مطلع ثانی

کیا غبار رہ شہ کحل جواہر نکلا
جسکی خواہش مین کھلا دیدۂ اختر نکلا

مطلع ثالث

پرتو چہرۂ شہ کاسۂ انور نکلا
سنبلہ سایۂ گیسوے معنبر نکلا

مطلع رابع

درمیان سرور کا نہ دلسے مرے باہر نکلا
حجرۂ عرش شہ آپ ہی کا گھر نکلا

سنہ کو جھولی مین جھلایا جو ہوا خواہی سے
کیا ہی پھر طائر سدرہ بھی ہوا پر نکلا

حرنے وہ جام مئی عشق پیا تھا رن مین
ایک قطرہ بھی نہ جبین سے چھلک کر نکلا

آگ فرقت کی بھڑکتی رہی قایم یہ رہا
طرفہ سیماب ہمارا دل مضطر نکلا

بیکسی عالم وحشت مین گلے جب سے پڑی
طوق بن بن کے مری پاؤن کا چکر نکلا

تیس دن نور مساوی نظر آیا اسکا
داغ دل کا مہ نخشب کے برابر نکلا

روز عاشورا و لٹتی جو زمین پر ورنہ تھا
پر اوسے روکے یہ جبرئیل کا تھپر نکلا

سنکے فریاد حرم ٹوٹ ہی پڑتا گردون — ہوگئی خیر کہ یہ گوش فلک کر نکلا

بلبلین کیون نہ پڑہین آہ شہادت نامہ — خون مین ڈوب کے ہر ایک گل تر نکلا

مست اوس مئی سے ہون جو ظرف کی محتاج نہین — کب عرقی بزم طرب خیز مین ساغر نکلا

ابروے شاہ کا کیون رعب نہ چھائے سب پر — ہر گھڑی میان سے رہتا ہے یہ خنجر نکلا

دو نو رخ دیکھکے کہتے تھے نجومی باہم — کیونکر اک وقت مین خورشید بکر نکلا

نظم وصف قد موزون نہوا رضوان کے — تازہ گلزار سخن مین یہ صنوبر نکلا

کیون تصور کے کھلونے سے نہ بہلا دن اسے — طفل اشک آج ہے بیرنگ مچل کر نکلا

وہ جہلاتے تھے کہلاتا تہا ہوا یہ شہ کو — فرس شاہ تو جبریل کا خوگر نکلا

لاتے ہر ہاتھ مین تھی کہینچ کے پہہ تیغ ضرور — دھر اودہر جا کے گرا جب تو ادہر سر نکلا

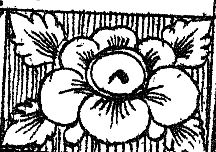
خاک بھی ہوکے کہان جائین یہ کہتی تھی شقی — گاو خورد آج زمین کا بھی تو دفتر نکلا

جنگ و پیش ہی کیا خط لکہون صغرا نے کہا — اوڑہ کر باز کی ٹوپی جو کبوتر نکلا

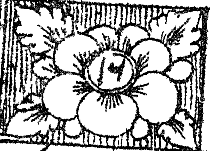
مرغ اوصاف سے تارا ہو تو پہہ ورنہین — نسر طائر مین ہے سرخاب کا کیا پر نکلا

واہ رے صبر کہ گو تشنگی مفرط تھی — شکر خالق سے مگر شاہ کا لب تر نکلا

کیف اوٹھاوے سے پہہ دیدہ جہان کا ای صبح — جیب جو اس دہر مین مثل لب ساغر نکلا



تخم مضمون نہوا سبز تو پہہ اور کی فکر
کرتے کیا ہوش کہ یہ کہیت تو بنجر نکلا



میرا احمد وح تو دلدار پیمبر نکلا — گوہر مخزن اسرار پیمبر نکلا

زانوے شہ پہ جو نیند آئی تو پائی معراج — بخت حر طالع بیدار پیمبر نکلا

یاد مین گیسوے سرور کے دہوان آہون کا — صورت طرۂ طرار پیمبر نکلا

جو ہوا شاہ شہیدان کا جہانمین خاطی — روز محشر وہ گنہگار پیمبر نکلا

حالت عابد بیمار پہ جو خون رویا — اے مسیحا وہی بیمار پیمبر نکلا

تشنۂ دیکھنے کے لیے آپکا اس عالم مین
آئینۂ جلوۂ رخسار پیمبر نکلا

ہوگئے رنگین خلش خار الم سے سینہ
روش گلشن بیخار پیمبر نکلا

آپ جو کہتے تھے کرتے تھے خوشی سے احمد
کون جز آپکے مختار پیمبر نکلا

بار اندوہ سے خم ہوگئے تن عابد زار
جلوۂ ابروِ خمدار پیمبر نکلا

معرفت دے جسے اللہ اوسے ملتی ہے
دیکھو حُر واقف اسرار پیمبر نکلا

ہمہ تن چشم بنا وہ تو ہوا یہ روشن
جام جم تشنۂ دیدار پیمبر نکلا

نقد دل دیکے بنے یون تھے خریدار حسینؑ
جیسے اللہ طلبگار پیمبر نکلا

زلف سرورکی بھی لین اوسنے بلائین بڑھکر
جو زمانے مین گرفتار پیمبر نکلا

دیکش اکبر سے جو شہ اوترے ملائک بولے
قابل دید عجب یار پیمبر نکلا

دیکھنا شان کہ سر کرتے تھے قربان امام
ذکر حُر کا سر دربار پیمبر نکلا

٩

خلد پونچادے اسے جلد کہیگا یہ کوئی
ہوش مدحت گر سرکار پیمبر نکلا

٢١

مجرئی داغ جگر جو ہوئے گلشن ہوگیا
بنکے بہر مین زار بھی بلبل کا شیون ہوگیا

بزم عالم مین اوسی کا نام روشن ہوگیا
شمع کا جو کوئی گریبان ہوکے دامن ہوگیا

حلقۂ ماہ محرم دیدۂ پُر نم ہے وہ
پانی پانی جسکے آگے ہوکے ساون ہوگیا

سخت جان وہ ہون کہ موت آئی نہ غم مین شاہ کی
بنکے اک دشت مین اک سنگ فلاخن ہوگیا

دن کو پار کہارہِ دیدار شہ مین وقت شب
تھک کے پائے دیدۂ خورشید روشن ہوگیا

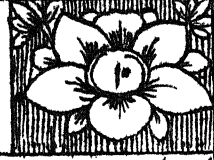
سینۂ صد چاک مین میرے رفو کس دن ہوا
بخیہ گر بھی ہاتھ مین لیکے سوزن ہوگیا

بولے عباس دلاور نام رہتا ہے فقط
نی رہا سہراب باقی نی تہمتن ہوگیا

شامیانہ بنکے بعد مرگ ملے درد فراق
آہ حسرت کا دھوان بالائے مدفن ہوگیا

جای غازہ خون ملکر دی شہیدون نے صدا
لو سلامت شاہدِ ایمان کا جوبن ہوگیا

مرتے ہی گم ہوگئے فصل گل داغ فراق | پر مین کرتا مثل بلبل شور و شیون رہگیا
خال روئے شہ کا لکھا وصف بعد وصف قد | چہرۂ مضمون کا قائم رنگ روغن رہگیا
سخت دل بھی ہوگئی واقف کیون تیغ مین سر | حر جو ہوکر جوہر شمشیر آہن رہگیا
بعد مردن داغ عشق شہ نے یہ بخشا اثر | آہ کا اک لحد پر ہوکے روشن رہگیا
کسکی مژگان کا تصور اسمین رہتا ہے مقیم | دیدۂ دل بنکے کیون سوراخ سوزن رہگیا
موج بحر شرم تھی پھر حرم زنجیر پا | حلقۂ ماتم بھی بنکر طوق گردن رہگیا
زندگی مین تھی جو مجکو حب ابن بوتراب | مرتے ہی مین شہ کی ہوکر گرد دامن رہگیا
کیا عدو کا ذکر برق تیغ چمکی رن مین جب | جلتے جلتے آسمان پر مہ کا خرمن رہگیا
شعلۂ آہ فراق شاہ نے پھونکا جہان | نے رہا گلزار قائم نے کوئی بن رہگیا
بلبل جان اوڑگیا باقی رہا داغ جگر | مین فقط تھامے ہوئے دامان گلشن رہگیا
حر نکالے وقت مرگ ارمان سب نکلے مرے | شوق پابوس اک دلمین حضرت من رہگیا



دیکھہ لینگے آفتاب حشر کو اے ہوش ہم
داغ عشق شہ جو باقی بعد مردن رہگیا



در امام زمان مرجع انام رہا | یہ خاص مجرئی ہر دم محل عام رہا
خدا و احمد و آل نبی کی الفت کا | لگا جو زینہ تو پھر کیا فلک کا بام رہا
زبان ہلائی نہ عابد نے پر رہے روتے | جہان کی بزم مین مانند شمع کام رہا
طلب کی ساقی کوثر سے مے محبت کی | مدام کاسۂ مقصد مین رنگ جام رہا
غم امام مین گھتی ہے فوج اشکون کی | شکست ہوگئی دلکی بندھا یہ لام رہا
نکیون یہ آب دم تیغ خشک ہوجاتا | کہ حلق تر ہوا سوکھا لب امام رہا
ہوا ہے بندگی شہ جو ساتھ لیکے گیا | تو اوسکا خلد مین غلمان ہر اک غلام رہا
امام پر نہین موقوف اہل باطن سے | ہمیشہ ابلق ایام بد لگام رہا

ادھر جو فوج کی کثرت تھی تو ادھر کچھ رخ
ہجوم یاس ہا غم کا اثر دوام رہا

نکل سکا نہ کبھی بندش سخن ور سے
ہمیشہ طائر مضمون اسیر دام رہا

یہ رو کے کہتی ہین زینب سوائے عابد زار
تمام آل نبی مین خدا کا نام رہا

ہمیشہ چال چلے وصف روئے شہ مین نئی
مدام اک چمن تازہ مین خرام رہا

۱۱
عروج بندہ کے جو مضمون قد نے پایا ہوش
مسالمہ مین دو بالا امر اسلام رہا
۲۱

عشق گریہ جو عزادار بڑھا دیتے ہین
مجری آبروئے ابر گھٹا دیتے ہین

چشم غفلت جو ہوئی وا تو کہا یہ حر نے
اسطرح طالع خفتہ کو جگا دیتے ہین

ذہن ان کہینچ کے ہم چہرہ سرور کی شبیہ
ماہ کیا مہر کو نظرون سے گرا دیتے ہین

ہم غم شہ کی بدولت جو نہین دولتمند
کیون دُر اشک کا انبار لگا دیتے ہین

چین دینے مین ان آہون کے شرارے اوڑ کر
آگ پانی مین سر دست لگا دیتے ہین

غنچہ وصف شہنشاہ کھلا کر اکثر
ہم بہار چمن نظم دکھا دیتے ہین

دل مضطر کی تسلی کو تصور ہی مین ہم
مصحف روئے شہ دین کی ہوا دیتے ہین

طالب خاک در پاک سمجھ کر بیکار
خاک مین نسخۂ اکسیر ملا دیتے ہین

حر ادھر سے ادھر آیا تو ندا یہ آئی
اسطرح شربت اعجاز پلا دیتے ہین

رو دیے شہ جو سکینہ نے کہا یہ ہنسکر
اشک بابا ہمین پانی کا مزا دیتے ہین

باندھ کر مصحف رخسار شہ دین کی ہوا
ہم چراغ مہ تابان کو بجھا دیتے ہین

حالت نزع مین آواز یہ آئی حر کو
ق
مرحبا جان یون ہی اہل وفا دیتے ہین

بالیقین حشر مین بھولینگے نہ سرور تجکو
اہل ہمت کہین احسان بھلا دیتے ہین

اب بھی ہم وہ ہین یہ اعدا سے کہا عابد نے
آہ کا چرخ خمیدہ کو عصا دیتے ہین

ہوگئے خاک در شبیر یہ ہم عرش نشین
نقش امید کو کرسی پہ بٹھا دیتے ہین

بعد شہ کیون نہو داغ دل زینب روشن
شمع تربت پہ شہیدون کی جلا دیتے ہین

باندھ سکتے نہین جب تیزی اسپ دین
ذہن سے طائر مضمونکو اڑا دیتے ہین

شکل امید دم جنگ جو آئی تھی نظر
کیا یہ چار آئینے آئینہ دکھا دیتے ہین

پہلے ورے کہتے ہین رضوان کو بہائی کوثر
ماتم شاہ مین جو اشک بہا دیتے ہین

ہین سیہ کار مگر وصف لب شہ کرکے
سرخرو ہونے کا ہم رنگ جما دیتے ہین

۱۲ ہوش وصف قد شبیر کو موزون کرکے
ہم زمین شعر کی گردون سے ملا دیتے ہین ۲۳

مجرئی کہتے تھے شہ حلق کو تر ہونے دو ق
آب شمشیر جفا تا بکمر ہونے دو

ہو رہ حق مین جو قربان یہ سر ہونے دو
اس مہم کو تو کسی طرح سے سر ہونے دو

خلعت سرخ تو ہم پائینگے زیر گردون
اوس طرف ہوگی اگر فتح و ظفر ہونے دو

واہ رے عدل جو لی دون اودہر شہ نے کہا
ذوالفقار ابتو ادہر زیب کمر ہونے دو

حر پکارے کہ ملی دولت ایمان ہمکو
اشقیا ہونگے اگر صاحب زر ہونے دو

آبرو کی ہے اگر چاہ تو آنسو نہ تھمین
ہو جو طوفان بپا دیدۂ تر ہونے دو

داغ الفت نہو شہ کا تو ہے کس کام کا دل
یون تو پر داغ ہے عالم مین قمر ہونے دو

حرکت اپنی طرف سے نہ کرو حکم یہ تہا
پیش جو آئے اوسے زیر و زبر ہونے دو

بی بی زینبؓ نے کہا شہ سے خدا حافظ ہے
خیر ہین یہ جو بشر بانی شر ہونے دو

کچھہ نہ پوچھہ ثمرہ بہتر مرے ہاتھہ آئیگا
سبز تو دل مین غم شہ کا شجر ہونے دو

مومنو جانینگی مخلوق مہ عید مجھے
دہیان ابرو کا ذرا مد نظر ہونے دو

ہمکو کافی ہین یہ لخت دل و اشک ماتم
ہین زمانے مین اگر لعل و گہر ہونے دو

خشک تا مرگ نہو نخل الم سلے اشکو
اسکے سائے مین مری عمر بسر ہونے دو

بولے عباس دلاور کہ نہین کچھہ دہشت ق
فوج اعدا کی ہے کثرت سے اگر ہونے دو

پاؤن او کھڑینگے در عیش نظر آئیگا بند
تیغ حیدر کو دم جنگ تو سر ہونے دو

علم اتنے مین یہ پونہچا کہ ہوا ب تیغ علم
نسر طائر کے اگر قطع ہون پر ہونے دو

ہوا دہر سارا زمانہ تو نہین کچھ پروا
رحمت خالق باری کو ادہر ہونے دو

زیر خنجر یہ کہا شہ نے بجھی پیاس نہ آہ
لب پہ ہے خشک ہوا حلق جو تر ہونے دو

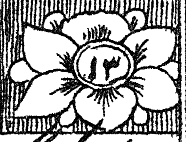
ننگے سر کہتی نہین زینب کہ ہو سردار کی خیر
ہوئے مقتول اگر میرے پسر ہونے دو

ق

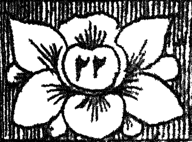
لاشۂ شاہ پہ کہتے تھے حرم رو رو کر
ٹھنڈی سانسونکا مناسب ہے جو ہونے دو

پہلے اس وزکی خالق نے جو بخشا تھا حجاب
ٹوٹکر اب وسی دیوار کو در ہونے دو

چھٹ گئے وارثون سی لٹ گئی اس جنگل مین
خانہ برباد ہوا خاک مین گھر ہونے دو



ہوش بالذات ہی مقصود یہان اجر نہین
کسی پہلو سے جو ہو عرض ہنر ہونے دو



مجرئی دیکھے اگر روضۂ شہ ابرار کو
نذر اسکندر کرے آئینۂ رخسار کو

وصف دندان سی جلا دے طبع کجرفتار کو
آب گوہر مین بجھا یا ہے اس تلوار کو

دین بیان گرمی عاشور کو اب ورہم
شعلۂ جوالہ کر دین دامن گفتار کو

اوج ذاتی اسکو کہتے ہین کہ کہہ سکتے نہین
آستان شہ بھی کلاہ چرخ ناہنجار کو

اہل ایمان کو یہ لازم ہی کہ عصیان سے بچین
آئینہ تیرہ ہو رہنے دین اگر زنگار کو

کہتے تھے شہ کیا ہو تم پانی نہ مانگو پھر کبھی
ہم ذرا آڈالین جو عکس ابروی خمدار کو

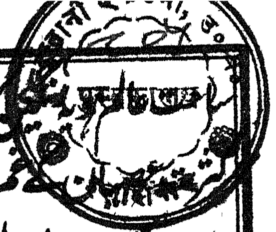
ہو مقابل چہرۂ رنگین سرور کے نہ وہ
بلبلین بھڑکائین بھی جو آتش گلزار کو

یاس کی باتون نے شہ کی جان اک عالم کی لی
کیون نہ لین پھر کفن سب دامن گفتار کو

المدد لے خضر خط شہ وہ کی ہی راہ گم
خضر نے بھٹکا ہی جسمین یار ہادستار کو

حق تو یہ ہی جو غم شہ مین مین پائین عروج
دیکھلو منصور نے معراج پایا دار کو

وصف رو شاہ کی لکھنے مین ہے سر نرم یہ
کبک کی رفتار کہیے کلک کی رفتار کو



...ی کہ ہو گلشن کو داغ
دون اگر رخصت مین اپنے دیدۂ خونبار کو

...سے غم نے کر دیا زار و نزار
کہتے ہین سب ایک مجکو رشتۂ زنار کو

یون پھرا ماہی سویدا ای دل وحشت زدہ
جسطرح مرکز سے گردش ہوتی ہی پرکار کو

صبح محشر کا لقب شام لحد ہو جائیگا
جب فرشتے کھول بیٹھینگے مری طومار کو

سقف گردون اوسکا جولان گاہ ہی یہ فلک
برق سی نسبت شہا کیا تیزی رہوار کو

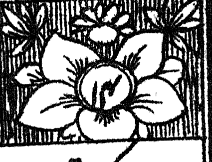
گریہ و سوز درونی نے مری وقت سخن
شمع کا دامن بنایا دامن گفتار کو

بعد شہ توڑا نہ تار اشک عابد نے کبھی
حلقۂ غم کیطرح پہنے رہے اس ہار کو

صبر کہتے ہین اسے اسپر بھی دم مارا نہین
تیغ کا پانی جو پایا صوم کے افطار کو

ناتوانی مین بھی مژگان شہ والا ہی یاد
مومنو پھر عصا منگوا او چوب دار کو

وصف دندان مین گہر ریزی مضامین کی نہین
بھر لیا ہی موتیون سے دامن گفتار کو



ہوش باب مدح شہ کھولون مکرر کیون مین
منہ دکھانا ہے جناب حیدر کرار کو



مومنو دیکھو تو وصف روے پر انوار کو
نور کا تڑکا تجلی سے کیا گفتار کو

رتبہ حاصل ہی یہ سبط احمد مختار کو
رہتے ہین ہر دم بڑھے دست ید اللہ پیار کو

ذہن مین کھینچا شبیہ عابد بیمار کو
یون کیا تار شعاعی ہمنے جسم زار کو

آپکا ہی وہ محل رتبہ عالم مین شہا
کہکشان کہتے ہین جسکے سایۂ دیوار کو

کیون نہ رونے سے پھلے پھولے مرا داغ جگر
آب ہو جاتا ہی روغن آتش گلزار کو

چرخ نیلی پوش تو غم مین ہی پر چلای کیون
پھر صدا پایانہ گاہے گنبد دستار کو

قطرہای خون گریبان کی بڑہائین کیون نہ قدر
دوست رکھتا ہی ہر اک شمشیر جوہر دار کو

گلشن داغ جگر مین سج رہی کیون نہ دل
طائر نکہت کی جا مین مرغ آتشخوار کو

دی ردائے اشک جب چادر حرم کی چھن گئی
پردہ اوسدم بھی رہا مد نظر ستار کو

موج مضمون ہو روان بحر غزل مین مثل تیغ — جب کرین ہم نظم وصف ابروی خمدار کو

حرف ہو تا ہی جو صورت حرٗ جانتا — مصحف ناطق کی آیت شاہ کی گفتار کو

کیا شفق تھے کانپ کر گرتا ہلال آسمان — شاہ چمکاتے جو اپنے ابروے خمدار کو

جتنے ظالم ہین شعار اونکا ہی عالم مین نفاق — ہم جدا پاتے ہین وصلی پر حروف دار کو

چاشنیِ مرگ چھکتا جان شیرین دیکے کیون — حرٗ نہ جو قند مکرر جانتا تکرار کو

گلشن زہرا او جاڑین جو پہلے پھولین وہ کیا — بہتری کا پہل ملے کب قاطع اشجار کو

تیرگی عصیان کی کھوی دولت ایمان گنج کیون — گنج کا عالم مین پاتے ہین محافظ مار کو

ہجر کی سختی مین وحشت بھی گریبان گیر ہی — اب نہ ہم چھوڑین گے ثابت دامن کہسار کو

جب عروس فکر پائے گوہر مضمون غم — کیون نہ روئے لیکے مُنہ پر دامن گفتار کو

گنبد گردون گردان بلبلا پانی کا ہو — مین اگر روکون نہ اپنی چشم دریا بار کو

شاہ کی زلف عرق آلودہ جب آئے نظر — توڑدین شیخ و برہمن سبحہ و زنار کو

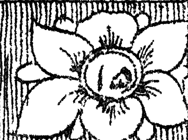
زیر ہو جو جنگ مین گھٹتی نہین ہی اوسکی قدر — ایک دن پایا نہ کم مدخول حرف جار کو

ہر نیٔ مضمون بھی بیان گرمیِ عاشورہ مین — لہ بنتا آیا نظر کھولے ہوئے منقار کو

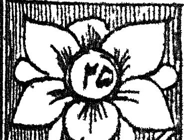
طالب دنیا ہون کیا کہتی تہی مسلم کے پسر — حرمت شہ پر مقدم کیون کرین مردار کو

قید ہونے سے حرم کا کم نہ پایا مرتبہ — کیا ہوا نقصان جو ثابت کیا سیار کو

ای غم سبط نبی وہ داغ دلمین ہو بہار — بھرے خار اشک سی جو دامن گلزار کو



ہوش طوفان غضب سے جب بچالین ہیں ہمین — کیون سفینہ نوح کا جانین نہ ان اشعار کو



پاکے رتبہ مدحت سبط شہ لولاک سے — مجمری ٹوپی اوتار ینگے سر افلاک سے

نکلی ہو تب غنچہ وصف امام پاک سے — جب ہوا پو پھٹی نکلکر دامن ادراک سے

بادیہ گردی نکیون ہو کیف عشق شہ مین ہو — آبلون کو جب ہو نسبت خوشہائے تاک سے

عشق احمد کو جلاوے کیون شہ حُبِ اہلبیت
ہر نگین عالم مین ہو جاتا ہی روشن ڈاک سے

خاکساری گرد خواری کو نکیون کردی فنا
آدم اشرف ہو گیا ہوتے ہی پیدا خاک سے

بحر وصف شاہ مین کیا آشنائی مین کرون
پاٹ اس دریا کا طی ہوتا نہین تیراک سے

حُر بکائے طائر ایمان کو کرکے صید ہم
باندھ لینگے بادپائے روح کی فتراک سے

جو غمِ شبیر مین رویا بڑھا اوسکا عروج
یہ ہوا روشن بیاض دیدۂ افلاک سے

داغ عشق شہ سے رشک خلد سینہ بھی نہین
حوض کوثر بھی ہی پانی دیدۂ نمناک سے

زلف سرور کا اوسے لکھنے پر اگر مضمون آئے
مانگ لین پھر کیون نہ شانہ ہم دل صد چاک سے

ہم صفیر وصف شہ کی باغ وصف کا گلچین ہو نہین
خلد چھوٹا سا چمن ہی اک مری املاک سے

بے کفن رہنے سے کیون بی نور ہو لاش شہید
حسن چمکا مہر کا عالم مین کب پوشاک سے

وصف دندان شہ والا پہ جب ڈالین نظر
نسبت تار نظر ہو ریشۂ مسواک سے

رو کے کہتی تھی حرم حرمت رہی کیا دین کی
ہو گیا خالی زمانہ اب امام پاک سے

حُب ابن ساقیِ کوثر مین آب اشکِ غم
ہی کہین پیر مغان بڑھکر شراب تاک سے

جسطرح نور احد مین نور احمد نقش ہی
ہو نگین اسطرح کندہ کب کسی حکاک سے

خاک وڑاتے غم مین تنہا کچھ نہین اہل زمین
پیٹنے رونے کی آتی ہی صدا افلاک سے

اوسکا ماتم ہی کہ ہی جو مردم چشم نبی
پوچھتے کیا باعث گریہ ہو مجھ غمناک سے

پھر صغرا تار برقی آنسون کا تار تہا
نامہ بر کی کیا ضرورت کیا غرض تھی ڈاک سے

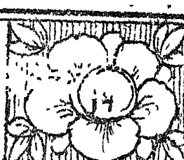
شاہ کی تیغ ہلالی چرخ پر جاکر رکی
ہو گیا ثابت گریبان سحر کی چاک سے

تہا اگر غمگین رہ کہنا کی عبث ہستی خراب
کیون کیا پیدا نہ مجکو کربلا کی خاک سے

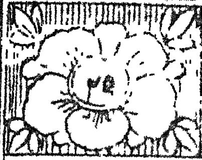
جب عدم ہم لیکے جائین یاد دندان امام
رخنہ گو ہر سے مدفن تختے لین مسواک سے

آبرو پائی گہر ٹھہرا غم شبیر مین
جو گرا آنسو ہمارے دیدۂ نمناک سے

بڑھ گئے بحر رحمت حق نی لیا آغوش مین
آبرو پائی یہ شہ نے آپکے امساک سے



پیش خاتون قیامت ہوش تب ہون سرخرو
خون ٹپکے جب ہمارے دیدۂ نمناک سے



دعوائے ولائے شہ والا تو نہین ہی
ہان داغ ہی اک قلب مین لالا تو نہین ہی

یہ ساقی کوثر ہی کا ہے فیض کہ اپنا
خالی مئی الفت سے پیالا تو نہین ہی

کیا دور جو پھکے صور تو بول اوٹھین مسیحا
یہ عابد بیمار کا نالا تو نہین ہی

ہی اسمین ہوا ان کی لعف برہمن کیطرح کیون
دل عرش معلٰی ہی شوالا تو نہین ہی

طوبائے قد شہ کا نہال آ کی ہوگیا دہیان
یہ دیدۂ پر اشک ہی تھالا تو نہین ہی

ساتھ اسکے فلک داغ جگر کیون ہی چمکتا
کچھ حلقۂ غم ماہ کا ہالا تو نہین ہی

یہ پوچھتی آتی ہی قیامت بھی دبی پاؤن
اب دہر مین وصف قد بالا تو نہین ہی

بیفائدہ ہی جھومتا مستون کیطرح چرخ
خورشید ہی پاس اوسکے پیالا تو نہین ہی

وصف آنکھ کا کیون دام مین بندش کی ہو پابند
مضمون ہی اک چشم غزالا تو نہین ہی

کرتا چمن عیش کو پامال ہی کیون اشک
قطرہ ہی تو شبنم کا ہے ژالا تو نہین ہی

جو خم ہی عدو ضربت سے پھر کیا ہو وہ سیدہا
کچھ یہ الف قد کا امالا تو نہین ہی

کیون ڈرتے ہوا اعدا اسی یہ فرماتے تھی عابد
دود دل مظلوم ہے کالا تو نہین ہی

توڑے فلک و عرش کو نالہ تو ہین مجبور
اک نالہ تپیدہ ہے دو نالا تو نہین ہی

ہون مین در حیدر کا گدا سمجھو نہ غافل
یہ کاسۂ سر میرا پیالا تو نہین ہی

پاتا ہے نمو نخل الم دیدۂ تر سے
کہتا ہی اسے کون کہ تھالا تو نہین ہی

خوبولے نظر آئے نہ کیون رتبۂ سرور
کچھ دیدۂ دلمین مرے جالا تو نہین ہی

دیکھ ابر کو تو غور سے ای دیدۂ گریان
اوترا ہوا اشک آنکھ مین جالا تو نہین ہی

کیون چبھتے ہین آبلۂ پا کو مرے خار
آئینۂ رخسار کا چھالا تو نہین ہی

جبتک نہ پیئین آب بقا مدح کرین کیا
کچھ وصف دہن منہ کا نوالا تو نہین ہی

اکبر جو گری گھوڑے سے تو بولین یہ زینبؑ
ہی ہی یہ مرا گیسوؤن والا تو نہین ہی

کیون لفظون سی بو بادۂ الفت کی ہی پیدا
ہر دائرۂ حرف پیالا تو نہین ہی

یہ موت نظر مین تھی بسی پائی جو صحت
تو بولے یہ عابد کہ سنبھالا تو نہین ہی

خوش حال ہین کیون دونو جہان سائی سی اوسکے
کملی یہ فقیرون کی دوشالا تو نہین ہی

اعدا نے نظر کی تو حرم بولے یہ بڑھکر
تار نظر انکا کہین بھالا تو نہین ہی

یون پوچھتی رضوان سی ہی رنگینی مدحت
دیوان یہ جنت کا قبالا تو نہین ہی

جلجائے نہ کیون ناریون کا تیغ سی خرمن
یہ برق سے انداز نرالا تو نہین ہی

قربان قدِ شہ ہو زمانہ تو عجب کیا
کچھ عالم بالا سے یہ بالا تو نہین ہی

ہوتا نہین کیون کشت تمنا مرا سرسبز
سرد آہون سی پڑتا کہین پالا تو نہین ہی

۱۷

چپ کسلیے ہم ہون مرض فکر کا فی الحال
منظور ہمین ہوش ازالہ تو نہین ہی

ای مجرئی مہتاب کا کیون سبکو یقین ہی
کسکے در انور پہ [illegible] جبین ہی

ہو ولین نہان داغ ولائے شہِ دین ہی
غنچے مین سمایا ہوا فردوس برین ہی

آئینۂ خورشید کو چہالا جو بناوے
حضرت ہی کا وہ دہر مین حسن نگین ہی

ہی ساقیِ کوثر کا تصور مرے دل مین
بڑھکر خطِ ساغر سے مرا خطِ جبین ہی

کس مصحفِ رخسار کے اوصاف مین لکھتا
کیون کرسی حرف آج مرا عرش نشین ہی

ہر بیت مین گھر رنج کا ہی ماتمِ شہ سے
دیوان مرا غیرتِ دیوان حزین ہی

داغِ غمِ شہ دیکھکے کہتا ہے زمانہ
کندہ نہو حکاک سے جو وہ یہ نگین ہی

قبضہ تہ و بالا ہے شہا تیغِ دو دم کا
زخمی ہی قمر چاک سمِ گاوِ زمین ہی

یہ تفرقہ اعضا مین ہی تلوار کے دم سی
شانہ کہین بازو کہین رخسار کہین ہی

دیتی ہی خبر شاہ شہیدان نے کیا یاد
ہچکی مجھے آتی جو دم بازپسین ہی

گریہ سے پس مرگ بھی ہی مجکو سروکار — ہر ذرہ مری خاک کا اک دُر ثمین ہی

جو اہل توکل ہین غذا نور ہی اونکی — خورشید کا گردہ اونہین نان جوین ہی

جب نقش ہوے چہرۂ رنگین کی مضامین — سب کہنے لگے ملک سخن خطۂ چین ہی

شہ کہتے تھے انگشت نما ہوگی یہ کل فوج — کھینچے ہوے تلوار ہر اک بانی کین ہی

ہم صورت و ہمشکل ہو محبوب خدا کا — ایسا کوئی اکبر کے سوا اور حسین ہی

کعبہ ہین سیہ پوش تو افلاک ہین نیلے — کونین مین ماتم کسے سرور کا نہین ہی

ہنستا ہی مرا زخم دل ای تیغ جدائی — جولان گہ برق آج تو لو عرش برین ہی

کیون پھٹ نہ گئی آہ زمین دست جفا کی — جب شہ نے کہا خاتمہ میرا تو یہین ہی

۱۸

کیا پوچھتے ہو ہوش کا تم حال پس مرگ
خدام شہ دین ہین جہان وہ بھی وہین ہی

ہجر کی کہتی تہین زینب یہ ہی آفت کیسی — چاہ کوثر کی ہمین اب ہے قیامت کیسی

روشن ابتک ہی شہا شمع ہدایت کیسی — بزم عالم سے ہے کافور ضلالت کیسی

منہ کی کھائے جو رخ شہ کے مقابل ہو قمر — پھر چمکے تو ہو آئینہ ہی صورت کیسی

اوٹھ گیا چین بہی گھبرا کے تو پھر تخییر ہی کیا — اللہ اللہ یہ [illegible] دلمین ہی حسرت کیسی

مورد غم ہی مری روح پس مرگ ضرور — کربلا جائیگی اے مومنو جنت کیسی

صورت ابرو کی یہ کہتی ہی کہ دیکھو تو ذرا — ہی محرف لکھی قرآن کی آیت کیسی

دولت الفت شبیر مین ہم مستغنے — درہم داغ ہین کافی ہمین دولت کیسی

باعث زیست ہی ہمکو مرض عشق امام — علت علت ہمین صحت کی ہی صحت کیسی

پھولتا کیا ہی تو فردوس پہ اپنی رضوان — دیکھ تو کوچہ سرور مین ہی نزہت کیسی

گھوڑے پہ جھک گئی جب شہ تو کیا شکر خدا — کی نماز ایسی ادا تھی مری نیت کیسی

ہوشیار لب نگین تو بجھے کیون سوزش — مومنو آتش یاقوت مین حدت کیسی

تیغ کھینچی تھی دم جنگ چمک کر ہر بار — کہ تو لے پیک اجل ہوتی ہے مہلت کیسی

فوج نے گھیر لیا جب تو حرم یون بولے — خود ہی ہم قیدی غم ہین یہ جراءت کیسی

پردہ ولسے جو اوٹھا دیکھہ لیا وہ جلوہ — حضرت معتزلہ اور ہے رویت کیسی

ہچکی آتی نہین بجتا ہے خوشی کا ڈنکا — بے اجل مرتے ہین ہم موت کی نوبت کیسی

مہربان ہو کے کہیگا شہدا سے یہ خدا — ق — ہے شہادت کے لیے فکر شہادت کیسی

بیحساب آج کرینگے تمہین ہم داخل خلد — کیا نہین جانتے تم ہے مری رحمت کیسی

کرتے ہین سنگ مین گھر بنتے ہین اخگر گاہے — ہے ان آہون کے شرارون مین شرارت کیسی

بے جوارح کی دل صاف بھی بیکار رہے — ہاتھہ صوفی کو نہ ہاتھہ آئین تو بیعت کیسی

ہار زینب کے گلے کا ہے در اشک عبث — آبرو خاک مین جب مل چکی زینت کیسی

سر کھلے سب کے تھے ہر اک کی بندھی تہین مشکین — آہ ناموس نبی پر تھی مصیبت کیسی

کوئی پوچھے تو اویس قرنی سے جا کر — ہوتی ہے درد جدائی کی اذیت کیسی

حر سے اعدا نے کہا حر تو ادھر سے ہوا کیون — ق — کیا ہوا پھر گئی دم مین تری نیت کیسی

مال کیا مال ہے اس عہد کا جو حاکم ہے — دل مین دیتا وہ جگہہ تجکو حکومت کیسی

پر کرین کیا تری قسمت مین نہین تہا یہ وقار — سچ ہے یہ بات مقدر کی شکایت کیسی

سنکے یہ حر نے کہا عین خطا پر تم ہو — نور چشم دل زہرہ سے عداوت کیسی

وہ در درج شرف ہے بخدا عالم مین — وہ مہ برج نبوت ہے امامت کیسی

باغ عالم مین گل نخل شریعت ہے وہی — وہ بہار رخ وحدت ہے حقیقت کیسی

اوسکو جھولے مین جھلاتے رہے جبریل امین — اوسپہ خالق کی رہی چشم عنایت کیسی

منحرف اوس سے ہوا جو وہ محمد سے پھرا — پر ہوا درگہ خالق سے تو عزت کیسی

دیکھنا یاوری بخت اسے کہتے ہین — کہ گنہگار ہون پر پاؤنگا جنت کیسی

مرد تنہا ایک ہین تم سب مین مچا ہی نیا — دیکھہ لو کرتا ہون مردار پہ لعنت کیسی

۱۹ — ۱۲

الفت ساقی کوثر نے کیے وا اسرار
ہوش ہشیار ہوا اور وہ غفلت کیسی

چہرۂ رنگین گل سی سوا ہی غیرت سنبل زلف رسا ہے — شہ کی سلامی سبکو سوا ہی رضوان قربان حور فدا ہے

چشم جہان ہی غم مین پرنم بحر الم ہی سارا عالم — جلسے بڑہا ہی شہ کا ماتم آنکہہ کا پردہ جیسن گہٹا ہے

روئے منور پیش نظر ہی سر کو ہر دم زلف کا سر ہی — روز کا شب کا دلمین گہر ہی ہیر دم سی صبح و مسا ہے

نام خدا وہ ذات مکرم صلے اللہ علیہ وسلم — ایسے نبی ہین نور مجسم سایہ جنکا خور کی ضیا ہے

کیا ہو بیان ہوار کی تیزی عقل کی تیزی جسنے کہوی — برق نی بہی چال وس سے سیکہی اوسکی سوا بہی باد صبا ہے

شیر خدا کا اونکو بیٹا جان رہا ہی عالم سارا — تیغ کا اونکی ذکر کرون کیا بہر عدو اک برق بلا ہے

تخت ملی یا تاج دولت است نہ آئی جامۂ عزت — پہنے وہی ہی خلعت عظمت جسکو عشق آل عبا ہے

نار مین ہی وہ ایسی وہ بی جس سے نری ہی پانی پانی — دم سی ہی اوسکی زیست اجل کی چال سی اوسکی حشر بپا ہے

نور کا جامہ پہنی ہی یکسر تاج ظفر کا رکھے ہی سر پر — اوسنے کیا ہی قبضہ گہر گہر اوسکا سلامی پیک قضا ہے

سوئے عدم ہی کسکا ارادہ خلد ہی رضوان بیچہ بہولا — فوج ہوا ہی کونسا پیاسا دیدۂ کوثر کسلیے وا ہے

کہتی ہین یہ رو رو کر زینب کیا ہوگئے میری وارث یارب — خشک ہین مارے پیاس کے اب لب ہوپ ہی سر پر جاڑا ہے

ہوتے ہین شاہ رخصت سر و حشر بہی آپہونچا ہی سر پر — کیون نہون کسب ستی سی باہر خیمہ کی اندر شور مچا ہے

۲۰ — ۱۳

ہوش زمین شعر کی رفعت کرتی ہی ثابت عرش کی عزت
نظم کی جیسے شاہ کی مدحت طائر مضمون رشک ہما ہے

غزلیات نعت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ

نعت کہنا جب مجھے منظور رہا خوب ہوا — دل مرا نور سے معمور رہا خوب ہوا

نظم وصف قد پر نور رہا خوب ہوا — نخل مضمون شجر طور رہا خوب ہوا

عشق احمد نہو تو خاک ہی شاہی جہان — یار الفت کا مین مغرور رہا خوب ہوا

لے خیال مژۂ شاہ تری کاوش سے — زخم دل کا مرے ناسور رہا خوب ہوا

دیکھ سکتا نہ کوئی نور احد بے پردہ
دامن میم میں مستور ہوا خوب ہوا

مجھ پہ سو جان سے صحت بھی فدا ہونے لگی
عشق حضرت سے میں رنجور ہوا خوب ہوا

تہمت بادہ کشی اب تو کرے گا نہ عدو
شیشۂ دل جو مرا چور ہوا خوب ہوا

وصف سے حسن محمد ﷺ کے مرے دیوان کا
ہر ورق رشک رخ حور ہوا خوب ہوا

نشۂ عشق نبی نے مری غفلت کھوئی
ظاہری مے سے نہ مخمور ہوا خوب ہوا

دار مژگان پہ چڑھا اشک غم احمد میں
عہد کا اپنے یہ منصور ہوا خوب ہوا

دور گردوں سے ہی آوارہ وطن دشمن شاہ
بے نگین خانۂ زنبور ہوا خوب ہوا

دیدۂ دل سے کیا میں نے تماشائے جمال
ظاہری پردہ جو تھا دور ہوا خوب ہوا

۲۱ سلسلہ الفت گیسو کا تو پایا اے شاہ ۲۲
ہوش دیوانہ جو مشہور ہوا خوب ہوا

ذرہ کوئے محمد ﷺ ہو جو اختر اپنا
رتبہ خورشید سے بڑھ جائے نہ کیونکر اپنا

ہو جو خار رہ طیبہ تن لاغر اپنا
کس روش پھر ہو نہ گلزار جناں گھر اپنا

خواب میں جب وہ دکھا دیں رخ انور اپنا
کیوں نہ سوتا ہوا جاگ اٹھے مقدر اپنا

کچھ مدینے میں پہونچنا نہیں دشوار ہمیں
شرط یہ ہے کہ ذرا بخت ہو یاور اپنا

ہو سر گیسوئے سرور جو دم فکر سخن
نام سودا سے زمانے میں ہو بڑھ کر اپنا

روئے خو کردہ حضرت کے محب مفت نہ لیں
در کفن کے لیے دامن جو گل تر اپنا

نقش ہو تاج سلیمان کا ہمیں خط جبین
جب در پاک محمد ﷺ پہ گھسیں سر اپنا

ق

غم عصیان نے گھٹایا ہمیں ایسا اے شاہ
کہ رہا جسم نہ اک تل کی برابر اپنا

نظر مہر سے کیا دور منور ہو کر
حور جنت کی بھی آنکھوں میں کریں گھر اپنا

شاہ تک حال دل زار پہونچ جائے ضرور
طائر سدرہ جو ہو جائے کبوتر اپنا

بادۂ عشق محمد ﷺ سے ہیں ہم بھی سرشار
خوف کیا حشر کا ہے ساقی کوثر اپنا

احمدؐ پاک کے نقشِ کفِ پا سے دعویٰ
مُنہ تو بنوا سے ذرا ماہ منور اپنا

ہر صفت مین تھی شراکت جو خدا کو منظور
مثل احمدؐ کا کیا خلق نہ ہمسر اپنا

ہے تصور مژۂ شاہ کا کافی ہمکو
لائے اب کام مین فصّاد تو نشتر اپنا

غم فرقت نے بنایا ہے ہمین مثل حباب
چادرِ آب پہ ہر روز ہے بستر اپنا

کیا رہِ نیک کی اے خضر رہے ہمکو تلاش
جب محمدؐ سا زمانے مین ہو رہبر اپنا

مصحف روے محمدؐ کو نہ بھولین یارب
یہ سبق ہمکو ہمیشہ رہے از بر اپنا

حُبّ سیب ذقن شہ یہ دکھائے ثمرہ
خلد مین حال ہو ہر ایک سے بہتر اپنا

شہ کے قبضے مین نہوتی جو خدائی ساری
تیغ وحدت کی عیان کرتی نہ جوہر اپنا

صدمۂ گور و قیامت سے ہمین کیا دہشت
یار ہے عشق محمدؐ غم حیدرؓ اپنا

جلوۂ نور قدم رونق بزم عالم
ذو جہت ہے نہین کچھہ شبہ پیمبر اپنا

واسطہ پنجتن پاک کا لو جلد خبر
ہے بہت ششدر و حیران دل مضطر اپنا

۲۲

ہوش اللہ سے ہے اب یہ تمنا ہر دم
خانۂ دل مین کرے حُبّ نبیؐ گھر اپنا

۱۷

داغ ہجر نبیؐ سے زار رہا
باغ رضوان کی مین بہار رہا

عین وحشت مین اشکبار رہا
بیڑیان آنسوؤن کا تار رہا

رنگ لائی شفاعت حضرت
سرخرو ہر سیاہ کار رہا

آنکھہ جس سے حضور نے پھیری
اوس سے برگشتہ کردگار رہا

ہجر احمدؐ مین اشک سرخ مرا
غیرت دانۂ انار رہا

ق

حق کے محبوب کا شب معراج
بنئے انداز سے سنگار رہا

بنگیا شانہ پنجۂ مریم
آئنہ لطف کردگار رہا

زیب رخسار جلوے گلگونہ
شعلۂ حسن کا شرار رہا

عوض سرمہ چشم حق بین مین ہے
راہ توحید کا غبار رہوا

زیب سرتاج بخشش امت
زیب تن جامۂ وقار رہوا

جلوہ دیکھا جو یہ فرشتون نے
دامن صبر تار تار رہوا

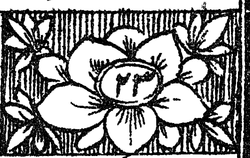
کیا ملائک ہین نور ایزد پاک
دامن چشم انتظار رہوا

آخر اک کاہ و کہربا کا طور
ہر دو جانب سے آشکار رہوا

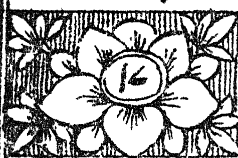
وصل کیونکر کہون ہی جاے ادب
کہون کس طرح سے کہ پیار رہوا

ہان مگر رمز عاشق و معشوق
وہی جانے جو دلفگار رہوا

عقل کس طرح کر سکے ادراک
سر حق کس پہ آشکار رہوا



نعت کہنے مین ہوش کیا دعویٰ
اس سمندر سے کون پار رہوا



لبریز مئ حب سے ہی پیمانہ ہمارا
گھر ساقئ کوثر کا ہے میخانہ ہمارا

سر ہاتھ پہ پھرتے ہین لیے عشق نبی مین
مقبول الٰہی ہو یہ نذرانہ ہمارا

حاصل ہوئی جسدن سے حضوری درشہ کی
جبریل سے رہنے لگا یارانہ ہمارا

دل ٹیکے ملے جنس محبت تو ہی سستی
پر ڈر ہی نہ واپس ہو یہ بیعانہ ہمارا

جب شمع خیال رخ احمد سے ہے روشن
پرنور نہ پھر کیون ہو سیہ خانہ ہمارا

ثابت نہ ہے صبح قیامت کا گریبان
کہتا ہی یہی اب دل دیوانہ ہمارا

پھاڑا ہی گریبان غم آل عبا مین
محشر مین کھلے گا کبھی پروانہ ہمارا

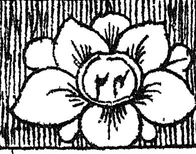
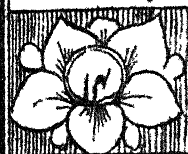
رنگ گل وحدت کی ہی بو داغ جنون مین
جنت سے ہی بڑھکر کہین ویرانہ ہمارا

آہون کی نشان ساتھ ہین اور نالونکے ڈنکے
غربت مین بھی ہی ٹھاٹ امیرانہ ہمارا

صد چاک اگر دل ہی تو سینہ بھی صفا ہی
ہر کیا ہی نیا آئینہ شانہ ہمارا

صد شکر در شاہ زمن کے ہین گدا ہم
خلعت ہی یہ ملبوس فقیرانہ ہمارا

جنت کے ہین طالب طلبگار امارت — عالم سے ہی انداز جدا گانہ ہمارا
منصور انالحق کبھی کہتا نہ زبان سے — آتا جو اوسے طور یہ مستانہ ہمارا
رہتا نہ سر جم مین کبھی نشۂ غفلت — ملتا جو اوسے تاج گدایانہ ہمارا
فرماتے ہین وہ داغ محبت ہمین دیکر — ہمراہ لیے جاؤ یہ پروانہ ہمارا
صحرا کا بگولہ ہے جنون تاج سر اپنا — وحشت مین بھی احوال ہی شاہانہ ہمارا

غل ہی یہ مدینے مین کہ ہر موج ہو زنجیر
اے بحر کرم ہوش ہی دیوانہ ہمارا

ہی موج صفا صاف ہر اک خوے محمدؐ — آئینۂ الطاف خدا روے محمدؐ
ہر سر مین ہی سوداے سر موے محمدؐ — سارا ہی جہان بستۂ گیسوے محمدؐ
اللہ سے واصل ہو جھکائے جو کوئی سر — پہلوے خدا ہی خم ابروے محمدؐ
کیا ذکر ہی طوبیٰ کا شجر طور کا کیا ہی — ہی ایک ہواے قد دلجوے محمدؐ
جب عین خدا کی ہو ادہر چشم عنایت — پھر کس کی نظر ہی جو نہو سوے محمدؐ
رنگ گل وحدت بھی بہار رخ حضرت — اللہ کی بو دیتی ہی خوشبوے محمدؐ
موسیٰ کی جہان شمع نظر نے نہ دیا کام — اوس بزم کے اِکے ہین بازوے محمدؐ
فرمان عطا ہی قسم نور سے محکم — دیتا ہی خبر صاف خط ردوے محمدؐ
پہلے ہین جو رحمت کے تو ہی مرغ شفاعت — اوڑتا ہوا شاہین ترازوے محمدؐ
کیا ذکر عجم اور عرب ساحت گردون — مفتوح کرے چاہے جو اُردوے محمدؐ
یہ اوج کبھی پنجۂ خورشید نپاتا — ہوتا نہ اگر شانہ کش موے محمدؐ
کونین کی پھر بیت نہ سالم نظر آئے — چسپان نہو جو مصرع ابروے محمدؐ
مثل امم سابقہ ہوتے نہ گنہ عفو — اللہ نہو تا جو رضا جوے محمدؐ




کیا حورون کی تزئین کا ہی ذکر یہان ہوش


عرفان ہے آئینۂ زانوے محمدؐ


نہ ہے دل ہو جس دل مین جائے محمدؐ
خوشا سر ہو جس مین ہواے محمدؐ

رضائے نبیؐ ہے رضائے الٰہی
رضائے خدا ہے رضائے محمدؐ

ہون کل نعمتین حق کی جسپر تمام
وہ ہے کون ایسا سوائے محمدؐ

نظر آئے اوسمین اوسے حق کا جلوہ
جو دیکھے تن باصفائے محمدؐ

محمدؐ دل ہر دو عالم ہین ایسے
ہے دو میم مین جیسے جائے محمدؐ

ق

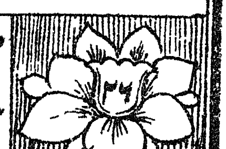
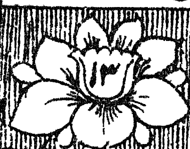
عوض نقد جان کی بھی بیشک ہے ارزان
میسر ہو جو خاک پائے محمدؐ

کوئی جانے کیا اوس دُرِ بے بہا کو
خدا جانتا ہے بہائے محمدؐ

نزول تجلئ حق جب رہے وہ
نہو عرش کیونکر سرائے محمدؐ

گدائی میسر ہو حضرت کے در کی
کہ شاہ جہان ہے گدائے محمدؐ

ثنا کر سکے کوئی انسان کیا مُنہ
ہے طٰہٰ و یٰسٓ ثنائے محمدؐ


دعا ہوش کی ہے یہ ہر دم الٰہی
ہو محشر مین زیر لوائے محمدؐ


اپنے دیوانون کی دیکھو تو شہا توقیر کو
کرتے ہین غل تھام کر وہ عرش کی زنجیر کو

تھے عزیز مصر یوسف آپ شاہ دو جہان
کوئی پا سکتے ہین وہ اس عزت و توقیر کو

ذکر کیا پریون کا غلمان بہشتی ہین غلام
چاہیے سیکھین سلیمان آپ سے تسخیر کو

ہو نہین اوس امت مین خواہش انبیا کو جسکی ہے
چشم حق بین سے کوئی دیکھے مری تقدیر کو

ابر رحمت شاہ کا اوس آگ کو ٹھنڈا کرے
حکم دوزخ کا ہو جسدم واجب التعذیر کو

واہ رے اعجاز یار کہین اگر سنکے غلام
سنگ اسود سے بھی جاری کردین جوئے شیر کو

جلد بلواؤ مدینے مین پریشان ہین بہت
کام فرماؤ نہ اب بہر خدا تاخیر کو

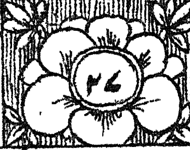
تیر الفت سے ہون بسمل تیغ ابرو دو دکھا
بے سبب چھوڑو تڑپتا یون نہ مجھ نخچیر کو

اے ہوس ہاتھ آجائے اگر وہ خاک پا / خاک مین کیونکر ملائین پہر نہ ہم اک

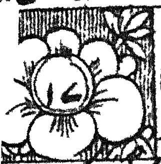
ہون مین مداح حبیب پاک ای بہزاد تو / طائر سدرہ کے پر سے کھینچنا تصـ

ہوتی ہی تسکین نجاتا ہون مدینے کیطرف / کیا کرون پہر کھینچکر مین آہ بے تاثیر

سر غم سرور مین ہو منہ سے اگر اپنے نہ آہ / کون ہی روکے عصا لیکر جو ہے چرخ پیر



سرخروئی مین عری ای ہوش ہو کیونکر کلام
دوست رکھتا ہون مین دل سے شبیر و شپیر کو



مومنو یہ بھی درود اکثر خدا کیواسطے / ہی یہی تحفہ جناب مصطفیٰ کیواسطے

جب غلام شاہ طیبا نہ ہمر دونکو مین / کیون لب عیسے نہ وا ہون مرجا کیواسطے

چاک یہ سینون مین عشاق محمد کے نہین / وا در جنت کے رخنے ہین ہوا کیواسطے

دیدہ اہل صفا مین کیون نہو اوسکا مقام / ہون جو سرگردان نبی کی خاک پا کیواسطے

ماہ و مہر ارض و سما پیدا کیے اللہ نے / اوس نبی بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ کیواسطے

نقش دل مین جب احمد نے کیا تو غم گھٹا / ملگیا تعویذ دفع ہر بلا کیواسطے

خاک طیبا کی ہوس مین وا ہی چشم آرزو / خاک چہانین کسلیے ہم کیمیا کیواسطے

عاصیونکی طرح ناز اونکو شفاعت پر جو ہو / منتین مانین ملائک بھی خطا کیواسطے

وصف روے شاہ دین مین سورہ والشمس ہے / آیہ واللیل زلف مشک سا کیواسطے

بخشے جائینگے گنہگاران امت کے گناہ / ہاتھ جب حضرت اوٹھائینگے دعا کیواسطے

ڈالنا سایہ لواے حمد کا سر پر مرے / لاکھون دیتا ہون شہا آل عبا کیواسطے

شمع تربت کی نہین حاجت پس مردن مجھے / داغ دل کافی ہی مرقد مین ضیا کیواسطے

دم غلامی کا بھرین کیونکر نہ ہم عاصی بھلا / پہر تو آخر چاہیے روز جزا کیواسطے

کیا بشر سے ہو سکے وصف جناب احمدی / جب ثنا خوان حق تعالیٰ ہو ثنا کیواسطے

مبتلا عصیان مین ہین یا رب تمنا ہی یہی / حشر مین پردہ رہے آل عبا کیواسطے

دولت ایمان ملی کیا نعمتیں کل مل گئیں ‌ ‌ کیوں ہلائیں اب زبان ہم مدعا کیو اسطے

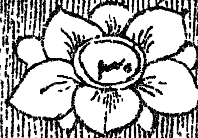
۲۸ بھیجیے زندہ مدینے میں بلا کر ہوش کو ۱۱
اے حبیب حق لب معجز نما کیو اسطے

براے خدا یا حیات النبی ‌ ‌ ہوں محو ثنا یا حیات النبی
یہ خواہش ہے جبتک جیئے میں ہوں ‌ ‌ غلام آپ کا یا حیات النبی
پس مرگ پھر اٹھ کے روز جزا ‌ ‌ کروں جان فدا یا حیات النبی
کف پا پھر آنکھوں کو مل مل کے میں ‌ ‌ کروں پر ضیا یا حیات النبی
بلائیں میں گیسو کی لیتا رہوں ‌ ‌ رہے رد بلا یا حیات النبی
مرا دامن دل بنے بادکش ‌ ‌ براے ہوا یا حیات النبی
دو عالم میں مخدوم جز آپکے ‌ ‌ نہو دوسرا یا حیات النبی
بنے خال چشم ولاے حضور ‌ ‌ یہ تل آنکھ کا یا حیات النبی
رہے چشم حق بین پہ میری نظر ‌ ‌ یہی ہے دعا یا حیات النبی
وہ زندہ ہوں لیجائیں جو مردہ دل ‌ ‌ یہ جام ولا یا حیات النبی

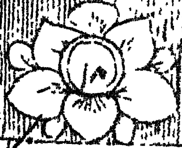
۲۹ صلہ میں رہے ہوش زیر لوا ۱۷
بروز جزا یا حیات النبی

دعا ہے مری یا حیات النبی ‌ ‌ حیات النبی یا حیات النبی
کہ پھر در عیش ہو جلد وا ‌ ‌ حیات النبی یا حیات النبی
مجھے غم نے بے موت مارا ہے اب ‌ ‌ حیات النبی یا حیات النبی
جلا لو بلا کر لب جانفزا ‌ ‌ حیات النبی یا حیات النبی
کئی مشکلیں ہیں وہ ہوں جلد حل ‌ ‌ حیات النبی یا حیات النبی
رہائی جو دنیا کے جھگڑے سے ہو ق ‌ ‌ حیات النبی یا حیات النبی

تو جاکر مدینے مین کہتا پھرون — حیات النبی یا حیات النبی
کہان ہو کہ حاضر ہے در پر غلام — حیات النبی یا حیات النبی
ہو شاہانہ اسوقت لطف و کرم — حیات النبی یا حیات النبی
گناہون سے پائے یہ عاصی نجات — حیات النبی یا حیات النبی
مجھے خلعت معرفت ہو عطا — حیات النبی یا حیات النبی
ملے عزت و جاہ کونین مین — حیات النبی یا حیات النبی
مری آل و اولاد دائم ہو شاد — حیات النبی یا حیات النبی
جو ہون دوست وہ سب ہون شاد کام — حیات النبی یا حیات النبی
جو دشمن ہون انپر مین غالب ہون — حیات النبی یا حیات النبی
ہون جنت مین داخل مری والدین — حیات النبی یا حیات النبی



رہے ہوش مداح جبتک جیے
حیات النبی یا حیات النبی ؏



یہ تمنا ہے کہ جب پھر قیامت نکلے — منہ سے بے ساختہ وصف رخ حضرت نکلے
کیون وہ عالم مین نہ یکتا قد حضرت نکلے — اس الف ہی سے تو ہین معنی وحدت نکلے
نکلین قبرون سے گنہگار جب اس امت کے — کھولے آغوش کو اللہ کی رحمت نکلے
دیکھ لے حور مدینے کی اگر سرسبزی — بھولکر پھر نہ کبھی وہ سوے جنت نکلے
چہرہ اک ایک کا محشر مین نہ کیونکر ہو لال — صاد کے واسطے جب فرد شفاعت نکلے
بے کہے حسب رضا کام کرے جب عاشق — منہ سے محبوب کے کیون حرف شکایت نکلے
خلد مین ذکر صفائے رخ سرور جو چلے — حور کے پاس بھی آئینہ حسرت نکلے
سلسلہ ٹوٹ سکے اوسکی برائی کا کہان — جنکا اللہ سے اک رشتہ الفت نکلے
جو دعا کے لیے حضرت لب قدس کو ہلائین — اوسکے لینے کو در حق سے اجابت نکلے

نقد ایمان جو ملا ہمکو تو کفار کو زر
کام سب خلق کے حضرت کی بدولت نکلے

تہا یہ جبریل کو معراج کی شب حکم خدا
ہو وہ سامان کہ محبوب کی شوکت نکلے

یہ وہ امت ہے جسے دیکھکے بولینگے رسول
حیف ہم آج نہ منجملۂ امت نکلے

ق

عشق حضرت کا نہ لے نام دلا ہوش مین
کہین خالق سے نہ مضمون رقابت نکلے

لطف تب ہے کہ بھرا دل ہو زبان ہو نہ خبر
گھر سے باہر نہ ذرا راز محبت نکلے

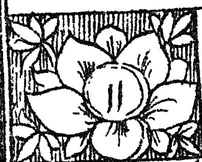
عاصیون کو ہو نکیون ناز جب آئے یہ صدا
لو وہ محبوب خدا بہر شفاعت نکلے

وصف ابروے نبی مین ہو جو مصرع موزون
اوسکے ہم وزن خم محراب عبادت نکلے

دہوئے وہ نامۂ اعمال بدولت شہ کے
جو دم مرگ کوئی اشک ندامت نکلے



دل مین جو داغ پڑے عشق حبیب حق کا
ہوش کیون اوسمین نہ بوے گل جنت نکلے



ہے شہ کو دیکھکر سکتا اسی کا نام حیرت ہے
یہی ہے شکل لاثانی اسی کا نام صورت ہے

بلایا حق نے پاس اپنے بڑہایا عرش سے رتبہ
اسی کو شان کہتے ہین اسی کا نام شوکت ہے

خیال شاہ جب خواب عدم دکھلائے تو جانین
اسی کو چین کہتے ہین اسی کا نام راحت ہے

دیا مخلوق کو ایمان کمر باندہی شفاعت پر
سخاوت اسکو کہتے ہین اسی کا نام ہمت ہے

کیا جب خشک مثل آب آئینہ تو دل بولا
اسی کو ہجر کہتے ہین اسی کا نام فرقت ہے

کوئین حب ذقن مین شاہ کی جہانکے تو یہ سمجھا
اسی کو چاہ کہتے ہین اسی کا نام الفت ہے

بہایا چوب حنانہ نے دریا ہجر سرور مین
اسی کو کہتے ہین گریہ اسی کا نام رقت ہے

کہلی آنکھین ہین شوق دید مین خواب عدم کو ہے
تمنا اسکو کہتے ہین اسی کا نام حسرت ہے

دیا جو نقد ایمان ہمکو تو کفار کو دولت
اسی کو کہتے ہین بخشش اسی کا نام رحمت ہے

بڑھی جب قدر داغ عشق احمد سے تو یہ جانا
اسی کو کہتے ہین درہم اسی کا نام دولت ہے

بڑہایا نعت نے رتبہ تو جانا ہوش یہ ہمنے

اسی کو وصف کہتے ہین اسی کا نام مدحت ہے

جلوہ وہ نہین جو رخ انور مین نہین ہی
وہ حسن ہی کب ہی جو پیمبر مین نہین ہے

رحمت کے شفاعت کے عدالت کے رسالت
وہ کون سی شی ہی کہ جو اس گھر مین نہین ہے

باعث ہے طواف در شہ اوج کا ورنہ
پیری تو کچھ اس چرخ ستمگر مین نہین ہے

ہی چاہ نبیؐ کی تو عبث خوف عطش ہی
کیا حوض کوئی عرصۂ محشر مین نہین ہے

کیا جانے کشش پیچ ہی شیدائے نبیؐ ہون
اک دل مین مرے جو ہی بہتر مین نہین ہے

اثبات رسالت مین نکیون جھگڑین عدو سے
وہ کون سی ہی خیر جو اس شر مین نہین ہے

اک تار بھی وحشت مین نہین پاس تو کیا غم
کیا ابرو اس اشک کی چادر مین نہین ہے

حیرت نہ بڑھے دیکھکے کیون روئے نبیؐ کو
یہ آئینہ تو دست سکندر مین نہین ہے

کیون رشتۂ الفت نہ ہے شاہ کا ثابت
کیا زیست کا ڈورا تن لاغر مین نہین ہے

انگشت محمدؐ سے ہوا ماہ دو پارا
یہ دور کی برش کسی خنجر مین نہین ہے

خال رخ محبوب خدا تیرہ ہو کیونکر
سرمہ تو کسی دیدۂ اختر مین نہین ہے

یہ فضل خدا ہے کہ ابو ذر تو ہین مشہور
پر نام کو بھی زر کف بو ذر مین نہین ہے

مر مر کے نکیون سنگ دلون کو ملے ایمان
کیا نقش قدم آپ کا پتھر مین نہین ہے

کیون داغ تعشق مین نہو داغ جدائی
دھبا کوئی کیا ماہ منور مین نہین ہے

حب ذقن شہ مین جو پڑا اشک نہین یہ
کیون خواب بہر اس دیدۂ گوہر مین نہین ہے

کہتا ہی دم نعت مرا مرغ طبیعت
پرواز یہ جبریل کے شہپر مین نہین ہے

سودا زدۂ زلف نبی سارا جہان ہے
اے ہوش یہ سر کیسے تو کس سر مین نہین ہے

مخمسات نعت

تضمین غزل خواجہ وزیر مرحوم لکھنوی

یکتا ہے دو عالم مین گل روے محمدؐ — بھاتی نہین حورون کو فقط بوے محمدؐ
خوش آتی ہی ہر اک کو بہت خوے محمدؐ — اللہ رے حسن رخ نیکوے محمدؐ
ہے چشم خداوند جہان سوے محمدؐ

ایمان مین جو جو ہین عمل تول لیے ہین — ہر اک کے گنہ روز ازل تول لیے ہین
پر امت دیگر سے اقل تول لیے ہین — نظرون مین شفاعت فی عمل تول لیے ہین
پلے پہ ہے امت کے ترازوے محمدؐ

ذی روح کرے وہ یہ کرے اہل ولایت — تا مرگ وہ دے رزق یہ دے دین کی دولت
عالم کا مدار اوسپہ ہی خلق یہ رحمت — بخشش مین وہ مصروف یہ سرگرم شفاعت
اللہ سے ملتی ہوئی ہے خوے محمدؐ

ہوش آپکے رتبے مین تہا کچھہ نہین کہتا — امکان مین ہوتا بھی تو وہ کچھہ نہین کہتا
پر مثل وزیر اسمین ذرا کچھہ نہین کہتا — کرتی ہی گنہ خلق خدا کچھہ نہین کہتا
واقف ہی کہ نازک ہی بہت خوے محمدؐ

تضمین غزل شاعر نازک خیال بیمثال اُستاد یگانہ مشہور زمانہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی تلمیذ با تمیز حضرت اسیر مرحوم لکھنوی

دوری نبی مین نقص مظاہر خلل گیا — ایمان ملا زمانے کا عالم بدل گیا
لو رائگان کسیکا نہ حسن عمل گیا — قطرے کے منہ سے نام جو اونکا نکل گیا
بادل سے گر کے روے ہوا پر سنبھل گیا

مدحت سے روے پاک کے یہ گل نیا کھلا — عالم مین جاننے لگے سب مجکو پارسا
دانتون کی جب ثنا کی ہوئی آبرو سوا — لکھا جو وصف گیسوے پیچان مصطفیٰ
پہلو جو مغفرت مین رہا تھا نکل گیا

واللہ بیمثال ہین عالم مین مصطفےٰ　　ممکن ہی یہ نہین کوئی ایسا ہو دوسرا
نازک مزاج پاکے رضا جو رہا خدا　　حضرت نے جسکے حق مین کہا جو وہی ہوا
کیا اختیار تھا کہ مقدر بدل گیا

تھا مہر داغ غم کے سبب سینہ مین شرق　　سب بحر معصیت مین سراپا ہوئے تھی غرق
تھا ہم مین اور ناریون مین نام کو نہ فرق　　چمکا جمال پاک کا جلوہ جو مثل برق
خرمن گناہ امت عاصی کا جل گیا

عالم مین کوئی بھی نہوا خلق آپ سا　　ہر وقت دم سے آپکے لے فخر انبیا
عقدہ ہر ایک وا ہوا ٹلتی رہی بلا　　کیسی بلا جو نام لیا مینے آپ کا
آیا پہاڑ بھی مرے آگے تو ٹل گیا

حضرت کے سر پہ چتر ہمیشہ رہا سحاب　　نکلا چمک سکے سامنے اک دن نہ آفتاب
انگشت کے اشارے سے مہ شق ہوا شتاب　　بے آب چاہ حکم نبی سے ہوا پُر آب
اک ماہ درخت خشک نے پایا تو پھل گیا

شہرہ ہی مثل ہوش فراست کا اے امیر　　عالم مقر ہی میری ذکاوت کا اے امیر
مالک ہون مین تو نظم کی دولت کا ای امیر　　قائل ہون مین تو اپنی طبیعت کا اے امیر
۳۵　مضمون نعت مین بھی نہ لطف غزل گیا　۱۶

تضمین غزل نعتیہ محمد رضوان علیہ الرحمۃ نصار ضوان حسان الہند الملقب بہ خسر محمد رئیس مرادآبادی

فردوس نثار چمن کوے محمدؐ　　بوے گل تر شیفتہ خوے محمدؐ
بلبل بہ ثناے رخ نیکوے محمدؐ　　سنبل بہ ہواداری گیسوے محمدؐ
شمشاد غلام قد دلجوے محمدؐ

[illegible] گیسوے محمدؐ　　گل محو خریداری گیسوے محمدؐ

ہر عضو میں طراری گیسوے محمدؐ　　سنبل بہ ہوا داری گیسوے محمدؐ

شمشاد غلام قد دلجوے محمدؐ

روشن کبھی ہوتی نہیں یہ شمع ہدایت　　پاتی نہ کبھی بزم جہاں رونق و زینت

رخسارۂ عالم سے نہ مٹتی کبھی ظلمت　　پر نور نہ گشتی شب معراج رسالت

گر جلوہ نکردے قمر روے محمدؐ

واللہ کہ یکتا ہیں دو عالم میں محمدؐ　　کیوں ساری خدائی کو نہو الفت بیحد

بلبل ہی ہر اک در گل تازہ ہی وہ خند　　ہم رنگ خود اندر چمن دہر ندارد

بے سایہ نہال قد دلجوے محمدؐ

ای زاہد یہ دید کے قابل ہی تماشا　　رضوان کو ملاقات کی ہی ہم سے تمنا

عاصی ہیں مگر خوف نہیں کچھ ہمیں اصلا　　کافی ست پی عفو سیہ کار ازل را

یک سلسلہ با حلقۂ گیسوے محمدؐ

فرقت نے دکھایا ہی مجھے اور ہی عالم　　اوس رشک مسیحا کی محبت میں ہوں بیدم

کہتا ہوں دم مرگ بھی ٹکر یہی پیہم　　اے دیدہ تر آب بزن آب بجا کم

زو شعلہ بجان سوز غم روے محمدؐ

عالم کے لیے یوں ہی ہی ذات آپکی رحمت　　ہر عاصی و عابد پہ ہی گو چشم عنایت

پہ ہی یہ ہواے دل سرگشتۂ الفت　　یک جنبش بر غفلت مستان محبت

اے دامن پیراہن خوشبوے محمدؐ

ثابت ہی گل مہر پہ فوق رخ رنگین　　گردش میں وہ رہتا ہی بذوق رخ رنگین

گویا کہ ہر اک پہنے ہی طوق رخ رنگین　　گل کردہ قبا چاک بشوق رخ رنگین

شد بوے گل آوازۂ خوشبوے محمدؐ

ظاہر ہو دم مرگ یہ اعجاز محمدؐ　　دل ہونے نپائے کسی تکلیف کا مورد

آتے ہی کری قابض ارواح خوش آمد | زہر آب اجل ہوش پراگندہ بسازد

گر شربت دیدار دہد روے محمد

روتے ہی ہو طوفان [illegible] | [illegible]
دیکھے جو تڑپ کان سے سیماب [illegible] | بیدار کند فتنہ [illegible] محشر

از نالہ شہید قد دلجوے محمد

اون آنکھوں کے بیماروں سے ہی ترک خور و خواب | گیسو کا گرفتار [illegible] سنبل [illegible]
دانتوں کے [illegible] گوہر شاہ ہی پر آب | حسرت کش دیدار [illegible] سیما

در آتش شوق رخ نیکوے محمد

ہو عقل [illegible] احمد مرسل کا بیان کیا | ایسا نہوا ہے کوئی عالم میں نہوگا
محبوب ہیں اللہ کے کیا کہنا ہے ان کا | ہر فرق [illegible]

با خاک نشینان سر کوے محمد

منشاے خدا اون کا ہے منشاے محمد | ہو مرضی [illegible] مرضی [illegible]
پھر اون کا جو ہو حکم [illegible] سطر جیسے ہو رد | اندیشہ [illegible] بالا [illegible] نباشد

در رشتی ایماے دو ابروے محمد

اے آہ شرربار یہ سینہ ہے گلخن | اے جوشش گریہ ہے ترا شستو دامن
اے نالۂ جان کاہ سلامت ہے تن | اے کشمکش شوق خدارا دم مردن

گردان رخ ما را طرف کوے محمد

کونین میں ہاں کون نہیں عاشق احمد | پھولا چمن دل میں نہیں کس کی گل خند
پھرتا نہیں بیفائدہ یہ چرخ زبرجد | بے وجہ نہ مہر فلک زرد نباشد

سر تا بقدم سوخت غم [illegible] روے محمد

[illegible] زد ہے داغ گل | سنبل بھی ہوا ہے کہ ہے غیرت کاکل

پر ہوس عشق کا نغمہ ہی یہی صورت بلبل
رضوان بگلستان نبوت گل سنبل

این گیسوے احمد بود آن روئے محمد

تضمین غزل حضرت قدسی علیہ الرحمہ

جز ترے کونسا محبوب خدا کا ہی نبی
کون کونین مین ہے ہاشمی و مطلبی

افتخار اب جد ہی ترے والا نسبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہی ترے حسن کا ہر اک سے نرالا عالم
دور ہی سے ہوئے جاتے ہین ہزارون بیدم

مین بھی کہتا ہون یہ مانند اویس پُر غم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

تو نہوتا تو نہوتا کبھی عالم پیدا
تیرے دم کے لیے آدم کا بنایا پتلا

منہ کی کہا ئے جو بنے کوئی مقابل تیرا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

گلشن دہر تری فیض سے پہولا ہی تمام
یون تو ہر جا ہی بچھا سنبل و گیسو ہی کا دام

خار طیبا نے کیا پر رگ گل بتی ہی نام
نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

یون تو موجود تھی دنیا مین یہ انجیل و زبور
پر تری قدر بڑھانا تھی خدا کو منظور

خاص درکار تھا اک تیری لیے بھی دستور
ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

نور کے پہول کہلے تو نے کیا جب گلگشت
نقش سے پا کے بنا وادی ایمن ہر دشت

شمع عزت کی تری یون تو مہ و مہر مین ہی طشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

وہ محل ہے ترے رتبے کا شفیع عالم
کہ طواف اوسکا کیا کرتا ہے چرخ اعظم

آگے کہتا ہے مری طرح یہ آہو سے حرم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

گرمی حشر سے گھبرانے جو لگی مخلوقات
اور ہو پیاس سے حاصل کسی طرح نجات

تب کہیں سارے رسل جملہ امم ملکے یہ بات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ہوں ترے در کا گدا کیا ہو مجھے خواہش زر
ان کیا جس [illegible] مرے دلمین ہے گھر

دور وہ جلد ہو یہ عرض ہے با دیدۂ تر
چشمہ رحمت [illegible] من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عفو آدم کی خطا تیرے وسیلے سے ہوئی
دیکھ [illegible] اگر عمر [illegible] عرفی گذری

دھوم عالم مین تری چارہ گری کی پڑی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پئے درمان طلبی

پھر ہے رتبہ احمد رسل مین ہین شک
خورشید کو [illegible] چشمک

جبریل کی رہتی ہے در پاک پہ بیٹھک
خدمت [illegible] ہر یک

مداح محمد ہون نکیون جن و ملک تک
قرآن مین آیا ورفعنا لک ذکرک

وہ محراب سجد ہین وہ ہین فخر دو عالم
حق یہ ہے وہی ہین سبب عزت آدم

محبوب ہین اللہ کے ہین سب سے مکرم
گوہر ہین وہی اور بشر قطرۂ شبنم

مداح محمد ہون نکیون جن و ملک تک
قرآن مین آیا ورفعنا لک ذکرک

وہ رنگ بہار گل فردوس بریں ہین — پھولوں کی روش زیب دہ گلشن دین ہین

انگشتری دو جہان کے وہ نگین ہین — دریائے لطافت کے بھی وے در ثمین ہین

مداح محمد ہون نکیون جن و ملک تک

قرآن مین آیا ورفعنا لک ذکرک

رحمت پئے عالم ہین وہ ہین شافع محشر — وہ گل سے معظم ہین وہ ہین مالک کوثر

وہ ماہ نبوت ہین وہ ہین بدر سے بڑھکر — وہ مہر رسالت ہین وہ ہین نور سراسر

مداح محمد ہون نکیون جن و ملک تک

قرآن مین آیا ورفعنا لک ذکرک

وہ اہل کرم اہل وفا اہل حیا ہین — وہ [illegible] چشمۂ تسلیم و رضا ہین

وہ صابر و شاکر ہین شہ ہر دوسرا ہین — واللہ وہی واقف اسرار خدا ہین

مداح محمد ہون نکیون جن و ملک تک

قرآن مین آیا ورفعنا لک ذکرک

ہوتا نہیں وصف انکا بتاؤ تو کہان پر — وہ کون سی [illegible] اسم جہان پہ

موقوف نہین ہوش فقط تیری بیان پر — وصف انکا رہا کرتا ہے خالق کی زبان پر

مداح محمد ہون نکیون جن و ملک تک

قرآن مین آیا ورفعنا لک ذکرک

تضمین سلام وحشت بدایونی

اشک بہجائینگے پے شبیہہ کہر میرے بعد — جائے گل خلد کا ہو جائیگا در میرے بعد

داغ سینے کا بنے گا گل تر میرے بعد — غم سرور یہ دکہائے گا اثر میرے بعد

ہو گا فردوس سلامی مرا گہر میرے بعد

کہا حضرت نے مصیبت یہ اہم ہے مجکو — فرقت اکبر و عباس ستم ہے مجکو

تم سے ہو جاؤن جدا مین یہ الم ہے مجکو | منت حیدر سے کہا شہ نے یہ غم ہے مجکو

لوٹ لے گا نہین اگر یہ عمر میرے بعد

سُنکے حال شہ ابرار پہٹے کیون نہ جگر | کہ عزیزان کے ہوئے سامنے اونکے ٹکڑے
پہر تو خود کو بھی فنا جان کے ہو کر مضطر | شاہ کہتے تھے کہ وہ کشتۂ غم ہون [illegible]

روینگے ارض و سما جن و بشر میرے بعد

مستعد ظلم پہ اعدائے شہ دین جو ہوئے | پڑ گئے جان کے ہر ایک کو اوسیدم لالے
آرزو سبکی یہ تھی جان دین شہ سے پہلے | شب عاشور یہ زینب کی دعا تھی جو سب

بھائی جیتا رہے اور ہو یہ سحر میرے بعد

قتل ہونے سے عزیزون کے وہ شاہ کونین | متصل روتے تھے اور خیمے مین تہا شیون و شین
یون تو جو مانگتا رخصت تو وہ ہوتے بیچین | جب رضا مانگتے اکبر تو یہ کہتے تھے حسین

کہا یہ جسم پہ تم تیغ و تبر میرے بعد

رکھکے چلے جب قفا سائے تہ تیغ گلے | پہر تو مغموم نہایت شہ مظلوم ہوئے
آئے رخصت کو جو خیمے مین تو پہر رو کے | کہا سرور نے سکینہ سے اتارو بندے

نہ رہینگے نہ پہنیگے یہ گہر میرے بعد

ہو چکے قتل پسر زینب دلخستہ کے جب | ایسی روئی کہ لگے پیٹنے بیساختہ سب
گر پڑی خاک پہ بیدم وہ بصد رنج و تعب | شہ نے فرمایا ابہی دل کو سنبہالو زینب

روؤ گی شام و سحر آٹھون پہر میرے بعد

سنکے حسرت سے سخن سُننے لگے خیمے مین سب | شور تہا ہائے غضب ہائے غضب ہائے غضب
تاب ہمشیر مین پائی شہ بیکس نے نہ جب | کہا سرور نے اگر غم ہی تو ہے زینب

دشمنون مین ترا کہل جائیگا سر میرے بعد

ہوش کچھ نار جہنم سے نہین ہی وہشت | گو گنہگار ہون پر ہو گی میسر راحت

خلد ملجا ئیگا مجکو غم شہ کی دولت
قبر سے جاؤنگا مین صحن نجف مین وحشت
۳۹
ہوگی امداد شہ جن و بشر میرے بعد
۱۱

تضمین غزل مولوی فرد مرحوم کانپوری تلمیذ میان مصحفی ہمدانی مشتمل مدح حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب بدیع الدین صاحب مدار قدس سرہ العزیز

اے بہار ہمہ عالم تو چہ عالی نسبی
اے وقار ہمہ عالم تو چہ عالی نسبی
اے قرار ہمہ عالم تو چہ عالی نسبی
اے مدار ہمہ عالم تو چہ عالی نسبی
خلق آید بدرت از پی حاجت طلبی

کاشف سر الٰہی و وسیع الدین ست
واقف کنہ الٰہی و مطیع الدین ست
بخدا ذات تو در دہر رفیع الدین ست
نام والاے تو معروف بدیع الدین ست
ورد اسم تو کند جملہ جہان خوش لقبی

بخدا حق ز تو مالوف بدیع الدین ست
زہد بر ذات تو موقوف بدیع الدین ست
بہمہ وصف تو موصوف بدیع الدین ست
نام والاے تو معروف بدیع الدین ست
ورد اسم تو کند جملہ جہان خوش لقبی

تیری درگاہ پہ رکھتا ہی سر اپنا کیوان
روز قربان ہوا کرتا ہے مہر تابان
شک نہیں اسمین کہ عالم مین تو ہی صاف نشان
فیض خاک درت اے شاہ چہ گویم کہ ازان
دل ہر کس شدہ چون شیشہ صاف حلبی

منزلت مہر فلک کی ہی ترے سامنے کم
حورین قربان ہون اللہ تو ہی وہ آدم
ہی تری شان کا ہر اک سے نرالا عالم
رتبہ اعلیٰ نبود از چہ ترا در عالم
سید پاک نسب آل رسول عربی

زیر سایہ ہو جو کیا ناگ اسے عصیان کا ڈسے
تیری بستی مین ہین لب بندہ جاوید بسے

تیرے احوال ہین ایسے تو ہین اقوال ایسے
آن ریاضت کہ تو کردی نہ نمودست کسے

گشت از جنس فزون عمر بدین بو العجبی

آب رحمت سے ہی شاداب گلستان جنان
موجزن تیرے ہی باعث سے ہی بحر عرفان

کوئی پیاسا نظر آتا نہین پیر و جوان
چشمہ فیض و عطائے تو بود بی پایان

پیشوائی کہ نشانے زجہان تشنہ لبی

ہر جلی اور خفی کا تجھے پایا شاغل
پڑھی عشق خدا سے ہی ترا ساغر دل

مثل تیرے نظر آیا نہین کوئی کامل
پایۂ فقر بدین گونہ کرا شد حاصل

خلعت خاص تو پوشیدہ از دست نبی

کہتے ہین جسکے جلوے سے ہین سب پر نور
آئینہ ہی سے حسینون کو جہان مین ہی غرور

پھولون کی بو سے ہی دامان گلستان معمور
از طفیل قدمت ہست چو خرما مشہور

ہمہ اثمار ملکپور بشیرین رطبی

اولیا یون تو زمانے مین ہزارون گذرے
خرق عادات بھی لاکھون نے زمانے مین کیے

پر اہم کام اونھون نے نہ تری طرح کیے
آن ریاضت کہ تو کردی نہ نمودست کسے

گشت از جنس فزون عمر بدین بو العجبی

تو جو چاہے تو مٹے ہوش کی ہوسے ہر درد
اشرفی مہر کی بنجائے ابھی چہرہ زرد

نظر مہر تری ہوئے تو اکسیر ہو گرد
ہست آثار جلال تو عیان بر ہر فرد

٣٠ سوزد از آتش قہرت کہ کند بے ادبی ٣١

ترانہ سنجی بلبل خامہ در مدح قطب الاولیا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

عزت خسروان معین الدین
خواجۂ خواجگان معین الدین

آپ کا آستان معین الدین
ہی نیا آسمان معین الدین

خنجر معرفت کے عالم مین ہو
بے گمان ہین فسان معین الدین

واہ جس دار پر چڑھا منصور ہین اوسی کے نشان معین الدین

تیر عرفان تھا نقش ہی یکسر معرفت کی کمان معین الدین

لامکان جسکو خلق کہتی ہے اوسکے ہین پاسبان معین الدین

کس روش وہ چمن نہو شاداب جسکا ہو باغبان معین الدین

الفت حق سے جسم تھا پر داغ تجھے عجب گلستان معین الدین

کون کونین مین ہوا تمکو حاصل کن فکان معین الدین

حق کے پیارے نبی کے عاشق زار بخدا بے گمان معین الدین

لاکھون گمراہ راہ پر آئے کھولین جب وہ زبان معین الدین

سب طریقون پہ فوق رکھتا ہی چشتیہ خاندان معین الدین

سیکڑون آپنے بنائے ولی افسر عارفان معین الدین

فیض کی ہو ادہر بھی ایک نظر اے شہ کاملان معین الدین

آپ کے در کو چھوڑ کر یہ غلام جائے کس جا کہان معین الدین

صحت اتنی بڑھے کہ ہو جاؤن نئے سر سے جوان معین الدین

کون ہے آپکے سوا جو سُنے میری آہ و فغان معین الدین

ہے اجابت کا وقت کھولیے آپ لب گوہر فشان معین الدین

فیض سے آپ کے ابھی مجھپر وا ہو سر نہان معین الدین

مین بھی محسوب ہون غلامون مین مجھکو ہو حرز جان معین الدین

(۴۱) ہوش خوش اوس سے ہون خدا و نبی
جسپہ ہو مہربان معین الدین (۴۲)

مدح سرمست بادۂ الست حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر پیران کلیری

آج کیون ہر بیت ہی رشک مکان آئینہ کیون صفائی چہرۂ مضمون ہی جان آئینہ

حیرتِ مشتاق کا کیون طور ہر مصرع مین ہے
کیون ہی معنی کی صفا ہی شان آئینہ

شانہ زلف سوا خط ہی کیون مین سطور
کیون ہی حرفون کے دوائر پر گمان آئینہ

پہہ تو کہہ ای طبع روشن باعث شوق بہار
پھولنے پھلنے کو ہی کیون گلستان آئینہ

کیون دل زار اکتساب نور پر آمادہ ہی
کیون ترقی کرتی ہی تاب و توان آئینہ

کیون ہی رگ رگ غیرتِ خطِ شعاعِ آفتاب
کیون صفائی سینہ دیتی ہی نشان آئینہ

کیون سویدا دل محزون پہ اختر لوٹ مین
کیون بلائین لیتی ہی بڑہ بڑہ کشان آئینہ

درج گوہر صاف ہی کیون آجکل میرا دہن
کیون ہی اب لطف سخن حسن بیان آئینہ

وجہ یہ ہی اسکے ہین اوصاف اب پیش نظر
جنکے دم کو جانتے صوفی تھے جان آئینہ

نقش پا سے اونکے آئینہ تھی [illegible]
[illegible] زبان آئینہ

دیکھتی تھی اوس سراپا نور کی اعضا کو خلق
جسم تھا آئینہ عالم جہان آئینہ

صاف آتا تھا نظر زانو مین عکس فکر
دیکھتے تو دنگ ہوتے قدردان آئینہ

اونکے دلمین ہیان نے اللہ کی پائی جگہ
آئینہ دیکھا ہمیشہ میہمان آئینہ

شمع سان اونکی نہ جلتی جو نہ ہوتی صاف دل
پھر نہین شکلین عبث کیون امتحان آئینہ

بیقراری عشق کی دل پر نہ لاتی تھی بجا
قربت سیماب سے کیا ہو زیان آئینہ

اونکے دلمین نور عرفان نے کیا تھا اپنا گھر
صاف آئینہ ہوا دیکھو مکان آئینہ

کیا ترقی پائی تھی دلکی صفا نے شغل سے
تھا زمین آسمان پر آسمان آئینہ

اونکی صورت سے عیان تھی راز باطن کی صفا
چھپ نہین سکتا کبھی راز نہان آئینہ

وہ علاء الدین صابر وحید کل جنکے ہی جوش
رتبہ اونکا سبکو ظاہر ہی بسان آئینہ

متقی و شاکر و زاہد وہی مخدوم تھے
ذکر پاک اونکا ہی گویا داستان آئینہ

یہ تمنا ہی صلے مین نکلین سب مطلب مرے
زنگ کلفت جا کے دلسے پاؤن شان آئینہ

وہ وہی تھے صاف باطن جنکے سب مداح ہین
ہوش کوئی بھی نیا یا مدح خوان آئینہ

رباعیات (۴۲)

گو مرثیہ گوئی مرا فن ہوش نہین
پر بکر سخن سے تجھ ہم آغوش نہین
کیون گوہر مضمون نہ لٹاؤن شہ پر
گویا ہون مین کہتا لب خاموش نہین

رباعی (۴۳)

دعوی نہین ہر نظم مین بہتر ہون مین
اے بحر الم [illegible] سخن [illegible] ہون مین
گھر ہے صدفِ دیدۂ مضمون عزا
آنسو کیطرح دہر مین گوہر ہون مین

رباعی (۴۴)

ہندہ جو فدا اے شہ عادل نکلی
[illegible]
پورا جو ہوا حسن عقیدت کا عمل
ناقص تھی جو عالم مین وہ کامل نکلی

رباعی (۴۵)

خاکی کی ذرا بھی جسمین خو پیدا ہے
[illegible] گل خورشید کی بو پیدا ہے
دیکھو نظر غور سے تم اے مردم
ہر آنکھ مین انسان کا رو پیدا ہے

رباعی (۴۶)

کیا غم ہے جو جان شہدا جاتی ہے
تلوار کا پھل کھانے سے [illegible] پاتی ہے
حر کہتے تھے کیون ہو نہ شہادت کی ہوس
اس موت کے پردے مین حیات آتی ہے

رباعی (۴۷)

اس بحر مین رونے سے ہمین مطلب ہے
[illegible]
کہتا ہے سمندر سے ہمارا ہر اشک
جسمین کہ نہ آب وہ گوہر کب ہے

قطعہ (۴۸)

گو چشم مضامین عزا گوہر نہین میرا
پر صاد سے خالی کوئی دفتر نہین میرا
مردم کو نہ دون کیون گہر معنی پرشور
کب دیدۂ دل مین سمندر نہین میرا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصائد

۲۳ ۴۶

مدح شاہ جم جاہ فریدون بارگاہ خورشید رکاب والا خطاب حضور پرنور نواب آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ جی سی ایس آئی والی حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ

بج رہی ہی در مضمون پہ خوشی کی نوبت	الف شان معانی مین ہی قرنا کی صفت
دائرے حرفونکے دف ہین تو ہین گھنگرو نقطے	دور بندش سے عیان رقص کی ہی کیفیت
دھوم الفاظ کی انبوہ مین ہی شادی کی	ٹھیکا پڑتا ہی ہر اک حرف سے رنگ عشرت
شمع محفل ہی ہر اک مصرع روشن ایسا	پاتی ہی جس سے زبان شور غنا کی لذت
جلوہ نور فصاحت سے ہین بیتین روشن	روشنی شمع بلاغت کی ہی زیب و زینت
کیون نہو بزم سخن عقد ثریا سے بلند	مدحت ذہن کی ہی آج معین نسبت
کون ہی ذہن کیا اب مجھسے خرد نے یہ سوال	کس جوان بخت شہنشاہ کی ہی یہ مدحت

یون دیا ہے جواب اوسکو نہین تو واقف
ہے وہ اک جوہر فرد اور بہت پر فطرت

نحو یا صرف ہو یا علم معانی و بیان
سب مین ہر نحو و م صرف ہے اوسکی حاجت

بے نحوی کو جو اوسکا نہ ادب پیش نظر
کبھی ظاہر نہوا اعراب و بنا کی صورت

اصل تحقیق مین صرفی جو نہ دین دخل اوسے
ہو کسی لفظ کی اوزان پر نہ عیان ماہیت

وہ جو محذوف ہو تصحیح لغت ہو منفی
ہے وہی صحت معلول کی گویا علت

میر منشی بھی ہو تو لکھ نہ سکے خط کوئی
ہو نہ مثل خط توام اگر اوس سے وصلت

ہون بغیر اوسکے مسجع نہ مقفی نثرین
بے مدد اوسکے معمے مین ہو پیدا دقت

قافیہ تنگ سخن ور کا نظر آئے وہین
ہم ردیف اوسکا ہو جائے جو وہ پر فطنت

ہے رباعی جہان مین وہ انیس شاعر
صاف اوسکی ہی سبب سے ہے رہ ہر صنعت

بیت دل کا جو عروضی کی نہ ٹھہرے وہ صدر
بحر مین اوسکے لیے [illegible] برائی [illegible]

پیش آئے جو کوئی نکتۂ اعلی اوسکو
منکشف ہو وہین [illegible] انشقت

ہندسہ اور ریاضی مین ہو کیا بند وہ ہے
مرکز دائرۂ جسم [illegible] ہو نہ حکمت

وہ نہوتا جو معین اوسکا کسی شکل کی پھر
ہوتی اقلیدس [illegible]

ہو مقابل جو کوئی مسئلۂ جر ثقیل تو
حل ہو بے جبر کی [illegible]

اربع اخلاط کی مجموع سے نکلے جو نہ وہ
خط قسمت [illegible] قسمت

ہاتھ مین اوسکے ہے تشخیص مرض کا نسخہ
مثل عیسے کی ہے وہ باعث امن صحت

نبضین چھٹ جائین معالج کی دم فکر علاج
شرح اسباب مرض کو جو نہ دے وہ حرکت

نظری و عملی کام مین آئے نہ کبھی
جو نہ قانون کو تشخیص کے وہ دے قوت

فلسفی کو ہو بدیہی بھی مثال نظری
دیدۂ دل کو نہ پہونچائے اگر وہ قوت

جز ہی کلی کا ہے تصدیق ہیولی اوس سے
حکم مین اوسکے تصور کی بھی پائے صورت

اوسکی خلقت سے نتیجہ ہے یہی عالم مین
کہ ہر اک شکل کی [illegible] ہے خطا سے عصمت

اوس سے معقول حضوری و حصولی ہین ہی
لطف سے حکما کم ہو اگر کچھ اوسکا
رہین نکر پر مثناۃ مین ششدر وہ مدام
ہو نہ اشراقیون کا جوہر ذاتی وہ اگر
اہل تاریخ و عمل ہی کا نہین نقش مراد
ہو نہ جفار کے ہمراہ جو وہ وقت سوال
قاضی الرمل مقرر ہو وہ جسکے باعث
مثل سیپارۂ دل اسلیے حفاظ اوسے
صوت وقف نہ جائز ہو توقف جو اوسے
اہل تشریح و تفاسیر کا اوسپر ہی مدار
ٹھہرے وہ قوت بازو فقہا کا نہ اگر
فرض جانین فرائض مین اگر ساتھ اوسکا
داب دربار سکہائے جو مصلی کو نہ وہ
دخل اگر ہو متکلم کی نہ گویائی مین
اصل ٹھہرے نہ اصولی کی اگر فہم کی وہ
ہو قیاس اوسکا نہ اجماع کی قابل گاہے
بجذ امذہب حق ہی کا نہین وہ ہادی
کبھی کعبے کی کبھی دیر کی تعمیر مین ہی
کبھی وہ مثبت انجیل و زبور و توریت
کبھی جبری کبھی قدری کا مددگار و معین
بت پرستونمین کبھی گاہ خداوالون مین

اوسنے روشن کی نجوم اور فلک کی ہیئت
کرسکین وہ نہ مقولات عشر مین حجت
اوٹھے اس کیف کی کچھ بھی او نہین کیفیت
حد اعراض مین مشائیونکو ہو سبقت
رکھتے ہین زہد و صوفی بھی اوسی سے بیعت
کبھی مطلوب کے حرفون مین نہو جمعیت
زائچے مین نظر آتی نہین شکل بدعت
پاس رکھتے ہین کہ کام آئے پڑہین جب سورت
جانے مطلق نہ کوئی رمز حدیث و آیت
صورت قاضی بیضا ہوئی اوسکی صورت
ہو قدوری بھی سمجھنے کی نہ اونکی قدرت
کرسکین کب ترکہ وہ ورثا پر قسمت
سجدۂ سہو بھی واجب ہو سر ہر رکعت
نقل سے ہوسکے پیدا نہ دلیل و حجت
چار اصلون مین نہ پیدا ہو کبھی فرعیت
کرسکے وہ نہ بیان اصل کتاب و سنت
جانتے ہین اوسے سب خضر رہ ہر ملت
گاہ کثرت مین گہے پردہ کشائے وحدت
مثل قاری کبھی کشاف نکات قرات
کبھی مائل طرف شیعہ و اہل سنت
وعظ سے شوق گہے گاہ کتھا سے رغبت

کبھی ہفتاد و دو ملت کو مدد پہونچائے
کبھی غیر انکے جو ہون اونکو وہ بخشے قوت

چارون بیدون کے کبھی کہولنے مین ہو شامل
کبھی تشریح نیایکی کرے بنکر پنڈت

جوتشی کو کبھی پہونچائے مدد وہ ایسی
کہ وہ بے پوتھی بھی کچہہ گن کے بتادے ساعت

کبھی ہر دوک کو ای بید وہ ثابت کر دے
بات پت کف مین کبھی الٹ دی لوری کی ندرت

کہ بت ٹھمری بنانے مین ہو عشرت کا خیال
چار بیتون کبھی چوبولون مین کاٹے مدت

راگ لائے مدد اہل غنا مین وہ اگر
نکلے ٹپے کی جگہ منہ سے برابر دہرپت

ساز کیطرح جو سنگت نہو حاصل اوسکی
کبھی پوری نہ ادا ہو سکے اونسے کوئی گت

کہ بھگت بازونکا استاد وہ نیرنگی مین
گاہ پتلی کے نچانے مین وہ تار حکمت

کہ سرودہ مین اثر گاہ سرود اوسکا گہر
پردہ ساز مین پنہان کبھی نغمے کی صفت

کیمیا سے کبھی ملبوس وہ موہوم کو دے
کہ کہین سب اوسی کامل کا ہو خرق عادت

کیمیاگر کو کبھی ایسی وہ دولت بخشے
کہ وہ قارون کے خزانے کی نجانے عظمت

کہینچلے اپنا اثر بنکے اگر مقناطیس
ہو نہ پہر عامل و معمول مین گاہے الفت

ہو شجاعون کا کبھی وہ نہ اگر ہم بازو
بند ہو پیچ مین کشتی کے پل باجرئت

چہوڑکر تیر وہ چلائے نشانہ ہوا مین
جب کماندار پر اوسکی ہو کبھی کم شفقت

آشنائی کا جو اوسکی نہ بہرے دم تیراک
موج پر ہو کبھی حاصل نہ اوسے فوقیت

لہو بازون کا اگر ساتہہ وہ چہوڑیگا ہے
جان پر کہیل کی لیجائین نہ گوے سبقت

ایسے رخ ہون کہ ہو گہر رنج کا اونکو شطرنج
بڑھے کثرت سی جو خفت تو کہین مات کو مت

سرخروئی کا کبھی تاج اونہین دے نہ برات
نہ اوٹھے سر سپر شمشیر کی کہا کر ضربت

نرد کیطرح پہرین ننگ سے ہو کر بدرنگ
چہلکے چہٹ جائین وہی پہول بہی گاہے فرحت

ہو پتنگ اونکا ہوا پر نہ کبوتر تارا
بے زبانون کے نہ لڑوائینگی پائین قوت

باعث رونق ہر رنگ وہی دہر مین ہی
ہی زمانے مین ہر اک بزم کی اوسسے زینت

الحذر داوسکا کہانتک مین کرون تجھسے بیان
مدح سے جسکی تعلق ہے اوسے وصف اوسکا
چند سطرونمین سما جائے وہ ممکن یہ نہین
مین تو کیا آئے فرشتہ بھی اگر گردون سے
توسن طبع مرا یون تو بہت ہی چالاک
مین کہان اور بھلا وصف شہنشاہ کہان
کہہ رہا تہا یہ خرد سے کہ صدا یون آئی ہے
اب تمہی ساتہہ ہو تمہین کام نہین گو تیری سب
مین مددون ساتہہ تو بیکار ہی سب حسن عمل
لاکھون فن جانتا ہو تب بھی نہ پوچھے کوئی
خاک بھی ہاتہہ نہ آئے ترے ہرگز ہیہات
بنکے تو یوسف ثانی بھی جو بازار مین آے
عہد کا اپنے تو ہو شیخ کہ میر مغفور
مین وہ ہون میری طلبگار ہین سب شاہ وگدا
میرے ہی قبضے مین ہے گنج عطا و بخشش
مین دم صبح مسیحا یہ جو تجھے دم نکرون
سایۂ ابر کرم ڈالتے ہی یوسف پر
جب مری خاک قدم فرق سلیمان پہ پڑی
پوچھ کر رخ سے پسینے کی جو بوندین پھینکین
ہاتہہ آیا ید بیضا نہ کبھی موسے کو
واسطہ میرا اگر بیچ مین ہوتا نہ قوی ہے

ہے وہی ذہن سا ہے وہی یکسر قدرت
صورت نقطۂ دل پا نہین سکتا قسمت
بیت کونین کی اوسکے لیے کم ہے وسعت
بے تکلف ہو دم وصف زبان کو لکنت
پر ذرا بھی نہین چلنے کی یہان پر طاقت
ذرۂ خاک کو کیا مہر فلک سے نسبت
دیکھکر عجز ترا ہو گئی تجھسے الفت
آج تجھسا نہین عالم مین کوئی خوش قسمت
ہنر و علم سے نکلے نہ تری کچھ صورت
بے مرے چل نہ سکے ایک بھی تیری حکمت
آسمان تک تجھے پہونچائے جو تیری جودت
چند پیسون کے سوا کچھ نہو تیری قیمت
بے مرے لطف کی ہرگز نہو تیری شہرت
انس و جن کیا ہین فرشتونکو ہے مجھسے رغبت
میرے ہی ہاتہہ مین رہتی ہے کلید دولت
مردونکو زیست کی پہنا نہ سکین وہ کسوت
دھو دیا دامن خاطر سے غبار کلفت
قاف کیا چیز ہے کونین مین پائی عزت
آگئی آتش نمرود مین بوے جنت
میری جانب بڑہائی جو وہ دست بیعت
کسی صوفی پہ نہ کھلتا کبھی راز وحدت

مری آغوش مین آتے نہ اگر احمد پاک
بخشتا تاج شفاعت کا نہ رب العزت

مرے قابو مین مقدر کا بدل دیتا ہی
زیر دامن مرے رہتا ہی چراغ قسمت

لطف ہوتا ہی ادہر میرا خداوند جسے
بخشنا چاہتا ہی خوان کرم سے نعمت

سب جہان میرے قدم سے ہی سراسر آباد
ہوش واقف نہین تو مین ہون خدا کی رحمت

سنتے ہی کان کے پردے ہوے امان نشاط
جامۂ تن بھی ہوا چست بڑھی یہ فرحت

لہرین لینے لگا دریا سے طبیعت میرا
ہاتھون پڑھنے لگا بے سبل کی بحر ہمت

سیکڑون تازہ مضامین بھی مثال چاکر
سامنے آئے کمر باندہ کے بہر خدمت

عرض کی آکے فصاحت نے مقابل تیرے
ناسخ و آتش و غالب ہون نہین یہ جرأت

یہ تو کیا سعدی و خاقانی و فردوسی پر
آج ہی فضل خدا سے تجہو حاصل عظمت

کہہ رہی تھی یہ فصاحت کہ بلاغت بولی
برسون حسان سے سحبان سے رہی ہی صحبت

دیکھے ہین لاکھون فصیحان عجم اور عرب
پر تری نظم مین ہی اور ہی شان شوکت

اونکے ہاتھہ آئی تھی کسوقت مین ایسی بندش
جس سے ہو سلک گہر کو بھی سراسر خجلت

چپ رہی وہ تو مری طبع روان چلنے لگی
قفل لب تھی جو خموشی ہوئی فوراً رخصت

پھر تو وہ شان مین ممدوح کے مطلع لکھا
پست کی مطلع خورشید کی جسنے رفعت

مطلع ثانی

بخدا وہ ہین وہ سایۂ رب العزت
صاف ہی مردمک دیدہ چرخ رفعت

جن پری دیو ہون یہ اوس سائے کا سایہ پڑجائے
جانے ہر اک وہ نہین عالم مین سلیمان شوکت

خضر کہتا ہی زمین بوس ادب ہو ہو کر
ذات جو چشمۂ حیوان ہی تو سایہ ظلمت

سنگ اسود کا ہی جسطور سے عالم مین وقار
ہی اوسیطرح سے اوس سایہ کی ثابت حرمت

لیلۃ القدر ہی کا طرۂ طرار نہین
مصحف ولمین ہی عالم کردہ واللیل صفت

پوشش کعبہ ہے یا سنبل گلزار ارم
یا غم شاہ شہیدان علیہ الرحمت

یا سواد خط تقدیر حسینون کا ہی وہ
یا شہ مصر کی ہستی ہوئی شام غربت

کیون خطا کار نہو کہکے اوسے مشک ختن
رونمائی ہو جہان چین و تتار و تبت

لیلی حجلۂ عزت شب تصویر جمال
گیسوے حور جنان سایۂ ابر رحمت

یہی کہتا تہا کہ وا چشم بصیرت جو ہوئی
تو پڑا سایہ نظر صاف پری کیصورت

بول اوٹہا پہر تو کہ ذی زیچہ غلط مینے کہا
غیرت چادر مہتاب ہی کب ہی ظلمت

وہی نور ہی وہ نام خدا عالم مین کہ
نور خور جسکے ہوا زیر قدم بے منت

سب پر آئینہ ہی سایہ نہین آئینہ ہی
جسمین آتی ہی نظر حور کی ساری صورت

کلک صانع نے بنائے تہی جو کچہ نقش و نگار
صاف سائے مین وترائی تہی اونکی ہیئت

یہ نیا معجزۂ حسن ہوا قابل دید
کہ وہ سایہ بھی بنا ایک حسین خوش سیرت

اوٹہ سکا جب سر فرش زمین سی گاہے
تو یہ جانا کہ یہ نازک ہی حسین بے نخوت

مطلع ثالث

اوسکے گیسو ہین کہ دامان سحاب رحمت
اوسکے ابرو ہین کہ محراب حریم طاعت

لن ترانی کہین جب شامیون سے وہ گیسو
وہ وسے شمع تجلی کے نہو کیون نسبت

سلسلہ ہمسری زلف کا ہوجاے دراز
کاکل حور کی آنے کو اگر ہو شامت

جبہۂ صاف نہین نصف مہ چاردہ ہے
جیسے اک نکتہ کی روشن ہوئی کل یہ ہیئت

یعنی جو ساتھ کواکب ہین فلک پر ممتاز
زیر حکم اوسکے رہا کرتے ہین وہ ہر ساعت

قاب قوسین کی تفسیر ہین دونو ابرو
خط قوسی مہ نو کو کرین اونکی ہی صفت

روبرو اوسکے گھٹے کیون نہ ہلال گردون
اوج پر جو رہین معراج نبی کیصورت

کان وہ کان بجا ہر ہین کہ دیکھے نہ سنے
جنکی امکان بشر سے کہین خارج ہی صفت

اوسکی آنکھین ہین کہ دو ساغر صہبا نشاط
دیکھلے جم تو اوٹھے جشن مین کیا کیفیت

پردۂ چشم کے ہونے مین یہی پردہ ہے
کہ یہ مردم نظر بد سے بچین ہو شہرت

خال سے آنکھہ کا کسطرح نہو حسن ہزار
آنکھین دو منشی قدرت نہ بناتا اوسکی
ڈالدے عین عنایت کی نظر وہ جسپر
نوک نشتر بھی ہی سوزن بھی ہی مژگان اوسکی
رخ پر اسو جسے مبنی ہی الف کے مانند
دہر مین چاند اگر ایک ہی مصحف بھی ہی ایک
کس روش مین گل جنت نہ کہون ہر رخ کو
سامنے اوسکے گل جھڑ نکالے کیا رنگ
سبزۂ خط کا کب آغاز ہی رخسارون پر
نخل خوبی ہی قد اوسکا رخ رنگین گل تر
متصل رخ کے نہ کسطرح فوقن ہو اوسکا
لب جان بخش کی جنبش سے یہ پیدا ہی صدا
آب و تاب رو و دندان سے ہوا یہ روشن
دیکھلے چشمۂ حیوان جو دہن کو اوسکے
پائین جب ایک جگہہ جمع حیات اور عدم
سامنے اوسکے ہے مصریون ہی ایک نبات
کہتی ہی اہل تماشا سے زبان شیرین
گو نئی بات ہی شکر سے نمک ہی پیدا
ہی صراحی می ناب وہ گردن ایسی
شال کشمیر کو دو پھول ہین بغلین اوسکی
سیم خالص سے بھری جیب ہین بازو اوسکے

عین نقطے سے کری غین کی پیدا صورت
ہوتی جو قابل دو صاد نہ اوسکی خلقت
گردش چشم فلک سے ہوا وسے کیا دہشت
طاقت زخم بھی ہی بخیہ کی بھی ہی قوت
تا ہو قرآن سے یکتائی کی پیدا آیت
اوسکے رخ دو ہین کیون اونسے ہو دونی عزت
اہل ایمان کو شگفتہ کرے جسکی نکہت
نسر طائر بھی فدا جسپہ ہو بلبل کی صفت
چاندنی کا یہ ہرا کھیت ہوا بے محنت
سیب غبغب نہین ہی ثمرۂ حسن و طلعت
چاہ کو ہوتی ہی گلزار سے اکثر قربت
اے مسیحا سے فلک یہ ہین شفا کی آیت
کہ یہ خورشید صباحت کا ہی نجم قسمت
وہین گرجائے زمین مین ہو یہ حاصل نجات
منطقی کیون نہون پھر قائل سر قدرت
کہین گھبرا کے خجالت کے عرق کو شربت
ہی مرے دم سے کلام نمکین کی لذت
پر یدیہی مین ہو کسطرح کلام و حجت
صاف ہوتی ہی عیان اون کی جسکے رنگت
خلد کا نور ہوا دیکھلے جسکی نزہت
کیون نہون قوت بازو سے ستون دولت

دم مین قارون کے خزانی کو لٹا دین وہ ہاتھ
طی کرین صورت حاتم وہ سخا کی ساحت

اونگلیان پنجۂ خور ہی کو نہین پہیرتی ہین
مانگتا اونسے ہی یہ پنجۂ مرجان بھی دیت

سایۂ پنجتن پاک کا کیون ہو نہ گمان
جب دراز اونکی طرف کل کا ہو وقت بیعت

ناخن تیغ ہلال اوسکا ہر اک ناخن ہی
دیکھلے جو اوسے ہو عید کی حاصل فرحت

سینۂ صاف ہی گنجینۂ اسرار خدا
اوسکی بندی ہون نکیون صوفی صافی طینت

پشت وہ تختۂ سیمین ہی ازل سے ابتک
صاف ہی دہر مین جو پشت پناہ خلقت

بال کہیے جو کمر کو تو سراسر ہی خطا
ق کہیے جو تار نظر تو بھی ہی گو نہ دقت

یہ بجا ہی جو کہین اس عدمی پردے مین
پکڑی ہی سایۂ محبوب خدا نے ہیبت

موج دریا کے بہار اوسکا شکم جب ٹھہرے
ناف پہر غنچۂ گرداب نہو کس صورت

کیون تہ ملبوس خموشی کا زبان کو ہو عطا
اوسکے آگے جو دم وصف ہو ستر عورت

ساق گردون پہ کہے فوق جو تیجی وہ ساق
پھر جو ہو مہر فلک نقش قدم کیا حیرت

خلد تک اوس قد موزون کی اگر بو پہونچے
تو ادب سایۂ طوبی سے کہے قد قامت

مطلع رابع

جلوۂ نور نبی صاف ہے ذات حضرت
کہ ہے فجر صادق پئے نور وحدت

میر محبوب علی خان بہادر حشم جاہ
فخر شاہان سلف گوہر تاج عزت

رکھنے پائے بھی ذرا مہد سے باہر تھی نہ پاؤن
کہ قدم بوس کو کی جاہ و حشم نے سبقت

عہد طفلی مین بڑھایا یہ خدا نے رتبہ
کہ رکھا شاہون کی گردن پہ بھی بار منت

آبرو موتی نہ کیونکر صفت دُر یتیم
سر اقدس پہ تہا اللہ کا دست شفقت

چودھوین (۱۴) سال مین اللہ نے وہ اوج دیا
کہ ہوئی پست سپہر چارم کی رفعت

اس سے بھی سن ہمایون جو ہوا اوج پذیر
پھر تو گردون نے جھکایا سر کبر و نخوت

اب مثال شہ موصوف جو ڈھونڈے کوئی
ہاتھ آئے نہ اوسے دہر مین عنقا کی صفت

کیا سکندر کہوں کب مثل حضور پر نور / اوسکو حاصل ہوئی عالم مین یہ عیش و عشرت
دیکھ پاوے وہ اگر خواب مین یہ صورت خوب / صورت آئینہ بنجاوے سراپا حیرت
میرے ممدوح سے کیون پہلے نہو خلقت جم / ہی یہ تعبیر وجود اوسکا تہا خواب غفلت
ذکر رستم کا ہی کیا اک پسر زال ہی وہ / شیر شہ دیکھے تو بہاگے وہین روباہ صفت
عہد دولت مین جو چنگیز و ہلاکو ہوتے / کرتے مانند زحل سوئے عدم پہر رجعت
ہر صفت ذات شہنشاہ سے منضم ہوکر / جانتی ہی کہ ہر اک پر ہی مجہے فوقیت
کہتی ہی بڑہ کے سخاوت سے یہ جرأت شہ کی / کہ مرے دم سے نظر آتی ہی تیری صورت
مین نہون تو نہ لگے ہاتہ کبہی حاصل ملک / پہر سخاوت ہو کہان جب نہو مال و دولت
کہتی ہی غیظ مین آکر یہ سخاوت اوس سے / اے احمق جو نہو داد و دہش کی شہرت
کون عالم مین کرے گردن تسلیم کو خم / کام آئے نہ کسیطرح سے تنہا جرأت
کیا نہین جانتی تو خوف و رجا کی باتین / کہینچی ہی کل کی مصوّر نے امان کیصورت
مین نے یہ بحث جو دیکہی تو کہا عدل سے ہان / بیچ مین پڑکے مساوات کی نکلے صورت
کیا کم و بیش کا ہی ذکر حقیقت مین یہان / غایتہ حصر مین ہم پاتے ہین ہر ایک صفت

مطلع خاص

ہی یہ جرأت کہ جو ہو فوج عدو کی کثرت / تو ہو قلب اوسکا یہان قلب کی جا راحت
چہا گیا رعب عدو پیش نظر جب ٹہرے / مثل یک نقطۂ موہوم وجود خلقت
وہ پری تیغ ہی تا را دم پرواز جو ہو / دے سنبہلنے کی نہ جلاد فلک کو مہلت
مائل تحت ہو تو خون تن گاو زمین / سرخرو چاٹ کے ہو لال پری کیصورت
سم قاتل حق اعدا مین نظر آتی ہے / صاف کرتی ہی عیان سبز پری کی حالت
فوج اعدا مین جو در آئے تو باندہے یہ ہوا / کہ نہ اک دم کی ملے پیک قضا کو فرصت
کیون نہ بندوق کی ہون عقد ثریا چہرے / کلہ مہر کی دکہلائے جو ٹوپی شوکت

رشک خال رخ مہ دانۂ باروت ہی صاف
گولیان تارونکو دیتی ہین سراسر خجلت

توپین ایسی ہین کہ جن سی مہ گردون کو مدام
چاندماری کی رہا کرتی ہی ہر دم ہیبت

فوج سے کیون نہو شرمندہ سپاہ انجم
ذو ذنابہ کو علم سے ہو جو حاصل خفت

یون دو افسری ہوئی فوج چپ و راست کی نظم
جیسے تصنیف و شاعرے ہوئی پیداوت

عرب ایسے ہین جری خوف سے جنکے کیا دوس
روس بھی شام کو پردے مین چھپاے صورت

سخت دل ایسی ہی کل فوج کہ سب کہتے ہین
حق مین آیا ہی اسی فوج کی کیا ثم قست

گھوڑے ایسی ہین کہ جب لیکے سوارونکو اڑین
کانپین افلاک ہو مریخ و زحل پر آفت

خاص گلگون جو سواری کی ہین اونکا کیا ذکر
آگے بڑھنے کی ندین باد سحر کو مہلت

برق کیا چیز ہی جب تیز قدم وہ ڈالین
نظری ابلق ایام کی ہو جاے بچھرت

کوہ کی چوٹی ہی یا اونٹونکی کوہان بلند
جنکے حق مین کہا اللہ نے کیف خلقت

آسمان سے ہی ہر اک فیل بھی باتین کرتا
طور ہی یا شب یلدا کی مجسم ظلمت

صاف خرطوم ہی زلف شب دیجور کی لٹ
دانت کافور کی دو شمعین ہین بہر ظلمت

جمع ہی شام اور صبح بنارس اک جا
کب ہی دانتونکی ضیا کب ہی بدن کی ظلمت

بات یہ ہی کہ اثر عدل کا ہی عالمگیر
کفر و ایمان مین نظر آئے نکیون جمعیت

ہر طرف بغلین بجاتے پھرین کیونکر نہ جوان
اب جفا کی نرہی پیر فلک کو عادت

عدل کی نام قضا کی ہی برات اب نہین و
مشتہر شیر و غنم کی ہو اگر زوجیت

عہد دولت مین اسکے نہین آنکھہ حسین
مثل مہتاب ہی فق زر وحنا کی رنگت

راہزن سے نہین ارباب دول یون خائف
جیسے گیسو سے حسینون کو نہو کچھ دہشت

گرم بازار ہی اب دادرسی کا ایسا
کہ نہین دیتے ہین عشاق بھی دل بے قیمت

حسن انصاف نمک سے یہ ہوا جشن ن سے
عدل کسری کا بھی پھیکا ہوا فوق شہرت

یہ سخا ہی کہ فقیر آج ہین سب صاحب تاج
بوریا تخت ہی طاوسی اونہین بے منت

جنبش باد کرم سے جو اوڑا دامن جود
تو یہ جانا کہ ہے خورشید بھی صاحب دولت

انتہا ہے نہ خزائن نہ دفائن کی یہان
لیک ہوتے ہین گدا لعل و زمرد قیمت

ملک محروسہ یہ ہے آب کرم سے شاداب
جسکی شہرت نے کیا خون بہار جنت

خدما قیصر و فغفور بنے ہین سارے
ہے پرستار جود دولت تو کنیز ک ہمت

خم گردون مین بہری رہتی ہے ہر دم یہ صدا
اہلکار ایک سے ہے ایک فلاطون حکمت

حرف ابجد ہون نہ کسطرح اشارات و شفا
بخشے اللہ جو ہر علم و ہنر کی دولت

عام اشفاق ہین اسوجہ سے مخلوق خدا
ولمین ایمان کیطرح رکھتی ہے شوق و بیعت

در دولت پہ ہوئے اہل ہنر جو حاضر
دائمی اونکو میسر ہوئی جاہ و حشمت

قدر دانی کی پڑی دھوم جو اک عالم مین
نغمہ ہوش کی بھی آگئی آخر نوبت

عرض کی دست ادب باندھ کے کیا دو ہے
تاج عزت سے ملے حاصل ہو خطاب و خلعت

ہو حیات ابدی دہر مین مانند شہید
سرخرو ہوکے جو ہر دم ہون محو مدحت

کام گو مدح سرائی ہے مگر شرط یہ ہے
کہ ہو ممدوح نبی یا ہو نبی کی عترت

غیر تلتا نہین میزان نظر مین گاہے
اپنے پلے کی رہا کرتی ہے حافظ رحمت

گرچہ واثرونی قسمت نے بنایا درویش
بے محل پر نہین جھکنے کی کلاہ نخوت

یہ دعا ہے کہ در فیض رہے واجب تک
حیدرآباد دکن مین رہے شہ سی زینت

صیقل رحمت خالق سے مصفا ہوکر
منہ دکھاتا رہے آئینہ روے بہجت

ہون ہوا خواہ جو شاد ان ہین وہ گلگی روش
جو عدو ہون ہین پابند عذاب و نکبت

مورد لطف خدا شہ کی اعزہ ہین ہوش
ختم ہون معنی اتممت علیکم نعمت

مدح ارسطوی زمان افلاطون دوران امیر الامرا منیر الدولہ مختار الملک

عماد السلطنہ نواب میر لائق علی خان بہادر سالار جنگ مدار المہام سابق

۵۰ سرکار عالی حیدرآباد دکن دام اقبالہ ۲۷

باغ عالم مین نئے رنگ سے آئی ہی بہار
شکر سے تر نظر آتی ہے زبان ہر خار

جان فزا چلتی ہی کچھ ایسی ہواے عالم
کہ نہال آج ہرے ہوگئے ہین سوکھے اشجار

نخل جتنے ہین وہ مستونکی روش جہومتے ہین
جام صہبا سے بسرت ہی نرگس سرشار

پتے مل مل کے بجاتے ہین جلاجل باہم
گل مشبو ہین ہین قرناکے سراسر آثار

پہولکر محو نشاط ایسے ہوے ہین گل باغ
کہ ترانہ اونہین بلبل کا ہی سُنا دشوار

سبزہی سے فرش زمرد کا چمن ہی بچھا
چرخ اطلس کی زمین پر ہین نمایان آثار

پنکھے جھلتی ہی صبا عطر ہی شبنم ملتی
اور سوسن کی زبان پر ہین یہ جاری اشعار

کہ خوشا بخت ہوے اب وہ ہمارے حاکم
ہین جو آل رسول عربی سے سردار

کیون وہ زیارت پہ دکن کی وہ نہوتے مامور
اب جدا اونکے ہمیشہ سے رہے تھے مختار

لائق و فائق و دانا و ذکی و ذی فہم
کرتے ہین اہل فرنگ اہل عرب اونکو شمار

ہین امیر ابن امیر اور وزیر ابن وزیر
ہی خط دست سخا اونکا جہان مین طومار

جو طلب جسنے کیا اوسکو عنایت سے دیا
آجتک اونکی زبان پر نہین آیا انکار

قدردان سخن و اہل سخن ہی وہی ذات
ہین حقیقت مین زر علم و ہنر کی معیار

دستگیری پہ کسے کیون نہ ہین اپنی کمر
کہ یہ ہی اونکے بزرگون کا ہمیشہ سے شعار

ہین کریم اور خلیق اور رحیم اور جمیل
عادل و عاقل و خوش وضع و خجستہ کردار

رفعت و شان کا پایا بھی بڑھا ہی اتنا
کہ ہی قربان در فیض پہ چرخ دوار

قصر عالی جسے کہتے ہین وہ ادنی ہی غلام
عقل کل مدح سرا ہی کہ بڑے ہین ہشیار

بزم عالی کا جو ہر رات ہو مہ شمع فروز
مہر جاروب کش در نہو کیون وقت نہار

زال کے حکم مین رستم بھی ہوا گئے اگر
نظر قہر سے مریخ کا سینہ ہو فگار

رعب مانے ہوے تھے سام و نریمان ایسا
کہ چھپے پہلے سے پردے مین ہین کے ناچار

نام ہی دہر مین مشہور منیر الدولہ / سب رئیسون مین نہ مانے کی ہین وہ سالار

شاخ قربت ہونکیون شاہ سے تازہ پیدا / ہر گھڑی نخل لیاقت کا جو لائے اثمار

اسکو اقبال خداداد کہا کرتے ہین / کہ عدو کے لیے پیکان ہین او نہین کی افکار

جسطرح جسم مین دلمین ہا کرتی ہی روح / شاہ کے دلمین ہی یون انکا نہان عز و وقار

شاہ ملحوظ نہ کیون رکھے حقوق سابق / شہ عادل سے پہنچتا ہی کہین بھی آزار

باغبان گل کو جگہہ دے نہ چمن مین کیونکر / بلبلو گذرے جو گلچین کو تو گذرا کرے خار

(۵۱) کر دعا ہوش شگفتہ رہین یہ دونو مدام / صورت نرگس بیمار رہین حاسد زار (۲۶)

مدح جناب مستطاب معلی القاب نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر کبیر سر آسمان جاہ بہادر کی-سی-ای-آی-وزیر و مدار المہام حال شاہ دکن دام اقبالہ

آج تو آئینہ فکر مین آئی یہ جلا / کہ نظر اک مہ اوصاف کا آیا جلوا

حسن مین ثانی خورشید سپہر رفعت / مصر خوبی مین بٹھائے ہوئے اپنا سکا

بال دیکھو تو سراسر ہو عیان سر دو دو / سونگھلے بو تو پٹکتا ہی سپہر سر سودا

شاہد شق قمر صاف ہو احسن جبین / دفتر قاضی بیضا مین لکھا کر جہرا

دیکھہ پائے خم ابرو کو جو محراب حرم / پھر تعظیم جھکے یون کہ ادا ہو سجدا

چشم بد دور خدا نے وہ عطا کین آنکہین / رات دن دیدۂ افلاک بھی جنپر ہی فدا

دامن چشم کے مانند صبا فرش نہین / واسطے مردم دیدہ کے مصلّے ہی بچھا

دیکھلے بخیہ گر چاک جگر جو مژگان / عمر بھر دلمین کھٹکتا رہے اوسکے کانٹا

سرخی رخ مین ملی ہی نہ ضیا دانتو نکی / آب گوہر سے کسینے یہ چمن ہی سینچا

چاہ غبغب مین بھرا ہو لب نگین کا جو عکس — کیون نہ پہر معدن یاقوت کا گذرہو کا

چہرہ مصحف ہو تو قرآن کا الف ہے بینی — خط نے واللیل کی تفسیر کا کہینچا نقشا

ہے دہن چشمۂ حیوان تو زبان موج لطیف — وا ہے دامان اجابت نہین پانی کی دعا

صبح امید کا تارا ہے بنا گوش ہر اک — پردۂ گوش کو بھی نور کا کہیے تڑکا

پھر وہ گردن ہے صراحی نہین ہو سکی صفا — ہے ہر اک عضو بدن نور کے سانچے مین ڈھلا

ہاتھ دو نو شجر طور کی ہین دو شاخین — انگلیان پنجۂ خور سے بھی چمکتی ہین سوا

پنجہ کو کوئی تراشا ہوا ناخن جو ملے — تو وہین پشت مہ نو پہ رکھے ڈاک کی جا

اوسکے ہر عضو کا انسان سے بیان ہو کیونکر — سر سے جو تا بقدم نور کا ٹھہرے پتلا

چشم انصاف سے دیکھے تو کوئی دفتر دہر — کہ جز اس فرد کے نکلے گا نہ کوئی ایسا

کیون نہ ہر صفت مین ہمیشہ ہو وہ زیر فلک — باعث جود جہان مین ہو جو محبوب خدا

آنکھ کیا اوس سے ملائینگے دلیران جہان — رو مین تن تک بھی ہو ملنے نہ موئے جسکا لوہا

عامل و عاقل و ذی علم و وسیع الاخلاق — ذی ہنر اہل وقار اہل حشم اہل عطا

پیشواے رؤسا ابن امیر ابن امیر — گمرہان رہ حرمت کے لیے راہنما

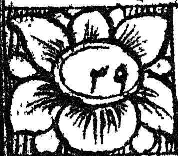
یہ سخا کی کہ ہوا دامن عالم زرریز — گل گلزار و گل خور مین ہوا زر پیدا

جس نے جو چاہا دیا اوس سے بھی کچھ بڑھکے سوا — در دولت سے نہ ابتک کوئی محروم پھرا

یا الٰہی ہے جب تک یہ خدائی تیری — در دولت پہ رہے اونکے بھی تب تک میلا



سر او ٹھائین نہ عدو شاد رہین اونکے محب
ہوش دل خستہ کی ہے یہ سحر و شام دعا



مدح اکمل الکملا افضل الفضلا خلاصہ خاندان مرتضوی نقاوۂ دودمان مصطفوی جناب سید علی صاحب شوستری متخلص طوبیٰ اخوند

ریشۂ کلک ہی کیون اب رگ شاخ طوبی / خلد کے کسیلئے میدان قلم مین ہے فضا

پر جبریل کی پرواز ہے کیون ہر پر مین / کیون شگاف اوسکا ہی اب مطلع خورشید سما

کسیلئے آج سیہ لفظون نے دی مشک کی بو / گیسوے حور سواد آج ہوا کیون خط کا

کیون ہر اک سطر ہوئی غیرت ریحان ارم / کسیلئے سطح کاغذ ورق گوہر بنا

کسکی مدحت کا خیال آج ہی اے طبع رسا / رنگ بدلا ہوا آتا ہی نظر کیون تیرا

کون کونین مین مسطور کا ہی اہل کرم / جسکی مدحت نے ہی اکسیر کا نسخہ بخشا

بول اوٹھی طبع کہ کیا تو نہین اتنا آہوش / ہین وہ سید علی شوستری نام خدا

مطلع ثانی

وہ جنکے ہین آل کہ جنکے لیے یہ ارض و سما / لفظ کن سے کیے اللہ نے دم مین پیدا

وہ نہوتے تو نہوتی یہ خدائی ساری / اونکے صدقے مین ہوئی خلق سبھی ماو شما

اونکو معراج مین پاس اپنے بلایا حق نے / جملہ مخلوق مین ٹھہرے وہی محبوب خدا

انبیا سارے ہوئے اونسے مدد کے طالب / عفو باعث سی اونہین کے ہوئی آدم کی خطا

افتخار اب وجد ہاشمی و مطلبی / احمد پاک لقب صل علی اصل علی

دم تحریر ثنا کرسی ہر حرف مرے / کیا عجب عرش کا پچھولے جو اوچک کر پایا

بنت خاتون قیامت سی عطا کی حق نے / اور داماد بھی بھائی بھی علی سا بخشا

شان مین جنکی ہوئی لحمک لحمی وارد / اونکی پھر عزت و قربت کا بھلا پوچھنا کیا

جتنے اسرار الہی تھے کھلے تھے اونپر / درمیان مین بخدا تھا نہ دوئی کا پردا

اسد بیشۂ عرفان الہی ہے وہی / اک وہی ہین کا تھا دو عالم مین لقب شیر خدا

نور عینین اونہین کے تھے حسن اور حسین / مردم دیدۂ افلاک نے دم جنکا بھرا

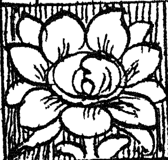
نازل اونپر رہے ہر وقت صلوۃ اور سلام / دم رہ حق مین دیا پر نہ ذرا دم مارا

بخشش امت جد کی ہے خواہان دو نو
اونکی اولاد مین جو اور ائمہ گذرے
سبحہ کے دانون کے مانند برابر تہا ہر ایک
تا بہ ممدوح جب اسطور سے نوبت پہونچی
جلوہ دیکہا تو ہوا نور فزون آنکہون مین
جتنے اوصاف ہین اونمین اونہین پایا کامل
ظاہری حسن کو انصاف سے دیکہین جو حسین
باطنی حسن بہی تو یوسف ثانی بنکر
وہ لکہی نثر ہوا نظم کا دہوکا جسپر
رائے اسطور کی صائب تہی سخن گوئی مین
تہم پختہ مضمون کا عصارہ کیا دور
شعر فہمی نے قباحت جو نکالی اے چرخ
دا ہزارون ہی ہوئے عقدہ مشکل جس سے
شان و شوکت اسلام کا ہی جس سے نشان
پیشواے علما و فضلا و شعرا
زاہد و عابد و خوش وضع و عمیم الاشفاق
ذی ہنر اہل سخا اہل وفا اہل کرم
تا کجا ہوش بیان انکے مین اوصاف کرون
کہ رہے پنجتن پاک کا سایہ سر پر

ایک دن ملک و حشم رب سے نہ اپنے چاہا
مثل اونکا کہین عالم مین نہ دیکہا نہ سُنا
بحر عرفان الٰہی مین مگر تہا ڈوبا
تو بجا ہیے درِ دل پہ خوشی کا ڈنکا
کہنچ گیا بدر کا بس صفحہ دل پر نقشا
دو نو عالم مین یہی اک نظر آئے یکتا
تو اونہین صورت آئینہ ابہی ہو سکتا
ہوا بازار مین عالم کے عزیز دلہا
وہ کہی نظم ہوئی سلک گہر جسپہ فدا
کہ مدد مانگتا صائب بہی جو زندہ ہوتا
جا کے تبریز مین عصارہ کو ہو آب بقا
تو مہ نو کا بہی مصرع ہوا انگشت نما
فضل سے اپنے خدا نے وہ دیا ذہن رسا
فضل وہ علم لدنی کا ہی جو پردہ کشا
قبلہ و کعبہ عالم خود و خود قبلہ نما
دستگیر غربا چارہ درد امرا
صاحب جرأت و ہمت ہمہ تن حلم و حیا
یہی بہتر ہے جہکون سجدے مین مانگون یہ دعا
واسطہ پانچون کا پہونچے نہ اونہین غم و بلا



دوست جو اونکے ہین وہ شاد رہین عالم مین
اور دشمن رہین تا حشر گرفتار بلا



یک گل بہار ریاض قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

۵۳ ۹

دیوان مین رنگ ہی چمن روزگار کا — مطلع ہی حسن مطلع صبح بہار کا

کثرت ہی عکس وحدت پروردگار کا — جیسے کہ اک عدد سے ہی جلوہ ہزار کا

پردون مین مختلف ہی صدا ساز ایک ہی — عالم مین صاف پاتے ہین عالم ستار کا

الفت کے سلسلے مین ہین جتنے ہین صاف دل — ہی ایک رشتہ سو گہر آبدار کا

دریا مین قطرہ موج سے پاتا نہین ضرر — حق ہی کہ شکوہ کیون کرے منصور دار کا

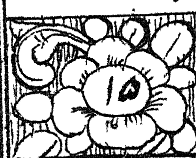
راحت کے بعد رنج ہی راحت ہی بعد رنج — ایسا یہی ہی گردش لیل و نہار کا

ہی قول حق کہ مین رگ گردن سے ہون قریب — کیون رنج کہینچتے ہین بشر انتظار کا

جو آنکھ ہی وہ خوف خدا سے پر آب ہی — عالم نہین ورق ہے کتاب بہار کا



اے ہوش ڈر نہ دفتر عصیان کی طول سے
عنوان نامہ نام ہے آمرزگار کا



جو حسن ہے ختم مرسلین کا وہ ہی پری کا نہ حور عین کا — حبیب ہے رب عالمین کا کہان یہ رتبہ کسی حسین کا

تمام عالم ہی مثل خاتم نگین ہی ظل خدائے اعظم — حبیب خالق کی ذات اکرم نبی ہی اک نقش اس نگین کا

کسیکی ایسی نہ قدر دیکہی کہ سو ادب سے اوٹہا کے قدمے — لگائین آنکہون مین خاک اسکی جو کشتہ ہو چشم سرمگین کا

حضور ہین دو جہان مین یکتا نہ مثل کوئی ہوا نہ ہوگا — نہ ثانی اسمین کسیکا کہنا ہی رتبہ حاصل ہین یقین کا

مگر عداوت پہ جسنے باندہی کمر ہوئی اوسکی لیے خرابی — ذرا گہٹائی جو قدر شہ کی ہوا وہ مرتد نہ ہے کہین کا

معطر ایسی ہی زلف سرور کہ آ گیا اوسکی گرد عنبر — خطا ہی جو کوئی اوسکو ہمسر بتائے عالم مین مشک چین کا

نکالین شعر کی ذہن کا مضمون جمع کرنا چاہین ہم اسکو موزون — تو فکر کی ہو خلش یہ افزون کہ طبع چبتا ہوا نگین کا

نصیب ہی فرقت ہمیں ہے ہین ہم آجکل سمند
نکیون مجھے وہ رشک مہر محشر جو داغ چمکے دل حزین کا

یہ رنگ عالم شہا سراپا قبائے رنگین کا عکس پایا
بہار جنت ہی نام جسکا وہ پھول ہی ایک آستین کا

پسینے کا شہ کی وصف جیسے کیا ادا ہمنی فضل رب سے
تو نام اپنی سوا ہی تب سے اجارا اس عطر کی زمین کا

خدا ہو جس جا پہ جلوہ افزا صفین جہان خلق کی ہون برپا
ذرا کسیکا نہو سہارا وہان بھروسا ہی شاہ دین کا

نبی و آل نبی کی انسان کہی الفت تو کیا ہے ایمان
مکان کیونکر نہو وہ ویران نشان جسمین نہو مکین کا

خدا و احمد کی کنہ پانی قسم خدا کی ہی سب کہانی
عبث طبیعت کی ہی روانی ہی کام کیا عقل خوردبین کا

یہان جو ڈوبین الم مین کیا غم حباب بحر جہانین ہین ہم
الٰہی نام رسول اکرم انیس ہو وقت واپسین کا

۵۵ جناب احمد کی مدح کرکے بقول ناسخ کیا ہے ہمنے
مقرر اے ہوش آسمان سے بلند تر رتبہ اس زمین کا ۱۹

زخمی نالان ہی عالم اوس خط رخسار کا
بولتا ہے خوب طوطی مرہم زنگار کا

دیکھتے ہی خون ہوجاتا ہی کیون وچار کا
آنکھ کا تار نظر ڈورا ہی کیا تلوار کا

گھٹتے گھٹتے حسرت دیدار مین ہین ریزہ ریزہ
بنگیا ہون خال چشم روزن دیوار کا

سلسلہ غم کا مدد جب او سکو پہنچاتا ہے
کیون نہ مشکل ٹوٹنا ہو آنسوؤن کے تار کا

خار صحرا سو کہہ کر کانٹا ہوا جاتا ہی کیون
سایہ کیا اسپر پڑا ہی میرے جسم زار کا

آئینہ رویون کو میری خاک بھی اکسیر ہے
اے ہوس ہون مین کشتہ شعلہ رخسار کا

بندھ گئی زلف سیاہ یار کی جب سے ہوا
چرخ نیلی بنگیا چھالا دہان مار کا

پھر ہوئی وحشت گریبان گیر ای دست جنون
یاد آیا آبلون کو پھر کھٹکنا خار کا

ان حسینون کی جھپکتی آنکھ کب نرگس کے مثل
دیکھتی جو آئینہ یہ دیدہ بیدار کا

مجھکو تصویر خیالی جانتے ہین موشگاف
نقش دل مین جیسے ہی نقشہ میان یار کا

یہ چلی جسپر قیامت اوسکے سر پہ آگئی
تیغ نے سیکھا چلن شاید تری رفتار کا

زلف کا حلقہ پڑا جب سبزہ خط پر ترے
بنگیا رنگ زمرد پردہ چشم مار کا

صورت خس جسم لاغر کو اوڑاتی ہی صبا
پھاندنا اب کیا ہی مشکل یار کی دیوار کا

مجکو سختی بتان نے اے جنون عریان کیا
کیون نہ تن ڈھاپون اگر دامن ملے کہسار کا

سبزۂ خط روے جانان پر نہین اے عندلیب
زخم گل پر ہی یہ پھاہا مرہم زنگار کا

کاٹ تیغ ظلم سے ظالم نہ میرا نخل عمر
کب ملے اوسکو ثمر قاطع ہو جو اشجار کا

دامن صحراے محشر کا کفن دینا مجھے
مر گیا ہون دیکھکر انداز مین رفتار کا

کیون نہ وو داغ آتش یاقوت کی چھپتی کہین
دیکھ پایئن جب مسی مالیدہ لب ہم یار کا

کھل گئے اے ہوش دو نو پٹ در مضمون کے صاف
فکر کی جب نام لیکر حیدر کرار کا

(۵۶) (۲۱)

جب لکھا مضمون کوئی زلف عنبر بار کا
کھینچ گیا نقشہ زمین شعر پر تاتار کا

خشک جب آنسو ہوے راز محبت کھل گیا
اشک کا قطرہ پھپھولا تہا لب اظہار کا

خط پڑا ان پر جو تیغ یار سے آئی ہنسی
نقشہ اے قاتل وہ تہا کیا قہقہا دیوار کا

رو برو ابرو کے جو آتا ہی ہو جاتا ہی زیر
عالم اوس مد محرف مین ہی حرف جار کا

تو خیال چشم ساقی سے ہی سرخوش کیا عجب
خم اگر اے شیخ ہو گنبد تری دستار کا

واہ ری چسپیدگی دل کہ جب بوسہ لیا
بن گیا دامن مین تیغ ابروے خمدار کا

تیری ابرو پر مین اے صیاد عاشق ہو گیا
باندھنے کو پر بھی ڈورا چاہیے تلوار کا

پھر سر نو ملتے ہین بالکل بھلا کر دہ مجھے
بخت خفتہ مین ہی عالم طالع بیدار کا

بعد مدت وہ اگر آئے تو آئے لیکے تیغ
پھل ہرے نخل تمنا مین لگا تلوار کا

آنکھ سے اپنی چھپا خال ذقن نکلا جو خط
آب و دانہ تنگ چھٹا اب مردم بیمار کا

قتل کو مانع ہنسی قاتل کی ہو سکتی نہین
کب غش پر دال ہو خندہ لب سوفار کا

راز دلکو میری وحشت نے کیا ہی مشتہر
جیب کا ٹکڑا ہر اک پرچہ ہوا اخبار کا

کنگنی ہی گل خون مین عناب بہر کفن
قطع ہونا چاہیے دامن کسی گلزار کا

پیچ کا کل ہی نہ مشاطۂ دل عاشق نکال
وہ اگر ہی سانپ تو یہ بھی ہی مہرہ مار کا

دیدۂ اہل نظر مین آب زر سے کم نہین
کیا چمکتا ہی پسینہ یار کے رخسار کا

بسملون کا جب نہ یک آ اترک ہو سیلاب اشک
کیون نہ بہرا تہون نشے سے پانی تری تلوار کا

حلقۂ گیسوے جانان مین پسینہ دیکھکر
ڈھلگیا پانی مری آنکھونسے چشم مار کا

چاک عریانی کا جامہ بھی ہوا دست جنون
دیتے ہین وحشت مین تجکو واسطہ ستار کا

داغ دل کیون بنگیا سورج مکھی کا پھول آج
دہیان آیا ہی فلک کسکے گل رخسار کا

چپ ہی یہ باطن ستایش ہی تو اوسکا کیا گلا
کون ہی ممدوح عالم مین زبان خار کا

۵۷

کیون نہ پھر تیری کمند فکر ہو زنجیر ہوش
ہوش جب مداح ہو تو احمد مختار کا

۲۲

تجلی گاہ سینہ ہی ضیاے داغ ہجران کا
چراغ طور کا ہنسنا ہی چاک ہے گریبان کا

لقب ہی اسکیون مہر ولایت داغ ہجران کا
کشود باب باطن نام ہی چاک گریبان کا

کسیکی مہر مہری نے جو داغ دل کو چمکایا
تو کافور سحر پایا غبار اپنے بیابان کا

اگر دن مین چھپالے وہ رخ روشن کو دامن سے
تو عالم دھوپ مین بھی ہو شب مہتاب ہجران کا

لب لعلین کی الفت جو نہین چھپتی کسی صورت
ہیولی تھا ازل مین کیا مرا خاک بدخشان کا

تصور مین رخ رنگین کے میرے جب لیے آنسو
تو ہر دیدہ خزانہ بنگیا حوض گلستان کا

کھلا غنچہ تو سوزش عشق بلبل کی ہوئی دونی
اڑا ہی باغبان اس زخم نے بخشا نمکدان کا

شفق بھیگا ہوا رومال ہی اک اشک خونسے
سحاب تر نہین جالا ہی میری چشم گریان کا

صداے صور سمجھا مین قیامت آگئی سر پر
اگر چہ ناتوان کی زخم کا ٹوٹا کوئی ٹانکا

طفیل گریہ لبریز گہر دامان صحرا ہے
جنون گرد یتیمی ہی غبار اپنے بیابان کا

عجب کیا مردم چشم اوسکی اس جانب بچھ پہر جائین
کہ انسان ہی نکلتا ہی جہان نمین کام انسان کا

تری کوچے کی اک ری کا مہر حشر پر تو ہے
ستمگر گوشہ ہی میدان محشر تیری دامان کا

دکہائے وہ اگر صورت تو پوچہے اوسکو اک عالم
جہاں نسے یک قلم مٹجاے جہگڑا کفر و ایمان کا

ملون مین ناتوان وس جسم نورانی سے کیا جا
کب اولجہا دامن خورشید مین کانٹا بیابان کا

جلا دے ساری عالم کو لگا دے آگ پانی مین
شرارت پر اگر آئے شرار اس آہ سوزان کا

ترے لطف و غضب مین یار نسبت ہے تساوی کی
نظر نے زخم اگر ڈالا تو مژگان نے اوسے ٹانکا

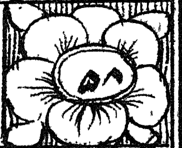
بہاو نمین نہ جبتک اشک چہوئے دین وہ رخ کیونکہ
کسی صورت نہ جائز بے وضو کے مس مصحف قرآن کا

پڑا پہرتا ہے وہ یہ کعبۂ دل مین ہے پوشیدہ
مقابل داغ کے ہو منہ کہان پیاہ تابان کا

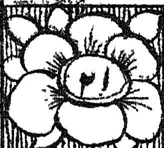
تم اپنے پنجۂ رنگین سے اوسکو جب کرو روشن
تو کیونکر پنجتا خہ پہیر دے پنجۂ مرجان کا

خیال اوسکی دہن کا جب وم فکر سخن آیا
ہوا آب درِ مضمون مین عالم آب حیوان کا

اوڑاتا ہے اسے بھی دیو دن وصف پریرویان
ورق دیوان کا ہمسایہ ہے تخت سلیمان کا


۵۸

پونہچا ہو وہان پر ہوش کیونکر زندگانی مین
یہ سنتے ہین کہ وہ کوچہ ہے ہمسر باغ رضوان کا


۲۱

برنگ گل چمن دہر مین جو تو ہوتا
تو مین چہپا ہوا اس مین مثل بو ہوتا

جو مری بزم مین وہ ار دوہ شمع رو ہوتا
تو بے چراغ نہ کیون خانہ عدو ہوتا

جو دیکہتی اوسے بلبل تو اے گل گلزار
نہ پاتی چین ہزار اوسکے پاس تو ہوتا

ابہی تو عالم وحشت مین چاک کرتا مین
جو میرے ہاتہ مین دامان آرزو ہوتا

بہری تہی دل مین تمنا کلام جو کرتا
لبون تک آتے ہی وہ حرف آرزو ہوتا

پس فنا بہی جو رہتا یہ تار اشک مرا
تو چاک جیب کفن مین نہ کیون رفو ہوتا

عزیز ہے وہ سمجہتا حقیر جو کرتا
مین گہٹ کے مردمکِ دیدۂ عدو ہوتا

اگر لطیف بنا تا کہلا کے آب سرشک
تو مین گرہ مین تری مثل آبرو ہوتا

خیال لطف مرے دل مین گہر اگر کرتا
تو مثل نافہ سویدا ابہی مشک بو ہوتا

کبہی تو رشتۂ الفت سے تیری سی جاتا
اگر یہ چاک جگر قابل رفو ہوتا

اگر خجل وہ نکرتے دکھاکے چہرۂ سرخ
تو آفتاب نہ ہو جہ زرد رو ہوتا

عدم کی سیر دکھاتا خیالِ موے کمر
ہمین تو تیغ کا ڈورا کمر کا مو ہوتا

دکھاتی آئینہ حیرت نہ کیون زمانے کو
مطیع دل سے مرا جب وہ سادہ رو ہوتا

جو قتل مجکو وہ کرتے تو بیخودی جاتی
گلاب حق مین مرے یہ مرا لہو ہوتا

ہوا نہ کیون خطِ ساغر مرا خطِ قسمت
کہ سر بھی میکدۂ دہر مین سبو ہوتا

فلک مجھے جو نکرتا کسیکا نقشِ قدم
تو مین ضعیف نہ افتادہ کوبکو ہوتا

وہ پاکباز خرابات دہر مین ہون مین
کہ دختِ رز کو نچھوتا جو بے وضو ہوتا

ہوئی تھی قیدیِ الفت جو صوتِ قمری
تو زلفِ یار کے حلقے مین یہ گلو ہوتا

مئی دوآتشہ ہوتی تجھے شرابِ وصال
جو مست وصل مین مئی سی وہ شعلہ رو ہوتا

سمجھتے شیخ کو ہم رازدار تب تیرا
کہ لب پہ ذکرِ بتان اور دل مین تو ہوتا

۵۹

ہی اوس ملیح کی خواہش تجھے نکیون آہوش
سخن ترا نمک خوانِ آرزو ہوتا

۴۵

[illegible]
نالۂ موزون [illegible] عالمِ ایجاد کا

ہو رقم مضمون جسدم سختیِ جلاد کا
دائرہ ہر حرف کا بیضہ بنے فولاد کا

دیکھتا تو رنگ سفاکی ستم ایجاد کا
منہ دکھاکر خون بہایا بلبلِ ناشاد کا

کھینچے چلکر پریشان کھولے گلشن مین بال
لبنیان لیتا ہی طرہ بیطرح شمشاد کا

ناتوانی بڑھ کے خود زنجیرِ پا ہوگی جنون
سلسلہ بیکار ہی اب الفتِ حداد کا

اوسکے سائے مین بچے سب ہی خسارِ دہر
زیرِ فرمان یار کے ہی ملک حسن آباد کا

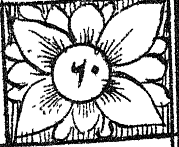
بہر بلبل دام ہو جائین لکیرین ہاتھ کی
دیکھ پائے پنجۂ رنگین اگر صیاد کا

چھیڑتا ہی کیون رگِ قلبِ عدو کو دمبدم
نوک کا مضمون مرا نشتر ہی کیا فصاد کا

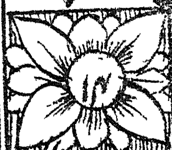
امرِ تقدیری ہی شاعر کا جو ناقص ہو کلام
چاہتا ہی کب برا ہونا کوئی اولاد کا

سلسلہ جب نظم کا قیدی مضامین کرے
سختی سنگین دلان مانع صفائے تن نہین
فرع کج ہو کر ضرر اصلاح سے پہونچے اصل کو
ہون مین آدم جان ون ہر جبینون پر کیون
بلبلو کسنے اوڑا دی گل کی گلشن مین ہوئین
نظم کے مکتب مین ہو چشم فلک کیونکر نہ فرد
ہیسیان مژگان کا رگ جان کی لیے ہو نیشتر
تو وہ گل ہے آتے ہی تیرے نشاط افزا ہو باغ
طائر روح گدا سے کب یہ کسوت چہٹ سکے
جسنے کوہ عشق کاٹا جان شیرین دی ضرور
مصرعہ قد مین کمر معنی کیصورت ہے نہان
زلف مشکین مین بنائے مشاطہ تو حلقہ بنا
کہل گئی جنت کی کہڑکی جو لحد مین ای گلو
جو علائق سے چہٹے پائی رہ توحید صاف
باغ رضوان کہتے ہین جسکو وہ کوچہ ہے ترا

نام پہر کیون دہر مین سوا نہو حداد کا
کیا دکہاتا منہ نہین ہے آئینہ فولاد کا
منحرف شاگرد ہو تو ہرج کیا استاد کا
ہے دل آویز بلا تک حسن آدم زاد کا
کیون ہوا مین تنگ آیا نکہت برباد کا
ماہ نو اس صاد پر خلعت ہو جب استاد کا
منہ مجہے ہرگز نہ دکہلائے خدا افصاد کا
غل شکست تنگ سے نکلے مبارکباد کا
صاف نقش بوریا ہو دام اوسے صیاد کا
ہے مقولہ یہ زبان تیشہ فرہاد کا
قافیہ تنگ اس سے پایا مانی و بہزاد کا
لام یہ محتاج کب استاد کے ہے صاد کا
بعد مرنے کے اثر تہا یہ کسیکی یاد کا
ہے یہی مطلب خط پیشانی آزاد کا
حور جنت نام ہے ای گل ترے ہمزاد کا



بے ہوئے شاگرد استادی کا دعوی ہوش کیا
مثل شیطان پائے کیون چندی لقب استاد کا



دل ناداں نہین رخ پر جو مچل جاؤنگا
وہ بلائینگے تو کیون سر کے نہ بہل جاؤنگا
تیرے دامن کو مین کیون چہوڑ کے ٹل جاؤنگا
قطرۂ اشک ہون دکہلائی مجکو جلوہ

نقش پا ہون کبہی کوچے سے نہ ٹل جاؤنگا
دیکہے دم تیغ کو مقتل سے نکل جاؤنگا
کیا ہون پیراہن کہنہ کہ نکل جاؤنگا
شجر طور نہین ہون جو مین جل جاؤنگا

ابھی اوٹھ بیٹھونگا آؤ تو عیادت کے لیے
مرض الموت بھی ہوگا تو سنبھل جاؤنگا

گرم کیون ہوتے ہو محفل مین مجھی دیکھکے تم
شمع سان خود ہی سحر تک مین پگھل جاؤنگا

وہیان کہتا ہی مرا دلمین علے و دین تو جگہہ
مثل موسئی مین کسی طور سے ٹل جاؤنگا

قصر مقصود کو ڈہا دیتی ہے اکثر خجلت
قول یوسف تہانہ مین نہ پر محمل جاؤنگا

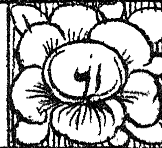
دل ہی لبریز مئی عشق سے بیش داور
یہی شیشہ لیئے مین زیر بغل جاؤنگا

پیسکر سنگ جفا سے جو وہ سمجھینگے حنا
پہر تو مین رنگ کے مانند بدل جاؤنگا

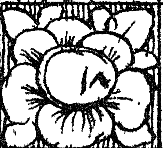
ناتوانی نے بنایا ہی ہوا اے دربان
مین تو دیوار کے روزن سی نکل جاؤنگا

ہی سلامت جو مرا داغ جگر گیا غم ہی
ساتہہ مرقد مین لیے مین یہ کنول جاؤنگا

ہی خطا زلف سیہ فام کی مدحت کرنا
کہان سودا ہین کدہر لیکے غزل جاؤنگا



باغ کیون سبزہ کہاتے ہو مرا ہوس ہی نام
کچہہ مین نادان نہین ہون جو بہل جاؤنگا



اندنون بے وجہ وہ مہرو مکدر ہو گیا
خاک کا ذرہ مرے طالع کا اختر ہو گیا

قطرۂ مئی فرقت ساقی مین اخگر ہو گیا
آفتاب حشر سے میخانہ محشر ہو گیا

جب مقابل اوس رخ روشن کی نیّر ہو گیا
چہٹ گئی مہتاب منہ پر گہٹ کی اخگر ہو گیا

نظم وصف قامت موزون دلبر ہو گیا
مصرع تر غیرت شاخ صنوبر ہو گیا

دور ہی سے ابرو سے جلا دکا دیکہا جو کاٹ
لین بلائین تیغ نے قربان خنجر ہو گیا

بلبل گلشن کو پہرے اپنے آنیکی خبر
طائر رنگ چمن اوڑ کر کبوتر ہو گیا

خون سودائی کے قطرے دکہا طرفہ رنگ
تیغ پر گرتے ہی خال چشم جوہر ہو گیا

بنگئی یا دیتان چہانی کی سل مرنیکے بعد
اور حاصل عشق مین کیا خاک پتہر ہو گیا

بیقراری نے مری لطف دم عیسی دیا
جب پیا گہبرا کے اچہو آب خنجر ہو گیا

خاک حسرت زلف مین چہانی تہی ایسی بعد مرگ
میری مٹی کے مقابل گرد عنبر ہو گیا

کس بھبوکے کے لکھے اوصاف تونے اے قلم — کیون ترا پرکالۂ آتش ہر اک پر ہو گیا

شش جہت کو عالم سکتہ ہی اوسکے حسن سے — کیا شش و پنج اسکا جو آئینہ ششدر ہو گیا

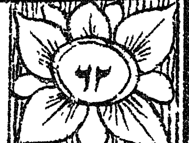
جنبش لب ہوسے اوس بت نے دیا ہمکو جواب — جو ذرا گویا نہ تہا لو وہ سخنور ہو گیا

یاد ساقی آگئی جسدم دم تحریر خط — آفتابی دائرہ لکھتے ہی ساغر ہو گیا

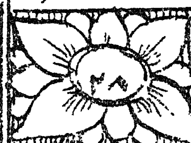
تیغ فرقت خود ہی میری جان لیتی ایکدن — مفت مین احسان قاتل میری سر پر ہو گیا

کی مدد خضر جنون نے یار تک پہنچی خبر — جو اوڑا پرزہ گریبان کا کبوتر ہو گیا

میری عصیان کو پریشانی نے میری گم کیا — روز محشر نامۂ اعمال ابتر ہو گیا



دیکھکر کہتے ہین وہ حالت مری کچھہ خبر ہی
ہوش تہا مشہور تو دیوانہ کیونکر ہو گیا



جب تصور اوسکا نور دیدۂ دل ہو گیا — نقطۂ دل عین چشم مہر کامل ہو گیا

جب مقابل آئینہ اوس روے روشن کی ہوا — خشک ہوکر چشمہ حیرت کا ساحل ہو گیا

جب بندھی عالم مین اوج حسن جانانکی ہوا — آسمان پر گل چراغ ماہ کامل ہو گیا

دل کیا ہر اک بشر نے قامت موزون کی نذر — ایک عالم مصرعۂ دیوان بیدل ہو گیا

خلق کو ابرو نے تیری کر دیا دم مین ہلاک — بے چلے یہ خنجر خونخوار قاتل ہو گیا

سر کیے تیر نظر جب اوسنے پہر مشق ادہر — یہ تن خاکی مثال تودۂ گل ہو گیا

جرم کیا تہا جو تری کاکل کو دیکھا اک نظر — کس خطا مین دل گرفتار سلاسل ہو گیا

کیون خط رخ کو خط نسخ بتان جانین نہ ہم — یہ وہ خط ہی مصحف رخ جسکا حائل ہو گیا

گرمی محفل کا سامان اوسکی جب یاد آ گیا — آہ کا شعلہ مثال شمع محفل ہو گیا

منہ اوترنے سے تمہارا مرتبہ کیونکر گھٹے — جب کوئی مصحف ہوا چہوٹا حمائل ہو گیا

دامن زخم بدن پردہ ہوا خود قتل کا — پاک لوث جرم سے دامان قاتل ہو گیا

سر کی بہل جاتی ہین کیون ہر روز اوسکی چین ہم — نقش پاے دلربا کیا نقش عامل ہو گیا

کر لیا قیدی فرشتونکو ذقن کی خال نے
چاہ بابل سے ہویدا سحر بابل ہوگیا

کیا کسی بیمغز نے تشبیہہ دی رخ سے ترے
آسمان پر کیون دماغ ماہ کامل ہوگیا

یا تیغ ابرو کے خونریز خود کرتی ہلاک
میری گردن پر عبث احسان قاتل ہوگیا

منہ سے چپ رہتا ہون لیکن ہی مری صورت سوال
میر انقش بے صدا اک کاسۂ گل ہوگیا

ناخن پا کو یہانتک دی ترقی حسن نے
سب لگے کہنے ہلال اب ماہ کامل ہوگیا

درس ابجد ہی مین لام زلف لیلی تہا سبق
ہوش مجنونکو نہ آیا تہا کہ غافل ہوگیا

فصل گل مین گل سے آنکہین بلبلونکی جا لگین
دامن گل پردۂ چشم عنادل ہوگیا

کہل گیا تکرار صاد چشم جانان سے ہمین
دفتر عالم مین انسان فرد کامل ہوگیا

مل کی غازہ چین بابرو کیا ہوا وہ باغمین
طائر رنگ چمن جو مرغ بسمل ہوگیا

نور کے تہا نون کا نقطہ دہان تنگ یار
جب لگی مستی تو چشم حسن کاتل ہوگیا

تہوکتے ہین ہم لہو پہر تپ غم پر پڑین
یہ مرض حق مین ہمارے باعث سل ہوگیا

جب چلا گلشن سے وہ کان ملاحت کر کے سیر
زخم ہر گل کو نمک شور عنادل ہوگیا

کہل گیا جمتے ہی دلمین تخم الفت لف کا
دانۂ زنجیر بھی بونے کے قابل ہوگیا

سختی دل سے ترے یہ صاف آئینا ہوا
جوہر فولاد آئینے مین شامل ہوگیا

بوے خلد آنے لگی باغ سخن سے لا کلام
نظم جب وس حور کا وصف شمائل ہوگیا

لیلی مضمونکے خاطر ہوش کل دیوان مین
دائرہ ہر حرف کا ہمشکل محمل ہوگیا

یاد گیسو مین بلند اتنا مرا نالا ہوا
سنبلے کا صاف جبسے فلک دھوکا ہوا

جلوۂ رخ عکس مژگان سے یہ آئینا ہوا
شانہ آئینہ ہوا اب آئینہ شانا ہوا

کسکے پہلو مین وہ جا بیٹہا الہی کیا ہوا
کیون ا وچہلنے دل لگا کیون بے سبب دھڑکا ہوا

ساتہ فصل گل کے بلبل کاروان نالا ہوا
وہ چلی باد بہاری اور وہ گرد کا ہوا

نکتۂ فہم تھا عدم سے پہلے دہان تنگ یار
جب لگی مسی تو خال دیدۂ عنقا ہوا

روئے ہم جتنا ہوئے نشو و نمائے غم کی سوا
دیدۂ پر آب بحر نخل غم پھلا ہوا

لاؤ بھی تشریف خلعت و شہادت کا پہن
یہ لباس زندگی ابتو بہت میلا ہوا

وہ لطیف از بس مین بیحد ناتوان صاف دل
مانع دیدار اونکا کب مجھے پردا ہوا

جب وہ سمٹا حرف پیچیدہ قدر رنگین بنا
لو خط گلزار ہمرنگ خط طغرا ہوا

وہیان مژگان کا مٹا ابرو کا جب آیا خیال
دخل نشتر کا اوٹھا تو تیغ کا قبضا ہوا

اونکا سر و قد ہوا مین جو پریشان حال تھے
گیسوئے شبرنگ کا جسم وز سے سودا ہوا

داغ دلکی تازگی اشکونکی قطرونسے بڑھی
آب گوہر سے چمن پایا یہی سینچا ہوا

ایک تو گیسو تھے برہم دوسری تیوری چڑھی
یہ بلائے آسمانی پر نیا طرا ہوا

ڈھونڈھتے ہین آکی عزرائیل پر ملتا نہین
ناتوانی طائر جان بھی مرا عنقا ہوا

سرخ موباف اوسکی چوٹی کا ہوا وحشت مین یاد
داغ سودا دیکھنا آتش کا پرکالا ہوا

گرمیان اپنی دکھائینگے کسے اب شعلہ رو
یہ جلاتی تھی جسے لو آج وہ ٹھنڈا ہوا

جان لے یا چھوڑ دے یہ الفت ابرو و خال
ای مسیحا اب نیا پانی نیا دانا ہوا

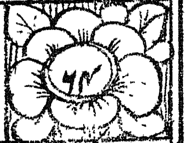
جب گیا دریا مین وہ عین تجلی بہر غسل
دیدۂ گرداب نخل طور کا پھلا ہوا

الفت کاکل مین پیچیدہ ہوا یہ دود آہ
نسخ جسکے آگے عالم مین خط طغرا ہوا

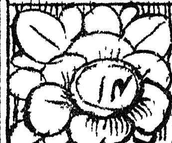
گرد کلفت کا ہوں مین گھر تو کھینچا نقشہ کیا
لے مصور اندنون نقشہ مرا خاکا ہوا

کندھکی تار اشک مین گوندھے گل لخت جگر
ہجر مین دولہا بنا مین پیش رخ سہرا ہوا

کیون اکڑتی پھرتی ہو بغلین بجاتی ہر طرف
لے بتو ہنگامۂ محشر بھی کیا میلا ہوا



دست انور کا ہر اک مضمون روشن ہر مین
ہوش پھر حاسد منکر ید بیضا ہوا



کیون تجکو یہ دعوی ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
کب آئینہ کہتا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

جو دل مین ہی اوسکے وہ بتا دیتی ہی چتون
پر وہ یہ سمجھتا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

کوئی تری آنکھون کو کہیگا نہ حیادار
پردا یہ جبھی تک ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

وہ گل تو کہلاتا ہی گل زخم جگر روز
تازہ یہ شگوفہ ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

کہو لو جو زبان تم تو کہے کیا نہین کوئی
یہ کام تو میرا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

سکتہ ہی اوسے دیکھکے ہر ایک بشر کو
ہر رخ سے یہ پیدا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

بت ساری خدائی کر ہا کرتی ہین خاموش
ناحق تو یہ کہتا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

وہ کھیل سمجھکر مجھے دیجاتے ہین دشنام
لیکن یہ تماشا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

جب بات ہی جو سنکے بھی وہ بت رہے خاموش
پتھر کا کلیجا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

وہ گل ہی تو مین خار ہون گلزار جہان مین
پھر کیا مجھے کھٹکا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

دل کا تو تقاضا ہی کہ بول اوٹھ سر محفل
کیا جانے سبب کیا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

گویا لب اظہار ہی یہ میری خموشی
راز اس سے ہویدا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

ہی شمع کے مانند مرا نام تو روشن
اس بزم مین لکھا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

۶۵ ۱۴

اے ہوش خدا نے تو زبان دی مجھے گویا
پھر کون یہ کہتا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

ہی لطف وصل سامنے نقشہ ہی یار کا
پھر کیون ادا نہ شکر کرون انتظار کا

لکھا جو وصف ایک بھی پستان یار کا
نقطہ ہر ایک بنگیا دانہ انار کا

جاتی ہی فصل گل کی یہ کہتی ہی عندلیب
منہ ڈھانپنے کو چاہیے دامن بہار کا

آسان شان حق ہو نکیون اوسکی دید سے
وہ آئنہ ہی صنعت پروردگار کا

اے عین نور تجھسے رنگین نہین ترا
انداز نخل طور مین آیا چنار کا

ادن آنکھون کا خیال دم مرگ ہی عبث
چرنے کے یہ ہرن نہین سبزہ مزار کا

نکلی بھڑاس وہ نہ سہی کچھ یہ تپ بھی کم پڑی
تھا تار اشک یا کوئی گنڈا بخار کا

وہ دیدہ کیون نظر نکرے اسطرف وہ ترک
رکھتا ہی قصد طائرِ جان کے شکار کا

واعظ عبث ہی وصف سے کوثر کی تر زبان
ہی ایک وہ بھی دامن تر بادہ خوار کا

پکتے جو آبلے کف پا کے تو پھوٹتے
احسان اپنے سر ہی عبث نوک خار کا

یارب بتون کا نقش قدم سنگ کیطرح
تعویذ بعد مرگ ہو اپنے مزار کا

آئی جو مرگ بلبل ناشاد کی خبر
دامن لیا گلون نے بھی مُنہ پر بہار کا

صورت دکھائی یاس کی گرد ملال نے
آئینہ نام کیون نہوا ونکے غبار کا

چھوڑو بتون کا ذکر کرو یاد حق کی ہوش
کیا اعتبار زندگی مستعار کا

۶۶ ۱۱

ہوا ے زلف کا جو مین مقام ہوجاتا
تو کیون نہ خط جبین مرا دام ہوجاتا

مدد ہمین کو نہ دیتا نکل کے وہ خط سبز
معین خضر علیہ السّلام ہوجاتا

اوڑاتی نازکی اوسکو جو بوے گل کی روش
تو میرا ہر بنِ مو بھی مشام ہوجاتا

جو نکتہ سنج بھی سنتے نہ کوئی بات اونکی
تو پھر دہن مین نہ کیونکر کلام ہوجاتا

ہوا ے نرگس شہلا بندھی ہوئی رہتی
الٰہی پھول جو کھلتا وہ جام ہوجاتا

اوٹھانے دیتی اگر اونکو نازکی خنجر
تو کیون حلال بھی کرنا حرام ہوجاتا

ڈراتے زلف کے کوڑے سے یہ پری رخسار
سمند ناز اگر بد لگام ہوجاتا

جو سنتے وصل کا مژدہ تو ہوتی شادی مرگ
ہمین پیام اجل وہ پیام ہوجاتا

جو پھیرتا دل ساقی کو دختر رز سے
تو محتسب کا نہ بندہ غلام ہوجاتا

پسیجتا دل دشمن بھی سرد آہون سے
کبھی تو میند کی کو بھی کام ہوجاتا

فروغ چلتے تو ہوش ہم بھی چپ رہتے
زبان شمع کے مانند کام ہوجاتا

۶۷ ۱۵

میرے آتے ہی جو مقتل میں وہ قاتل آیا
سب لے جاتا مجھے مرتخ کا عامل آیا

سخت تشویش مین میرا دل بسمل آیا / بر سر رحم دم قتل جو قاتل آیا

دسترس پاؤن کمر تک تو نکیون نہ سمجھون / ہاتھ اقلیم عدم کا مجھے حاصل آیا

بنگیا نقطۂ موہوم حیا سے خورشید / جب نظر چہرۂ روشن کا اوسے تل آیا

بدمزہ فرقت محبوب مین ہم اور ہوئے / دور مین ساغر مے جب سر محفل آیا

غیر نے الکے دیے موتیونکے ہار وہان / غم یہان آنسوونکے لیکے حمائل آیا

کسنے واجعد معنبر کو کیا گلشن مین / موج بو مین جو نظر رنگ سلاسل آیا

وہ پری رو ہی کہ جسپر ہی زمانہ قربان / حور پر شیخ کیسکا نہ کبھی دل آیا

مرگیا ہجر مین اوسکے تو ہوا شادی مرگ / موت آئی تو یہ سمجھا کہ وہ قاتل آیا

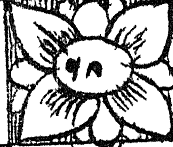
کسپر آئینہ یہ مضمون خط و خال نہین / ایک بھی مصحف رخ مین نہین مشکل آیا

زاہد خشک سے ہم کیا ہون دعا کے طالب / کبھی جنبش مین نہ ابدل لب ساحل آیا

اوس شہ حسن نے دیکھا بھی نہ اللہ رے غرور / جام جمشید جو لیکر سر محفل آیا

باعث زیست ہوئی خال رخ یار کی یاد / ہجر مین کام مرے دانۂ فلفل آیا

آرہی ہی یہی بسمل کی تڑپ سے آواز / ترے خنجر سے تو قاتل مین گلے مل آیا



میرے اشعار کو سنتے ہی وہ دلبر بولا / ہوش تو ہمکو نظر ثانی بیدل آیا



ہون وہ گریان جو نچوڑون کبھی دامن اپنا / پردۂ ابر مین منہ ڈھانپ لے ساون اپنا

ٹکڑے ٹکڑے ہی جنون پیرہن تن اپنا / آستین ہی نہ گریبان ہے نہ دامن اپنا

مین وہ لاغر ہون کفن کیلیے کافی ہوجائے / دے پس مرگ جو وہ گوشۂ دامن اپنا

واہ کیا زور سواری ہی تعلی اونکی / کہتے ہین ماہ کو نقش سم توسن اپنا

بیقراری کی سبب ماہی بی آب ہین ہم / اشکباری سے ہی گو آب مین مسکن اپنا

ہم بہی صورت وہ نکالین کہ تمہین حیرت ہو / تم وہ دکہادو جو ہمین آئینۂ تن اپنا

دم بخود اوسکو کسی ہونٹونکی مسی نے کیا
گنگ ہے حال کہے کیا گل سوسن اپنا

صورت میم عدم گھٹ کے ہوی بحر مین ہم
کیا عجب ہو دہن یار جو مسکن اپنا

آنکھین ہوٹین جو کہین تجھسی کے دکھلا صورت
تیری دیوار جو دے دیدہ روزن اپنا

جان پروانے نے دی آتش غم مین جلکر
پر کفن کو نہ دیا شمع نے دامن اپنا

تب بھی آگر تہ تل کے نہوا انجم کو فروغ
دے چراغ مہ گردون بھی جو روغن اپنا

وقت پرواز کسی چہرہ روشن کی ہے یاد
نخل پر طور کے اب ہوگا نشیمن اپنا

کسکی انسان کو وحشت ہے جو اللہ ہے دوست
ہوتے دو ایک زمانہ ہے جو دشمن اپنا

چادر ماہ کا ہو زخم جگر پر پہایا
وہ اگر ڈالدے عکس رخ روشن اپنا

ہم وہ بلبل ہین کہ کہاتی رہے ہم دم غم گل
نخل ماتم پہ رہا روز نشیمن اپنا

کھینچکر آئینگے وہ تیغ ادہر صورت موج
جذب دکھلائیگی جسدم رگ گردن اپنا

صور محشر کی صدا کا یہ دکھادے انداز
چاہے آوازہ زمانے مین جو شیون اپنا

تشنہ کامان شہادت کو ہو تسکین کہان
دے نہ پانی جو ترا خنجر آہن اپنا

جای گل داغ ہین نہرونکی عوض اشک رواں
ساتھ رکھتا ہو نمین ہر وقت مین گلشن اپنا

داغ اک اور پڑا کرتی ہے یاد کاکل
یہ چراغ آج ہوا شام سے روشن اپنا

کہتے ہین وہ کہ ہے کیا ظلم فلک کا چرچا
وہ بھی ہے اک اثر گردش دامن اپنا

زخم مژگان کو ہو کیا بخیہ گری کی امید
چاک دل سی نہ سکے جب کوئی سوزن اپنا

ہے یقین نام بھی اپنا ہو جہان سے غائب
ضعف جو روز دکھائے یہی دن اپنا

شانہ ہمدم جو ہوا زلف سوا لہرائی
پہن اوٹھائے ہوے پہرنے لگی ناگن اپنا

۶۹

ہوش ہم دیر و حرم دونو سے ہین بیگانے
شیخ کعبہ ہے نہ اپنا نہ برہمن اپنا

۱۵

اکبار باندہ کر جو وہ تلوار آئیگا
ملک عدم مین زلزلہ سو بار آئیگا

جب ظلم پر وہ ترک ستمگار آئیگا ہر ریخ سر بکف سر دربار آئیگا

ہوگا خیال زلف دم فکر شعر جب مضمون پھر تو ہوکے گرفتار آئیگا

ہوگی کتاب ظلم تو فرفر پڑھینگے وہ لب تک وفا کا حرف نہ زنہار آئیگا

کوڑا بنیگا ہجر مین شبدیز شبگوہ جس دم خیال طرہ طرار آئیگا

دامان دشت پہاڑ چلے گا جو اے جنون تو تیرے ہاتھ دامن کہسار آئیگا

اے دل لٹائے درہم داغ اپنو بید ریغ سنتا ہون آج وہ بت عیار آئیگا

تسکین بہلے دل کو تھی یہ جانتے نہ تھے گردش مین نقطہ صورت پرکار آئیگا

سرمہ کہلائیگی اوسے چشم سیاہ یار وا ہونے پر جو یہ لب اظہار آئیگا

خط پر ہوا سے آئیگی اوڑکر جو زلف یار مہمان مور ہمکو نظر مار آئیگا

وہ دشت گرد ہون نہ ہرا دی سکیگا ساتھ چکر مین لاکھ چرخ ستمگار آئیگا

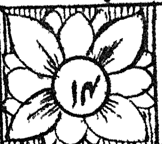
بلبل بجھا نہ باد خزان سے چراغ گل کس کام پھر یہ دامن گلزار آئیگا

لیلی کی شکل رکھتی ہی پر سانپ ہے وہ زلف مجنون نہین ہون مین کہ مجھے پیار آئیگا

آئینہ بنکے روبرو آیا نہ یار کے کیا کام اپنے دیدہ بیدار آئیگا



اے ہوش سب بکھیڑے ہین دنیا کی وقت مرگ
مونس نہ کوئی کام نہ غمخوار آئیگا



لاش اوٹھانے کوئی بیکس کی نہ صلا اوٹھا مثل خس دوش ہوا پر ہی جنازا اوٹھا

نظم کرنے لگا جب صفت مین اوس گیسو کا کیا سراسیمہ مرے آگے سے سودا اوٹھا

دانہ خال رخ یار ہوا جب سے نہان کھل گیا آئی قضا رزق ہمارا اوٹھا

دہیان ابرو کا گیا جب تو پلک یاد آئی دخل نشتر نے کیا تیغ کا قبضا اوٹھا

اٹھکے محفل سی گیا وہ تو ہوے سب بیجان شیر قالین نے صدا دی کہ مسیحا اوٹھا

سجدہ جب سے ہوا عام ترے در کا صنم شیخ و زاہد کا بھی کعبہ سے مصلی اوٹھا

نقش کیطرح کسی جا جو مین بیٹھا بیٹھا — صورت حرف غلط جب کبھی اوٹھا اوٹھا

دیکھتا ہون مین جدہر تو ہی نظر آتا ہی — آنکھ جسدم سے کھلی بیچ سے پردا اوٹھا

دو قدم چلکے جہان بیٹھہ گیا وہ ظالم — فتنۂ حشر وہین بنکے بگولا اوٹھا

آگیا ہجر مین جب اوس لب شیرین کا خیال — درد اوٹھا بھی مری دل مین تو میٹھا اوٹھا

آپ سر کاٹ کے پھینک آئے در قاتل پر — ملک الموت کا ہمسے نہ تقاضا اوٹھا

پاس آکر جو وہ گانے کے لیے بیٹھہ گئے — رات محفل مین عجب لطف تماشا اوٹھا

ایسی بیتابی مین میری شب ہجران گذری — کبھی تڑپا کبھی لوٹا کبھی بیٹھا اوٹھا

ہوش ہشیار تھا پھر زلف کو دل دے بیٹھا
کیون گریبان خرد سے سر سودا اوٹھا

رخ پر نور دکھلایا تو ہوتا — مہ تابان کو شرمایا تو ہوتا

اوسی سے ہم تو کچھہ ہنس بول لیتے — روان وہ چھوڑ کر سایا تو ہوتا

شہادت کا ثمر ملتا ہی اے دل — پھل اوسکی تیغ کا کھایا تو ہوتا

یہ کالے بھول جاتے اپنی لہرین — ذرا زلفون کو لہرایا تو ہوتا

مین سر بھی کاٹ کر رکھتا قدم پر — کبھی اے جان فرمایا تو ہوتا

حسد سے غیر اوٹھہ جاتا او ستمگر — مجھے پاس اپنے بٹھلایا تو ہوتا

وہ سنتا یا نہ سنتا پر تو اے ہوش
زبان تک درد دل لایا تو ہوتا

کب مجھے یاد رخ حور شمائل نہوا — چاک کس دن صفت جیب گریبان دل نہوا

ہم گنہگارون کو یہ حشر ڈراتا ہی رہا — اوسکی ٹھوکر سے کبھی آکے مقابل نہوا

عشق کا داغ چھپے پردۂ دل مین کیونکر — زیر فانوس چراغ مہ کامل نہوا

رونگٹا رونگٹا اوسکا مجھے نشتر سو نکیون — کب رگ گل سے بھلا خون عنادل نہوا

بے پڑھے یاد ہو جو مصحف رخسار ہے وہ
اور قرآن تو ایسا کوئی نازل نہوا

ہے دل آویز ملائک ذقن زہرہ جبین
نام اس چاہ کا پھر کیون چہ بابل نہوا

کون سے دور مین رخ دائرۂ حسن نہتا
جائے مرکز ترے رخسار کا کب تل نہوا

باتین کسواسطے کرتا ہے یہ بہکی بہکی
بزم رندان مین تو واعظ کبھی داخل نہوا

زہد زاہد نہو کم صحبت تردامن سے
قربت بحر سے تردامن ساحل نہوا

ہے سبکروح تو آفات جہان سے کیا ڈر
طائر نکہت گلشن کبھی بسمل نہوا

صفحۂ مہر جہانتاب ہے سادہ اے ماہ
تیرے رخ پر بھی اسی وجہ سے اک تل نہوا

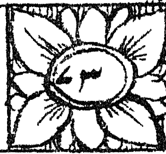
کوئی صورت کسی صورت نہوئی مثل ترے
یہ وہ نقشہ ہے کہ تصویر کے قابل نہوا

نام سنتا رہا لیکن نظر آیا نہ کبھی
نجم قسمت مجھے رخسار کا کب تل نہوا

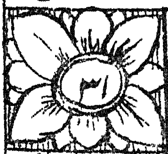
صفحۂ دہر سے کیون اوسکو مٹاتا ہے فلک
نقطۂ اشک ہوا کوئی مرا دل نہوا

شمع و بزم مین اسکو بھی کہین جا دیتے
کیون مرا سوز جگر گرمی محفل نہوا

پھیر لیتے مری جانب سے وہ رخ کیا منہ تہا
حیف مین سورۂ والشمس کا عامل نہوا



بچتے ارباب وطن تو گنہ غیبت سے
ہوش اسوقت مین تو کسلیے جاہل نہوا



سامان سب ہو جو کرم کارساز کا
زائر ہون مدینہ و ملک حجاز کا

گریہ مقدمہ ہو نہ کیون نگر نیاز کا
بعد وضو ہے حکم ادائے نماز کا

ڈورا دکھاکے کہتے ہین وہ تیغ ناز کا
لنگر ہی ہے عمر رواں کے جہاز کا

کہتی ہے شمع رو کے یہ نکتہ ہے راز کا
دامن ہوا اشک پونچھنے کو پاکباز کا

ابرو کے آگے کیون نہ جہکے سر نیاز کا
محراب ہے مقام ہے بہر نماز کا

کہتے ہین پہر قتل مجھی کو وہ منتخب
مین ہی نشانہ ہون نظر امتیاز کا

سائے کو اوسکی چاہون تو حاصل ہو وہ مجھے
ثمرہ ہے عاشقی مین حقیقت مجاز کا

داماں جو پہیلے نہ کیوں اس عروج پر
کوتاہ ہاتھ ہو نہ کبہی حرص و آز کا

دی جان جلکے بزم میں پروانے نے عبث
تہا ڈہنگ وڑانا شمع کے سوز و گداز کا

خورشید کو نظر سے گرا چڑھ کے بام پر
کیا دیکہنا محل ہے نشیب و فراز کا

طول شب فراق کے اندہیر سے کہلا
بیشک وہ سایہ ہی کسی زلف دراز کا

ہی گردش زمانہ دم رقص زیر پا
دور جہان ہے نام تری پیشواز کا

سکتہ کسی کو صوت تصویر کوئی چپ
عالم جدا جدا ہے ہر اک عشق باز کا

لے ناتوان کی جان پیازی دوپٹہ جب
کافی نکیوں کفن کو ہو چہلکا پیاز کا

کرتا ہوں میں تو عجز وہ کرتی ہیں ویسے عذر
ہے ہر شبیہ جواب سلام نیاز کا

رخ پر جو خال مشک ہی اوسنے بنا دیا
مشاطہ کو خطاب ملا جعل ساز کا

پرہیزگار شوق سے پی لے شراب عشق
اس مے کو حکم دیتے ہیں عالم جواز کا

ہر نقطے میں ہیں معنی روشن چھپے ہوے
ڈبہ ہی مونیوں کا کہ حقہ ہے راز کا

ای دل تو چکنی باتوں پر اونکی نکر یقین
ہر وقت ملتے رہتے ہیں دغن وہ قاز کا

پہیکیں وہ جتنے تیر نکیوں جادوں صدر پر
داماں دل وسیع ہو مہماں نواز کا

اوسکی متاع حسن نہ کیوں نکر ہو بے بہا
بیعانہ نقد دل ہو فقط جسکے ناز کا

محبوب خانگی کی ہو صحبت میں کیوں نہ لطف
ہوتا ہے کیف بڑھ کی مے خانہ ساز کا

الفت اثر دکہائے تو مولی سے ہو غلام
محمود کا تہا قول ہوں بندہ ایاز کا

ای ترک عاشقوں کی ہیں بڑے اہی سے یار
کرتی ہی کام تیغ جہازی جہاز کا

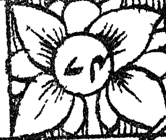
آغاز خط وہاں ہی پہنچ ہو تو کیا بعید
اے خضر آؤ مان لیں دو نا نیاز کا

باعث یہی ہی دیر میں آنیکا حشر کے
شرمندہ ہی وہ یار کی رفتار ناز کا

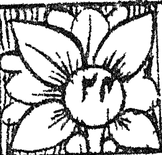
مسی وہاں تنگ میں اوسنی لگائی جب
ثابت ہوا دہن نہیں نقطہ ہی راز کا

پہ سر ہی زلف یار کا سودا جو سر میں ہی
آجائے ہاتھ سلسلہ عمر دراز کا

وہ نقش دل پسند ہی تو لوح دہر پر | پاؤن تو ہاتہ چوم لون صوت طراز کا
انگور جا کے تاکتے ہین شیخ بلغ مین | پہر دخت رز سے کیا ہی سبب احتراز کا

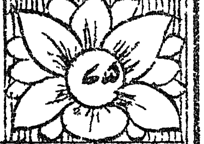


ای ہوش ہی یہ میرے لیے رتبۂ جلیل
اک بندۂ ذلیل ہون مین بے نیاز کا

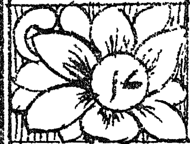


ہر گیسوے سیاہ صنم تاب دادہ تہا | بالاے سر نہ مانگ تہی پر نور جادہ تہا
ساقی کا پہر سیر چمن کیا ارادہ تہا | گل جام سرو صورت مینا کے بادہ تہا
کیا گرم عیش غیر سے وہ شعلہ خو رہا | کیون آج سوز اپنے جگر مین زیادہ تہا
گل سارے آب آب تہے اوس رخ کے سامنے | رنگ چمن حجاب سے ہر رنگ بادہ تہا
کسطرح خط شوق مین کرتے اوسے رقم | قرطاس کم تہا حال دل اپنا زیادہ تہا
دیکہا تو خانقاہ سے کم تہا نہ میکدہ | صرف سجود پیشہ سر جام بادہ تہا
آیا جو ہوش ہمکو تو خلوت نشین ہوئے | جبتک جنون تہا پاؤن مین زنجیر جادہ تہا
ہوتا نہ عشق آئینہ رویون سے کسطرح | روز ازل مین صفحۂ تقدیر سادہ تہا
پلتی نہ جا کے مانگ ہین کسواسطے نظر | زنجیر پہر پاے نظر کیا یہ جادہ تہا
الفت نے تیری پہول ہزارون بنا دیے | پہلے تو اس سے جامۂ تن اپنا سادہ تہا
خواہش تہی دید رخ کی تو جاتا تہا مانگ مین | اے دل ختن سے ملک حلب تک یہ جادہ تہا
کسنے گہٹا دیا تہا چمن کو دکہا کے رخ | جامہ ہر ایک گل کے بدن پر لبادہ تہا
غازہ سے چہرۂ یار کا کیسا چمک گیا | وہ چوب نخل طور کا شاید برادہ تہا
بوسہ دوبارہ مصحف رخسار کا لیا | مد نظر جو ہمکو سبق کا اعادہ تہا
شاخ غزال دشت نکیونکر مروڑتا | کہینچا ہوا یہ دست جنون کا کبادہ تہا
واعظ کو یون بگڑ کے نکر دی ذلیل رند | کیا تہا لحاظ کیا وہ کوئی شاہزادہ تہا
کسکا نہ نام خط مین کہ تعظیم کے لیے | جو حرف تہا وہ مثل الف ایستادہ تہا

تھی فرض عین ہر دم دیدہ پہ حب اشک | انسان جو وہ تھی تو یہ انسان زادہ تھا
اوس جور وش کا دہیان گشتہ تھا بعد قتل | تھا چاک سینہ یاد جنت کشادہ تھا
مغرور جو تھے روز ازل گڑگڑاتے تھے | پلے نیاز پر سر نخوت نہادہ تھا
اللہ رے پاس آئینہ ڈھونڈین وقت سیب | کوچے مین لف کے دل شہید افتادہ تھا
مسند ہی اب بچھائین تو بجائے بوریا | آگے تو بوریا ہی ہمارا وسادہ تھا
امت سے رنج اوٹھا کے ائمہ نے کی دعا | کیونکر نہو رسول کا یہ خانوادہ تھا



مرنے کے بعد ہوش یہ رتبہ مرا بڑھا
مین تھا سوار ساتھ زمانہ پیادہ تھا

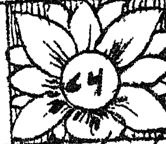


سر دیا سودا دیا چکر دیا صحرا دیا | کیا کہین ہم دینے والے نے ہمین کیا کیا دیا
دل ہمین سیپارہ مصحف آپکو رخ کا دیا | زلف مشکین آپکو بخشی ہمین سودا دیا
بالی کی مچھلی کا جلوہ اوسنے جب دکھلا دیا | ماہی بے آب کی صورت مجھے تڑپا دیا
اوس بھبوکے کا بجا لاؤن مین کیونکر شکر مین | پاؤن دہوا کے مجھے کیا ہی ید بیضا دیا
خط کے آتے ہی تری رخسار پر روشن ہوا | حسن تہا چاکر ترا اب اوسنے استعفا دیا
یاد رو یار مین آنسو ہوئے گلگون مرے | اے جنون رشک چمن کیونکر نہو پہبا دیا
فصل گل آئی ہے ساقی جام ہونگا نہ سیر | مے پلانے کو مری تو پہول کا لالا دیا
پانی پانی تیری گیسو سے ہوئی کالی گھٹا | برق وش تیری تڑپ نے برق کو تڑپا دیا
قاصد اپنی غلامی کا تجھے لکھ دونگا خط | تو نے اوس نو خط کو خط میرا اگر پہنچا دیا
آبرو کھوئی مچلکر تمنے اے طفل سرشک | دیکر اک رومال دستی شوخ نے بہلا دیا
نخل بند باغ عالم نے بڑہایا تیرا حسن | رشک گل چہرہ دیا قد غیرت طوبی دیا
باغ رضوان ہے جو نظرونسے نہان ہر رنگ بو | تیری پائین باغ نے شاید اوسے شرما دیا
غیرت خورشید محشر یون تو وہ رخسار تہا | چنکے مشاطہ نے افشان اور بھی چمکا دیا

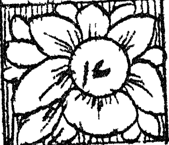
شعر و تیرا چراغِ عقل گل ہو جائیگا
روز محشر مینے جو داغ جگر دکھلا دیا

طائر جان یاد قامت مین جو پہونچا اوڑکے خلد
اوسکو رضوان نے برائے آشیان طوبی دیا

جسقدر گریہ کیا اوتنے ہی برہم وہ ہوے
دامن آبِ روان نے آگ کو بھڑکا دیا



یون تو ہر مضمون روشن تھا ترا خورشید اوج
ہوش لیکن حسن بندش نے بہت چمکا دیا



دیکھیے دیکھیں ہین اور بدخشان کیا کیا
رنگ لائے یہ خیال لب جانان کیا کیا

مردم دیدۂ عشاق کہان بیٹھتے ہین
رہتے ہین یار کے ہر روز نگہبان کیا کیا

بھولکر بھی لب شیرین کو نہ کہہ شاخ نبات
شاخین اس بات مین نکلینگی مری جان کیا کیا

مار ڈالا ہے تری زلف پریشان نے ہمین
دیکھیے خواب عدم مین ہون پریشان کیا کیا

کیون قدم لین نہ پریرو کہ وہ گل کہتا ہے
نقش پا مین اثر مہر سلیمان کیا کیا

چہرہ والشمس ہے واللیل ہے گیسوے سیاہ
صورت یار مین ہین سورۂ قرآن کیا کیا

دونو ہاتھ اوسنے اوٹھا کر جو پڑھا سورۂ نور
پنجشاخے ہوے مدفن مین فروزان کیا کیا

ابتو اوس زلف کے سودے نے پہنائی زنجیر
دیکھیے جھیلتے ہین آگے کو کڑیان کیا کیا

چار آنکھین تری آنکھونسے جو کین گلشن مین
دون کی لینے لگی نرگس حیران کیا کیا

ناتوانی کے سبب لاش نہ جب آئی نظر
قتل کرکے وہ ہوا مجکو پشیمان کیا کیا

نوجوانی مین گواتا ہے ترانے غم کے
راگ لائیگا بڑھاپے مین یہ دوران کیا کیا

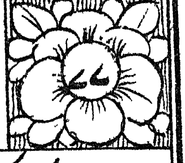
ہون پس مرگ بھی مین وہ کہ ہما و سگ یار
ہڈیون پر مری ہو جاتی ہین مہمان کیا کیا

داغ ہے چیچک کے نہین اوسکے رخ روشن پر
جرم خورشید مین تارے ہین نمایان کیا کیا

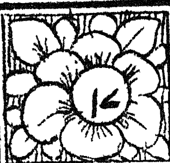
مورد طعن کیا نازکی قاتل نے
نہ ہنسے زخم تو دشمن ہوے خندان کیا کیا

وہ جو رخصت ہوا گلشن سے تو زخم گل پر
ڈالی ہین شور عنادل نے نمکدان کیا کیا

مانع وصل حسینون کی ہوئی شرم و حیا
پیدا اس حسن کے در پر ہوے دربان کیا کیا



ہوش نے رشتۂ الفت کو کیا صاف آخر
پیسچ کرتی ہی رہی کاکل پیچان کیا کیا



میری وحشت کا نہ چرچا کو بکو ہوجائیگا
دیکھہ لینا تو بھی رسوا چارسو ہوجائیگا

باغ مین وہ گل جو گل کے روبرو ہوجائیگا
رنگ روے گل ہوا ہم رنگ بو ہوجائیگا

دیکھیے بالونکے جوڑے کا نہ عقدہ کھولیے
موشگافون کو مقام گفتگو ہوجائیگا

ایدل مضطر تجھے پہلو مین کیون دیتے جگہہ
جو سمجھتے یہ کہ دشمن اپنا تو ہوجائیگا

ابروے خمدار ٹھہرے گی جو محراب نماز
جائز آب تیغ قاتل سے وضو ہوجائیگا

منعم ممسک سے ہو کسطرح مفلس فیضیاب
آب گوہر تشنہ کو کب آبجو ہوجائیگا

ناتوانی کے سبب ہوگی رگین زنجیر پا
چنبر گردن مجھے طوق گلو ہوجائیگا

دامن قاتل کو ای بسمل نچھوڑیگا کبھی
خون بہا لینے پر آمادہ لہو ہوجائیگا

ہاتھہ آیا جب تجھے در زد حنا ای شاہ حسن
فرط دہشت سے سپید اوسکا لہو ہوجائیگا

مالداری کب ہے طاعت کے لیے وجہ قبول
آب گوہر سے بھلا کیونکر وضو ہوجائیگا

جائیگی جسدم سواری شاہ گل کی باغ سے
نعرۂ بلبل صدائے طرقو ہوجائیگا

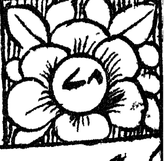
محتسب کے حکم سے کیا بادہ خوارونکو خطر
خم اگر ٹوٹا تو اے ساقی سبو ہوجائیگا

کشت دل مملو تمنا سے ہے ای باران شک
جو جمیگا نخل نخل آرزو ہوجائیگا

چاک کرتا ہی گریبان کو عبث دست جنون
آنسو ونکے تار سے دم مین رفو ہوجائیگا

پھر لیے قطرے پسینے کی نہ پوچھہ ای بحر حسن
ان ستارون سے فروغ آبرو ہوجائیگا

بہر تسخیر پری رخسار پڑھنے کو عمل
مردم دیدہ کا اشکون سے وضو ہوجائیگا



خون روتا ہی جواب سبط نبی کے غم مین ہوش
کل وہی پیش پیمبر ص سرخرو ہوجائیگا



کب ہجر سرد مہر مین گرم فغان نہ تھا
کس روز میرے سینے سے اوٹھا دہوان نہ تھا

پہول جو محو گردش چشم بتان نہ تہا
چکر ہمین نصیب تہ آسمان نہ تہا

جبتک نظر مین اپنی رخ مہوشان نہ تہا
پردہ ہماری آنکہہ کا رشک کتان نہ تہا

کس دن مین ناتوان عقب رفتگان نہ تہا
فرقت مین کب مین گرد پس کاروان نہ تہا

کیون ہوگیا وہ تول کے تیغ نگاہ کو
سر مین بہرا جو اوسکے سر امتحان نہ تہا

کس روز تم نہ مردم چشم زمانہ تہے
جلوہ تمہارے حسن کا کہیئے کہان نہ تہا

کسواسطے وہان سے پہر آنا ہوا محال
کوچہ اگر حضور کا باغ جنان نہ تہا

عقدہ کہلا جو ہاتہ نہ آیا شب وصال
تار نظر تہا یار کا موے میان نہ تہا

سمجہا کوئی پہیلی معما کوئی اوسے
اک نکتۂ دقیق تہا وصف دہان نہ تہا

تہا کوئی تو سبب کہ جو سنتا تہا گالیان
گویا اگر تہے آپ تو مین بے زبان نہ تہا

صبح شب وصال کہلا زخم دل کا کیون
ایجان جان نمک جو یہ شور اذان نہ تہا

اے بلبلو پسند نکیون کرتے ہم اسے
گلزار داغ مور د جور خزان نہ تہا

کلمہ ترا ہی پڑہتے ہین سب شیخ و برہمن
ناقوس کی صدا نہ تہی شور اذان نہ تہا

منظور گالیون سے نہ تہا قتل کب تمہین
کسدن زبان پہ آپکی ذکر فسان نہ تہا

دکہلائی روے سادۂ جانان نے طرفہ سیر
آتش تو شعلہ زن تہی مگر کچہہ دہوان نہ تہا

ہیہات کیون نہ ڈالدیا وقت پا کے ہاتہ
مین تہا صنم تہا غیر کوئی درمیان نہ تہا

وصف دہان یار نہ پایا کسی جگہہ
کس روز اس مکین کے لیے لامکان نہ تہا

اب اوڑتے کیون ہو کیجیے وہ دن بہی یاد آپ
کب تم نہ تہے ہین ہمعنان نہ تہا

لے ڈوبی نہ کیون چہ غبغب کی مجکو چاہ
یوسف تہے نکلے جسمین یہ وہ کنوان نہ تہا

خورشید اوسکے در سے نہ تہا فیضیاب کب
کب نقش پا فروغ سر فرقدان نہ تہا

کیون عاشقونکی غول سے نفرت ہے آپکو
یوسف کو سنتے ہین کہ وہ بے کاروان نہ تہا

کرتے تم آنکہہ بند تو ملتا نہ کس طرح
تار نگہ تہا آپکا مین ناتوان نہ تہا

موزون نہ کب کیے تھے مضامین چشم تر
کس دن غزل کی بحر مین پانی رواں نہ تھا

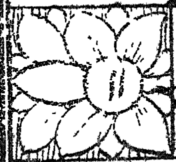
سودا زلف یار نے ہندی بنا دیا
تھا کابلی مین ساکن ہندوستان نہ تھا

گردش نہ کس جوان کو دی آسمان نے
کہیے تو کب یہ پیر عدو جوان نہ تھا

دل دے چکے جب اونکو تو رہنے لگا خیال
پایا کہین تو یاد نشان مکان نہ تھا

کیون ہو مصر کہ غیر کو بوسے نہین دیے
نیلے تھے گال آتش رخ کا دہوان نہ تھا

سودا زلف جو نہ لیا سخت کی خطا
بدلے مین نقد دل کی یہ سودا گران نہ تھا

بیٹھین سُنا سُنا کے کیا اوسکے دل مین گھر
کسطرح ہوش کو کہین جادو بیان نہ تھا

حاصل مجھے فراق مین بھی کر و فر رہا
نالہ مرا مدام سر چرخ پر رہا

سوتے مین ورد نام ترا عمر بھر رہا
غفلت مین بھی نہ تجھسے کبھی بیخبر رہا

دم بھر نہ میرے دل کی طرف کی نگاہ لطف
آئینہ تیرے ہاتھ مین دو دو پہر رہا

ہوگی ضرور شام لحد صبح روز حشر
روشن جو بعد مرگ بھی داغ جگر رہا

سیر بساط دہر سے فارغ ہوا نہ مین
پتلی کیطرح چشم تماشا مین گھر رہا

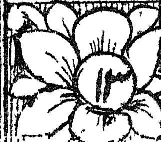
بعد فنا رہا نہ کسی سے بھی سلسلہ
باقی فقط تصور موے کمر رہا

آخر کیا خیال دہن نے مجھے عدم
افسوس اے تصور لب تو کدہر رہا

عالم سے روشنی رخ جانان کی کب مٹی
یہ آفتاب اٹھ کے پھر جلوہ گر رہا

کسدن نہ اوسکے سیب ذقن کا بندھا خیال
نخل مراد کب نہ مرا بارور رہا

سوتے مین بھی نچھیڑ سکے یار کو کبھی
فتنہ نہ جاگ اوٹھے یہی ہمکو ڈر رہا

اے ہوش بھیجین طائر جان کو یہ جی مین ہے
قاصد تو جاکے کوچہ قاتل مین مر رہا

سیر اتنی محفل مین جو رنگ جما ہوتا
تو خون نہ دل ہو کر [illegible]

زلفون کا شب غم مین جو دہیان بڑہا ہوتا
تو آنکہہ کا ہر پردہ مشہور گہٹا ہوتا

کہتا ہے سکوت اوسکا اثبات دہن کیسا
غنچہ ہی اگر ہوتا اک دن تو کہلا ہوتا

مجھ زار کو جو دلمین دیتے وہ جگہہ دم بھر
تو اونکی کمر بنتا یا اونکی حیا ہوتا

خواہش مین گل رخ کی ہوتا جو جگر ٹکڑے
دامان تمنا تک پھولون سے بہرا ہوتا

بنتا سر کاکل مین اک بار دہوان دل کا
من سانپ کا بنجاتا جو داغ پڑا ہوتا

زانوے حسینان پر تیری بھی جگہہ ہوتی
تہا صاف جو تو اے دل آئینہ بنا ہوتا

کوڑا کبہی چوٹی کا مین زار بھی بن جاتا
شبدیز شب فرقت اکدن تو اوڑا ہوتا

پوچھے تو کوئی اوس سے آتا ہے جو تہا تجکو
فرقت مین اگر آتی اے موت تو کیا ہوتا

انصاف تو کر دلمین کیون چاہتے ہم تجکو
عالم مین حسین کوئی جو تیرے سوا ہوتا

وہ کاش ہوا دیتے دامن کی دم آخر
جہونکا کہین دامن کا دم بنکے ہوا ہوتا

قطرے کو پسینے کے ہر دم جو اوٹہا سکتے
آنسو کیطرح موتی نظرون سے گرا ہوتا

۸۱

بلبل کی روش تیری جو ہوش نہ ہوش اوڑتے
اس گلشن فانی مین کیون نغمہ سرا ہوتا

۲۴

بھرے کیون مثل ساغر سر کسیکا
بسر ہو جو سنگ در کسیکا

لیا سارا جہان اون زلفون نے گہیر
چلا جادو نہ کچھ منتر کسیکا

بہلا کیا رام ہون ہم اے برہمن
یہ سنتے ہین وہ بت ہے ہر کسیکا

بسر کی عمر سختی مین کسی نے
کلیجا ہو گیا پتھر کسیکا

اوڑیگا طائر جان لیکے نامہ
نہین تجہین کبوتر پر کسیکا

ملے صبح قیامت سے شب وصل
جو شکوون کا کہلے دفتر کسیکا

مسیحائی ہو کس سے کیون جئین ہم
نہ آئے وہیان جو دم بہر کسیکا

ہے متوالا مئی الفت سے ہر ایک
کسیکا خشک دامن تر کسیکا

ڈبوئے کشتی گردون گردان — نکر کچھ خوف چشم تر کسیکا
بگڑنے دے نہ زلفونکو جو وہ شوخ — تو پھر کیون حال ہو ابتر کسیکا
نہ بنجائے کمر ڈرتے رہین آپ — ہی زورون پر تن لاغر کسیکا
بھری حسرت تو ڈولنے دی صدا یہ — کوئی رہنے لگا تنہا گہر کسیکا
چڑہائین زلف کو سر شوق سے آپ — ہمین بہی یاد ہے منتر کسیکا
محک ہو کیون نہ طاقت کو مرا قلب — کہ ہون مین بندہ بے زر کسیکا
ہوا یہ بے پرون اوڑنے سے ظاہر — نہوگا وہ پری پیکر کسیکا
اوٹھالے درد دل میرا ہی مجکو — نہو احسان اب سر پر کسیکا
وہ چھینٹے انکے کو نشان رات مین ہین — چمکتا ہے مگر اختر کسیکا
جو پالیتے ہیچھے ٹہوکر کے تو جاتا — ہی بندہ فتنۂ محشر کسیکا
ضرر جکر سے ہو گیا وحشیون کو — جبین پوچھو پہرا ہی سر کسیکا
وہ سودائی ہون میرا قطرۂ خون — ہے خال دیدۂ جوہر کسیکا
کہان کا وصل ابہی مین جان بیدون — گلے ملجائے جو خنجر کسیکا
تہی مین پڑ رہی آغوش تصور — کسیکے پاس ہی دلبر کسیکا
اوتار وہی کہین یہ طوق و زنجیر — نہ پہنوا سے پری زیور کسیکا

۸۲ — ۱۵
شب وصلت ہوا جاتا ہی کیون ہوش
کمر کا مو خط ساغر کسیکا

خانۂ دشمن مین وہ ماہ منور پہر گیا — برج عقرب مین کے مرطالع کا اختر پہر گیا
دیکھتے ہی ابروے خمدار کو مین مر مٹا — بے پہرائے ہی گلے پر میری خنجر پہر گیا
آئینہ دیکھا نہ جب اوسنے مرا دل جانکر — تو ہوا روشن کہ وہ مجہسے مقرر پہر گیا
شام کو مغرب سے وہ آیا جو مشرق کیطرف — لوگ بولے شرق کو پہر مہر انور پہر گیا

جاکے وہ بیٹھا جدہر دل ٹیکیا تہا اوسطرف
یہ نہ تہا سورج مکھی کا پہول کیونکر پہر گیا

تہا طلائی رنگ جب ٹپکا پسینا وقت قتل
تیغ پر سونے کا پانی پہر تو کیسر پہر گیا

ہون وہ لاغر لاغری سے اب ہے یہ میری زندگی
قابض ارواح خالی پاکے بستر پہر گیا

گہر نہ مردک کا برائے مردم دیدہ بنا
جب خیال خط سبز آنکہون کے اندر پہر گیا

رقص مین اوس سرو قد کا خم نہین تا رکمر
استقامت سے مہندس خط محور پہر گیا

کبر پر آیا نہ بعد مرگ بہی وہ حور وش
کچہہ قصور اوسکا نہین اپنا مقدر پہر گیا

کیا ہوا یارب بنا خورشید کیون داغ جگر
آج کیون سنتے ہی سے وہ ماہ پیکر پہر گیا

جو مقدر مین نہو قطرہ نہ اوترے حلق سے
آب حیوان پاکے بہی پیاسا سکندر پہر گیا

دم رہا اوسکا سلامت ایسی پائی حیات
خنجر قاتل گلے پر جسکے دم بہر پہر گیا

نقش پاسے ہین جو خندان یہ شجر گل باغ مین
کون گل اے باغبان گلشن مین آکر پہر گیا

نوجوانون کو پہراتا ہے جو درد عشق مین
ہوش چرخ پیر کا کیا اندنون سر پہر گیا

اٹہا ہمنے کچہہ چشم پرنم مین دیکہا
کہین کیا جو دیکہا ترے غم مین دیکہا

ترا درد فرقت نہین چہوڑتا آہ
خدا جانے کیا اوسنے ہے ہم مین دیکہا

ڈراتی رہی بنکے تیغ بلا وہ
یہ طرز انداز زلف پر خم مین دیکہا

نہ تہا جو خمار مئی بیخودی یہ
تو عالم کو کیون ساغر جم مین دیکہا

کیا حیلہ سازی سے مقتول ہمکو
دم تیغ قاتل ترے دم مین دیکہا

جدہر کی نظر ایک ہی حسن پایا
تماشا حقیقت کا عالم مین دیکہا

پسینا کسی چہرے کا یاد آیا
رخ گل کو پنہان جو شبنم مین دیکہا

وہ انسان ہی ہو نہین جسکو پایا
وجود عدم جمع آدم مین دیکہا

یہ دنیا ہے جائے الم خوش ہون کیا ہوش

۶۴ مہِ عید کسنے محرم مین دیکھا ۱۶

ہمیشہ دل مین رہا وہ تو یہ مآل ہوا
کہ صاف داغ جگر نیرِ جمال ہوا

لٹایا روح کے قابض نے یہ نڈھال ہوا
براے تیغ قضا جسم زار ڈھال ہوا

چھوئے رقیب نے گیسو عرق مجھے آیا
خطا تو غیر نے کی مجکو انفعال ہوا

حسین جو آپ نہوتے تو کیون کوئی مرتا
چراغ راہ عدم آپ کا جمال ہوا

فلک نے دیکھکے بے پردہ اوسکو وجد کیا
کلاہ ماہ اوچھالی عجیب حال ہوا

پڑا جو پرتو روے ساقیِ مہوش
تو آفتاب مرا ساغرِ سفال ہوا

اوڑے گا خط کے نکلنے سے حسن اونکا کیا
اگر وہ نسرِ فلک تھا تو یہ بھی جال ہوا

قضا جو آئی خیال دہان شیرین مین
پسینا موت کا حق مین مرے زلال ہوا

جو سیر چشم ہین کرتے نہین طلب وہ کبھی
ادا کہو لب ساحل سے کب سوال ہوا

یہ جسم زار اگر تھا نہ باعث راحت
دہان گور کا کیون مرکے مین خلال ہوا

سکوت ہر دم دیدہ سے تیرے ہی روشن
کہ تیر صدا نہ کبھی گنبد غزال ہوا

حرام فرقتِ ساقی مین ہوتی ہی بادہ
وہ چمکی تیغ الم کی کہ مین حلال ہوا

خمیدہ رقص مین وہ رشک آفتاب نہین
نمود پہلوے خورشید سے ہلال ہوا

ترے الم نے مری جان لی جو اری ہمدم
تو قطع بہرِ کفن دامنِ ہلال ہوا

خیال کو ترے جانے دیا نہ مینے کبھی
مرے کمال کو ای ماہ کب زوال ہوا

۶۵ مثال بدر کے اے ہوش ہم بھی گھٹ جاتے
ہزار شکر کہ حاصل نہ کچھ کمال ہوا ۱۱

مشتری ہو کوئی کیا اب مہِ کنعانی کا
گرم بازار ہی اوس یوسف لاثانی کا

پردۂ گوش شنیدن ہو شب گور نگون
عرض جب حال شب غم کی ہو طولانی کا

تر گلا آب دمِ تیغ سے کر ای قاتل
تا دم نزع نہ مشتاق ہو دل پانی کا

چاک کرنیکو جنون اوسمین گریبان ہو اگر
عیب پہر فاش نہو جامۂ عریانی کا

دم گریہ نہ اگر ضبط کا ہو مجکو خیال
بلبلا گنبد گردون ہو ابہی پانی کا

قبر پر آکے پسینا جو پنچوڑا اوسنے
حال آئینہ ہوا گریۂ پنہانی کا

دم نظارۂ قاتل ہمہ تن حیرت ہون
طور ہر زخم مین ہی دیدۂ قربانی کا

سات پردونمین چہپائے ہی تصور کو ترے
مردم چشم کو ہی پاس نگہبانی کا

چوٹی اوس شوخ نے اغیار سی کیا کہلوائی
جمع سامان کیا میری پریشانی کا

دیکہکر شکل کو کہتے ہین وہ آئینے سے
ہمپر آئینہ ہے باعث تری حیرانی کا

۸۶

درِ مضمون نئے کیونکر نہ ترے ہاتہ آئین
ہوش غواص ہی تو بحر سخندانی کا

۱۵

ہنسنے مین وا نہین ہین اوس رخ شخصال کا
غنچہ یہ گل ہوا ہے ریاض جمال کا

اوسکی کمر کو دیکہکے کہتے ہین موشگاف
ڈورا ہی اہل دید کے چشم خیال کا

یہ ضبط جب نکلنے نہ دے دود آہ کو
داغ جگر مین نہو کیون پہول ڈہال کا

انگڑائی دونون ہاتہ ملا کر جو اوسنے لی
دکہلایا رخ کے بدر نے نقشہ ہلال کا

تیغ نگاہ یار سے گہائل ہوا ہون مین
کیون زخم پر گمان نہو ناف غزال کا

اے ماہ تو جہکا خم ابرو مین اپنا سر
کافی پئ وضو ہی عرق انفعال کا

دم خم نیا نکیون تری تیغ نظر مین ہو
دیکہا کوئی حسین نہ اس چال ڈہال کا

ہی وصل مین بہی ہجر کا غم تہا جو ہجر مین
ہی ایک حال عشق مین ماضی و حال کا

رکہلے چراغ ماہ کی خاطر اوٹہا کے چرخ
روغن اگر ملے اوسے قاتل کی ڈہال کا

ہین داغ اشرفی سے جو تن پر تو کیا الم
ہی مار دودِ آہ نگہبان مال کا

مشاطہ خال رخ ہی عبث بہر چشم زخم
صفرِ دہان یار مین ہے طور خال کا

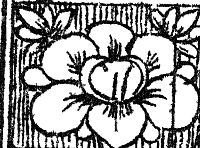
ہی آب گل مین روز ازل سے الم خمیر
پتلا بنا ہوا ہون مین گردِ ملال کا

کیا فیض ہو ہمین ترے تعویذ سر یار سے
تازگی دماغ کو کب پھول ہار کا

بوسہ دیا ہی رخ کا تو ہوگا نصیب وصل
کیونکر کرون یقین نہ مصحف کی فال کا



غل ہی کہ بیڑی چھوٹی سی پہناو ہوش کو
دیوانہ وہ ہوا ہے کسی خرد سال کا



شمع رخ پر بزم عالم مین جو پروانہ ہوا
نیک نامی کا اوسیکے نام پروانہ ہوا

ای جنون جسدم خیال روے جانانہ ہوا
غیرت وادی ایمن ہر اک ویرانہ ہوا

منہ مین اژدر کے ید بیضا نظر آنے لگا
آج زلفون مین جو اوسکی علاج کاشانہ ہوا

سر بکف پہرتا ہون تیری عشق مین مین دربدر
کاسۂ سر میرا اے قاتل فقیرانہ ہوا

گھر بنایا ہی مرے دلمین کسیکی آنکھ نے
دیکھنا ان روزون آئینہ پری خانہ ہوا

دیکھکر نرگس کو یاد آئی کسیکی چشم مست
تہا بجا سرزد جو مجھسے شور مستانہ ہوا

آب جوہر رکھتی تھی جو تیغ پھری حلق پر
طائر جان کا تیا پانی نیا دانہ ہوا

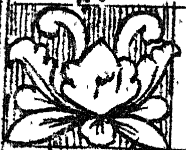
دیدۂ خورشید سے اوسنے لڑائی اپنی آنکھ
چاند سا رخ دیکھکر جو کوئی دیوانہ ہوا

دلمین رہتا ہے مرے ہر دم جو اوس بت کا خیال
زاہد و کیا خانۂ اللہ بتخانہ ہوا

تیر چشم مست سر کرتا ہی کیون وہ آفتاب
جانے کسکی عمر کا لبریز پیمانہ ہوا



سبحہ گردانی مین یاد آئی جو ساقی کی تو ہوش
دانۂ انگور اپنی سبحہ کا دانہ ہوا



اگر اپنے مقدر ہی مین جلکر خاک ہونا تہا
تو کیسی تپ خیال روے آتشناک ہونا تہا

مدام اوس شوخ کو مثل نظر بیباک ہونا تہا
نہ پنہان صورت آئینہ ادراک ہونا تہا

جفاکار و نہین اے ظالم نہ یون بیباک ہونا تہا
غضب کا تیری پردہ دامن افلاک ہونا تہا

گلہ اوسے نہین صبح شب وصلت سے شکوہ ہی
اسے کیا مثل جیب صبح محشر چاک ہونا تہا

ستانا تہا اگر تو پیش آنا تہا نہ الفت سے
تجھے اول ہی پتھر ای بت سفاک ہونا تہا

اگر دعوی الفت تھا تو رکھنا تھی خبر میری — اونہیں آگاہ میری حال سے بیباک ہونا تھا
بڑہائی زینت حمام تہی وہ تجھے نہانے کو — طلائی آج تار کیسۂ دلاک ہونا تھا
ہماری ہی گریبانکی اوڑنا دہجیان کیا تہین — کبھی دست جنون دامان صحرا چاک ہونا تھا
ہوا سمجھتے ہی دلمین نقش صورت یار کا روشن — منقش یہ نگین عالم مین یہ حکاک ہونا تھا
بگولے کے سوا کوئی نپایا نجد مین پھرتا — اوسیکو بعد مجنون قابض املاک ہونا تھا
مدام اس میکدہ مین مثل ساغر تہی ہمین گردش — غبار آسا اوٹھی کیون ڈہیر ہو کر خاک ہونا تھا
عبث پہرتا تہا بن مین کوئی لیلی چہوڑ کر مجنون — یہ وہ سودا تھا جسکے ساتھہ کچھ ادراک ہونا تھا
بڑہائی تہی گھٹا کو آبرو جو بھر عالم مین — تو اے گردون حجاب دیدۂ نمناک ہونا تھا
پڑے تھے یاد مین ندانکی زخم اوٹانکنے والے — بجائے تار بخیہ ریشۂ مسواک ہونا تھا
ازل سے تھی ہوا بدھنے کو حسن روے جانانکی — چراغ ماہ زیر دامن افلاک ہونا تھا
جو وصل آئینہ رو کی تہی خواہش اے دل مضطر — تو پہلے خاک ہوجانے سے تجھکو خاک ہونا تھا
ٹپکتی میکدہ مین دختر رز ہے کسیلیے ساقی — نہ مثل خوشۂ انگور اسے سوراک ہونا تھا
بہاتا یا نہین بحر کرم اوس عین خوبی کا — مگر اے دل تجھے رشک خس و خاشاک ہونا تھا
اوڑا دین دہجیان وحشت مین اسکی ہم نے کیا ڈر ہے — گریبان جامۂ ہستی کا آخر چاک ہونا تھا
جو اونکے ہر ستم کو بڑہ کے تہا اک آسمان بننا — غبار دل کو گرد دامن افلاک ہونا تھا
اگر آنسو بہتی کشت دل کیون خشک ہوجاتی — نہ اس بارش کا اے ضبط فغان امساک ہونا تھا
تن نازک کی آب آئینہ سے گرد ہونی تہی — غبار آسا ہمین اوس بحر مین تیراک ہونا تھا
رہی تہی دختر رز کی تاک ہمکو بعد مرنیکے — سر مرقد ہمارے جاے سبزہ تاک ہونا تھا
پیالہ ہو جو اولٹا بزم مین چل نہین سکتا — بناطر النصیب گردش افلاک ہونا تھا
اگر ہوتی تو اے مشاطہ ہوتی زلف وہ برہم — بنا کر تجھکو تو لوث خطا سے پاک ہونا تھا
جو بعد ذبح رہتا تھا مقید اوس شکاری کا — تو تجھکو طائر دل بستۂ فتراک ہونا تھا

چہری موج تبسم ہی کہ ناحق قتل کرتی ہے
لقب اس عہد مین ظالم ترا ضحاک ہونا تہا

جو کہو دیتا اثر مار سیاہ زلف کے سم کا
طبیبو کوئی ایسا دہر مین تریاک ہونا تہا

ہوا ہے کوچہ مضمون تو اونکو کہلانی تہی
ذرا اے توسن طبع روان چالاک ہونا تہا

جو دامان نظر موسیٰ کا طالب تہا تجلی کا
تو پہلے چادر قبر شہ لولاک ہونا تہا

۸۹

یہ مانا کچہہ نہ عریانی کے جامے سوا ملتا
مگر اے ہوش تجکو تو سر پوشاک ہونا تہا

۱۵

ردیف الیاے

مکتب عشق مین تو شوق بہی استاد ہین سب
شارحین کتب حسن خط اداد ہین سب

رشک گل غیرت شمشاد پریزاد ہین سب
گلشن دہر مین بیباک ہین آزاد ہین سب

عیب آنکہو نمین حسینونکے نہین اے مردم
عین انصاف سے دیکہو تو ذرا صاد ہین سب

باغبان ہی کبہی دشمن کبہی گلچین ہی عدو
ہمصفیران چمن کی لیے صیاد ہین سب

طرفہ پرسوز ہی یہ بزم نشاط عالم
ساز جو ہین ہمہ تن نالہ و فریاد ہین سب

حالت ابتر نہوئی کسکی اوٹہی کٹ دہوئین
یہ اگر زلف پریشان ہی تو برباد ہین سب

کہینچتے رہتے ہین تصویر خیالی ہر دم
جتنے عاشق ہین تہی مانی و بہزاد ہین سب

پہل کیون فضل خدا سے ہمین دے نخل عمل
حال کیون ایک ہو کیا ثانی شداد ہین سب

کسکی آنکہین ہوئین پر اشک اس دنیا مین
یہ وہ مردم ہین کہ جو صاحب اولاد ہین سب

سختی دل سے حسینونکے ہی صاف آئینہ
خوبرو دہر مین آئینہ فولاد ہین سب

کوئی محتاج بشر کا ہی خدا کا ہی کوئی
حق تو یہ ہی کہ یہان سائل امداد ہین سب

بیخبر کچہہ بہی نہین جانتے کیا ہی انجام
دور ساقی مین جو ہین عیش کی بنیاد ہین سب

بہاگنا دشت کو ہی عالم وحشت مین علاج
خار صحرا ہے جنون نشتر فصاد ہین سب

جز ہی نقش خوش اسلوب زمانے مین نہین
اور جو ہین بہی تو وہ قابل ایذاد ہین سب

ہوش تقدیر سکھاتی ہی بقول آتش
کوئی شاگرد کسیکا نہیں استاد ہین سب

سورۂ والشمس بھی کرلے جواز بر آفتاب
ہو نہ تو بھی اوسکی صورت کے برابر آفتاب

اوسنے پیشانی جو افشان جبہہ پر نور پر
ہو گیا ثابت ہمین کہتا ہی جوہر آفتاب

تیغ ناز یار سے زخمی ہوا ہی اے فلک
چاندنی سے اسلیئے بچتا ہی یکسر آفتاب

دیکھین اوس رخ کو تو شماسی نہ پوچھین شمس کو
ہو نظر مین ونکی ذرے کے برابر آفتاب

ہی فروغ حسن کافی چاہیئے کیا اوسکو زیب
دیکھلو گسن ن ہوا محتاج زیور آفتاب

چاند تارے کا دوپٹہ اوڑھے ہی وہ شکار
ہی تماشا ایک جا ہین ماہ اختر آفتاب

طائر رنگ حنا دست منور مین نہین
بنگیا ہی سرخ رنگت کا کبوتر آفتاب

آبرو پائے نہ اسپر ہی تمہارے روبرو
آب گوہر مین اگر آئے نہا کر آفتاب

چتر زرین یار کے سر پر نہین ہی باغبان
آگیا سورج مکھی کا پھول بنکر آفتاب

چاند سے رخسار اوس گل کی جو آجائین نظر
چاندنی کا پھول بنجائے سمٹکر آفتاب

خون سے لبریز پھر کیون چشم کا ساغر نہو
غیر کو جب دے وہ پیمانی مین بھر کر آفتاب

فرش ہی درکار تیری بزم کو ای رشک ماہ
چاندنی رکھے نہ پھر کیونکر چرا کر آفتاب

ہر سحر لکھتا ہی مطلع وصف روئے یار مین
ہو گیا ہی طبع روشن سے سخنور آفتاب

دیدۂ اہل تماشا دیدۂ احول نہین
دونون رخساری تمہاری ہین مکرر آفتاب

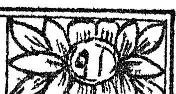
دھوپ مین اگل پسینا آنیکی یہ وجہ ہی
رونمائی مین تجھے دیتا ہی گوہر آفتاب

ہی فلک اوس شعلہ رخسار سے آتشکدہ
اے منجم کیون نہ بنجائے سمندر آفتاب

اب شبیہ مین فقط تو ہی گنا جاتا ہی ایک
ماہ کا کیا ذکر ہی گنتی سے باہر آفتاب

جانتے ہین اہل عالم ہر سحر جسکو کرن
تیری مسند کے لیے لاتا ہی جھالر آفتاب

وصل کی شب صبح ہوتی ہی مین بسمل ہو گیا


میرے حق مین ہوگیا اے ہوش خنجر آفتاب


تو وہ مہرو ہی جو تجکو دیکھہ پائے آفتاب
پھر پابوس آئے سر ہو جا کے پائے آفتاب

آج ہم پہلو ہی وہ غیرت فزائے آفتاب
جام جم مین کہدو ساقی سی کہ لائے آفتاب

عکس اپنے چہرۂ تابان کا ساقی ڈالکر
جام مے کو بھی اگر چاہے بنائے آفتاب

روشنی کیونکر نہو کو جبین اوسکے مثل روز
یار کا نقش کف پا ہی بجائے آفتاب

غیر ممکن ہی جو اوس رخ سے مقابل ہو سکے
گرچہ منہ پر چار چاند اپنے لگائے آفتاب

نیل بوسونکے جو دیکھے مینے اوس رخ پر کہا
داغ مہ دیکھے تھے دیکھو اوٹھائے آفتاب

عشق مین اوس مہروش کی مر گیا ہون قبر پر
چادر مہتاب کی جا ہو ضیائے آفتاب

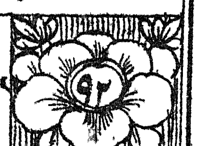
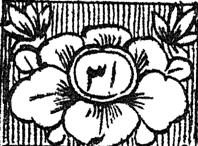
ذرون مین تیری گلی کی اسقدر ہی آب و تاب
سامنے جنکے نہین ذرہ ضیائے آفتاب

پاس تہا ہمسائگی کا آسیائے چرخ کو
نامی نامی اسنے شب پیسے سوائے آفتاب

تل جبین کا خال دونو آنکھونکے صفر دہان
چار یہ نقطے ہین جیسے نقطہائے آفتاب

روز فرقت کھینچ سینے سی وہ اک دل آہ سرد
آسمان سردی سی کانپے تھرتھرائے آفتاب

مصحف رخسار جانان کا نہ ہمسر ہو سکے
لاکھہ صورت سے اگر صورت بنائے آفتاب


ماہتابی پر جو بیٹھا دن کو وہ ای ہوش آج
ہوگئی مقبول مدت مین دعائے آفتاب


باغ مین مانگے اگر وہ غیرت گل آفتاب
جوش الفت سے ہو دم مین چمن بلبل آفتاب

روبرو تیری اگر آجاے ای گل آفتاب
کہاے جل جلکر بدن پر سیکڑون گل آفتاب

آبرو ہوش اگر چاہے تو بحر حسن پر
ایک در کا مثل ماہ نو بنے پل آفتاب

عالم فرقت مین میری گھر بھلا کیونکر ہو رات
فیض یاد رخ سی تیری ہی ہر اک گل آفتاب

وصف روے یار جسدم نسے لکھا دیوان مین
دائرے حرفونکے اوسدن سی ہوئی گل آفتاب

زلفین لٹکادین جو رخ سے دیکھین اوسنی الفلک
آگیا زیر نقاب موئے کاکل آفتاب

آنکھ اس باعث سی کوئی بھی ملا سکتا نہین
کچھ ذرا اوسکا سا رہ کہتا ہی تشکل آفتاب

ناوک مژگان اگر اپنا کبھی پھینکے وہ مہر
سامنے جیسے کے ننگے سر کرے غل آفتاب

تو جو نکلا اوسطرف سے یہ ملا اوسکو فروغ
بنگئی دیوار پر تصویر بلبل آفتاب

داغ چیچک کی نہی رخ پر نہین اے مہر حسن
کیا تماشا ہی منقش ہوگیا گل آفتاب

زیر گلگونہ چمک سے رخ کے یہ روشن ہوا
چھپ رہا ہی آکے زیر دامن گل آفتاب

دور کچھ اوسکی بہار باغ قدرت سے نہین
آسمان گلشن بنے ہوجاے بلبل آفتاب

آفتابی دائرہ بنتا کتاب رخ کا صاف
ایک ذرہ بھی اگر رکھتا تعقل آفتاب

وقت بازی دیکھکر وہ رخ یہ سمجھین بیفروغ
آنکھ سے لڑکے اوٹھائین صعوبت گل آفتاب

دیکھکر آنسو مری کانپے نگیونکر اوسکا جسم
دیکھلو رکھتا ہی پانی مین تزلزل آفتاب

صبحدم تونے جو گل کی شمع منہ سے پھونککر
بنگیا ای رشک عیسے شمع کا گل آفتاب

تیرے پائین باغ کے جو گرد پھرتا ہے وہ روز
اب کوئی بیشک کہلائیگا نیا گل آفتاب

کیون چلا آتا ہی پیہم اب خیال روے یار
دور مین پاتا ہی کیا اوسکے تسلسل آفتاب

زرد رو ہو تو بھی آگے روے رنگین کے ترے
زیب تن کرکے جو آئے جامۂ گل آفتاب

بام پر بیٹھے جو منہ دہونے کو وقت صبح وہ
آفتابہ بنکے آئے بے تامل آفتاب

اوس قمر کا ہو جو دریا سی اودہر جانے کا قصد
باندھے تار شعاعی سے ابھی پل آفتاب

دور رکھنے سے ہمین روشن ہوا ای آسمان
کچھ ورے جانان سے رکھتا ہی توسل آفتاب

کیا تماشا ہی محلہ تو ہی اوسکا چاند گنج
رہنے والے کودک و پیر و جوان کل آفتاب

چرخ چارم پر نہو کسطرح سے اوسکا دماغ
جب کرے اک گردۂ نان پر توکل آفتاب

گاہ مشرق گاہ مغرب آنے جانے سے کہلا
ہی مقرر بازی اطفال کا گُل آفتاب

وہ سبک نظرون نہین ٹھہرا قدر جانان تہی گران
آنکھ کی میزان اوٹھاتے ہی گیا تُل آفتاب

سمجھے ہم دیکھا جو تعویذ سر گیسو و رخ
چاند ہی بالاے سنبل زیر سنبل آفتاب

منہ نہ دکھلائیگا اپنا شرم سے محشر کے دن | ہے تمہارا کشتۂ تیغ تغافل آفتاب
آفتاب چہرہ تابانکی گرمی سے ضرور | برف کے مانند اک دن جائیگا گھل آفتاب
کیون نہ اوس گلسی گل خورشید رکھے دل مین خار | حسن مین جسکی قبا کا ہو ہر اک گل آفتاب

۹۳ اس زمین مین شعر کہنا ہوش مشکل تھا مگر
شکر ہے اتنا کہ بامعنی رہے کل آفتاب ۹

ہمکو تو زندگی نے دیا قاصدا جواب | تونے جو یہ کہا کہ وہان سے ہوا جواب
اس دود آہ و طول شب غم کا اے فلک | دو نو جہان مین ایک ہے زلف دوتا جواب
اوسکی کمر کے باب مین تنہا نہین ہین چپ | جتنے کہ موشگاف ہین اسمین ہین لاجواب
بخشا ہے ہمکو ظلمت عصیان نے کیا شرف | کعبے کا ہجر یار مین دل ہو گیا جواب
قاصد بتا دے صاف مکدر تو وہ نہین | اوسنے خط غبار مین خط کا لکھا جواب
پروانہ سوز اشک سے کیونکر نہ جل مرے | اوس شمع رو نے میرے سخن کا دیا جواب
آتے ہی خط کے رنگ ہوا اشرفی سا سرخ | ہے خط یار نسخۂ اکسیر کا جواب
ڈہائے گیے میرے کعبۂ دل کو جو اے بتو | کیا دوگے اسکا حشر کو پیش خدا جواب

۹۴ مضمون تازہ گل کی روش اسمین ہوش ہین
دیوان بوستان کا یہ تونے کہا جواب ۵

دل جل اوٹھا تو آہ نے ٹھنڈا کیا بھی خوب | روشن ہوئی جو شمع تو آئی ہوا بھی خوب
دلمین غزال چشم کا گھر سینہ چاک چاک | کعبہ بھی خوب ہے یہ صنم کربلا بھی خوب
زلفین چلین لپٹ کے تو بگڑے وہ یار تم | ہوتی ہے اپنی چاہنے والی بلا بھی خوب
جب نہ خم دل ہوا نہ شگفتہ تو یہ کھلا | اس گل کی تھی کھنچی ہوئی بند قبا بھی خوب

۹۵ کی چاہ ہمنے ہوش بڑی ابرو کی ساتھ
دریاے عشق کی تھی مگر آشنا بھی خوب ۱۳

ردیف التاے

گلگونہ ملکے تو بھی ہواے گلبدن درست
آئی بہار ہوگیا ہر اک چمن درست

ثابت جنون کی دست درازی سے ہوگیا
رکھے گا قبر مین بھی نہ جیب کفن درست

خنجر کا کام کرتی ہی ہر اک ادا تری
اے نوجوان صنم ہے ترا بانکپن درست

دینے لگے ہین جنبش مژگان سے وہ جواب
اب اونکی چشم پہ ہی گمان سخن درست

ای عندلیب پاے نگارین کے نقش سے
ہر روز اوس گلی مین ہی تازہ چمن درست

تعریف رخ کی کرکے لکھا وصف مانگ کا
کی ہمنے راہ شہر حلب تا ختن درست

ہر گل تری فراق مین کانٹا ہی سوکھ کر
کیونکر رہیگا دامن صحن چمن درست

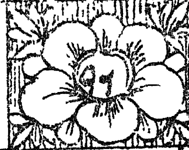
تو ہی وہ شمع جسکے لیے آسمان بھی
کرتا ہی مہر و ماہ سے دوہری لگن درست

غنچے کو بوے یار سنگھائی صبا نے جب
پھولا وہ اسقدر نہ رہا پیرہن درست

حسن ملیح یار نمک ریز روز ہی
ہوگا نہ حشر تک بھی یہ زخم کہن درست

انگڑائی سیم تن نے نہین لی اوٹھا کی ہاتھ
کی اپنے دست ناز سے شاخ سمن درست

ہٹنے لگا چہرہ وہ اپنا دکھائین تو
رہنے کا ہی نہ اشرفی خور کا تن درست



اوس مہ کے فراق مین ای ہوش
دامان صبح سے ہو ہمارا کفن درست

وہ کسیکو نظر آئی نہ کمر کیصورت
پر اوڑی سارے زمانے مین خبر کیصورت

جلوہ گر بام پہ ہی وہ جو قمر کیصورت
نسر طائر بھی اوڑے مرغ نظر کیصورت

دیکھ لے ابر اگر دیدۂ تر کیصورت
پھر نہ برسے وہ کبھی آب گہر کیصورت

تیغ ابرو ہی تری جب سے علم ای قاتل
دل لیے پھرتے ہین ہم ہاتھ پہ سر کیصورت

بلبل زار ہون پہونچیگی یہ نوبت میری
کہ اوڑ جائینگے یہ گل پھونک کے پر کیصورت

مہر چمکیگا دم حشر تو یہ کہدون گا
یاد ہی مجکو بھی اک شکل قمر کیصورت

نازکی ہنگئی دامان حیا اونکے لیے
وہ نظر آئی سراپا نہ کمر کیصورت

آبرو اپنی گہٹائے نہ گہٹا او ٹہہ اوٹہکر
آج بدلی ہوئی ہی دیدۂ تر کیصورت

پیش یوسف کے بجائیگی نری صورت نی
سورۂ نور کے سب زیروزبر کیصورت

رند مشرب بھی ہین چکر مین ہوا یہ روشن
گردشین جام مین پائین جو سفر کیصورت

کیون نہ بجائے مریجان یہ ای رشک مسیحی
اوٹھے پہلو سے جو تو درد جگر کیصورت

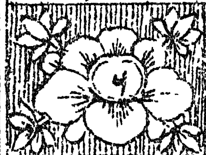
یہ گہٹا دی تو جلا کر مجھے اے آتش ہجر
کہ رہون سنگ لونمین مین شرر کیصورت

سامنے غیر کے آنے لگے وہ بے پردہ
اب تو دیوار حیا ہوگئی در کیصورت

دولت داغ جنون دور نہین پردۂ دل
چاک ہوجائے جو دامان سحر کیصورت

ہون جو حیران تو سب آئینہ کہتے ہین مجھے
واہ ری جذب ادہر نکلے ادہر کیصورت

کشتۂ شعلۂ رخسار ہو نمین ای گردون
خاک اوڑے گی مری کافور سحر کیصورت



[illegible] سراپا تو نہین فکر ای ہوش
[illegible] شوق سے گہر کیصورت



دیکھے رونا مرا اگر برسات
پانی پانی ہو سر بسر برسات

برق سان مین جو اٹھا اودہر تڑپون
کاٹو غیر وہین تم ادہر برسات

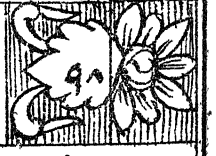
کہتی ہے غرق ہو کہین نہ جہان
دیدۂ تر کو دیکھ کر برسات

تجنے مجہسے اگر نظر بدلی
پھر لگاوے گی چشم تر برسات

پھولی میخوارون کے شفق منہ پر
آگئی جب او نہین نظر برسات



دیدہ اشکبار سے اے ہوش
روز رہتی ہے میرے گہر برسات



یون تو وہ سنتے رہتے ہین ساری جہانکی بات
پر قینچیان طلب ہوئین مینے جہانکی بات

سرخی مصر تہا مری بڑہ کے بات ہی
چہینے لگا کسی جو تمہارے دہانکی بات

کیا حال دل سناؤن وہ آئے ہین ضعف مین / جب آنکھہ تک ہی کہل نسکے پھر کہانکی بات
گویا نہو تو کام مین سوسن وہ آئے کیا / سنتا ہی کون دہر مین تیری زبانکی بات
ظلم بتان ہی اوج پر آتا ہی ایخدا / اب کوئی پوچھے کا نہین آسمانکی بات
عنقا صفت وجود کے قابل تھے منطقی / پائی جگہہ کلام کی سنکر دھانکی بات
وار مژہ پر اشک چڑھے جب تو یہ کہلا / چھوڑے وہین پر آدمی پائے جہانکی بات
پتلی وہ چشم حسن کی ہی کیون کرے کلام / سنتا ہی کون مردم چشم بتانکی بات
تمہید اوٹھا کے چاہا جو مطلب تو بولے وہ / کب قابل سند ہی کسی قصہ خوانکی بات
یہ نقد دل ہی مفت زر قلب قلب غیر / لینا سمجھکے یار ہے سود و زیانکی بات
ہمسر کسیکو اپنا سمجھنا نہ تھا عدم / گم ہوگیا چلی جو ذرا بھی دہانکی بات
کیون خون مین ڈوبتے روش عندلیب تم / سنتا نہ اے گلو جو خدائی زبانکی بات
یون تو فگار کرتی ہی وہ چشم دلفریب / پر کم نہین ہی تیر سے ابرو کمانکی بات
فرقت مین مے حرام تھی نی میکشو مدام / واعظ نے اوسمین لاکے ملائی کہانکی بات
عالم مین اب نبات کی کچھہ بھی ہی نہ بات / واللہ کیا بنی ہی تمہارے دہانکی بات
جس دلمین سوز ہی نہین اوسمین صدا کا نام / ای شمع کب یہ کہلتی ہی تیری زبانکی بات
جان دادہ ہون مین مصحف رخسار یار پر / آیت حدیث ہی مجھے اوس جان جانکی بات

۹۹

اے ہوش ہے مقام تحیر یہ کائنات
آتی نہین سمجھہ مین ذرا بھی یہان کی بات

۲۰

بات کرتی ہی نہ تھی ہوگئی اک بات کی رات / مختصر کتنی تھی یارب یہ ملاقات کی رات
بال وس شوخ نے کھولے ہین شب قدر ہی آج / مانگ جو چاہے دلا ہی یہ مناجات کی رات
صبح کی ہو ذرا ہی اوٹھہ جاؤ نگاہین شمع صفت / رہنے دو بزم مین تم مجکو فقط رات کی رات
یون تو تھی فصل مین کٹتا تھا کٹھن شب کا مگر / ہوگئی بات سمندر کا یہ برسات کی رات

اوسکا کیا مونہہ کہ پائین وہ بیحد ہی لطیف
کسنے دیکھی سحر حسن نباتات کی رات

آپکا شکر ادا کر نہین سکتا مین حضور
کیا عنایت ہوئی خود آگی ملاقات کی رات

کس بلا کی ہی کڑی یہ شب غم ای ہمدم
کاٹے کٹتی نہین کیا ہو گئی آپات کی رات

جانے کیا یار نے جاتی ہوئی دنیا دیکھی
مجھسے ناچیز کی جو اوسنے مدارات کی رات

کوچۂ زلف سیہ فام سے نکلے گا نہ دل
اوسکے ہاتھ آئی ہی تقدیر سے یہ گہات کی رات

حسن بندش نے کیئے اور بھی پیدا تیور
ای پری بیٹے جو کی مدح تری گات کی رات

زلفین لٹکا کے کہا اوسنے کہ لے تو بوسے
نئے انداز سے کیا شوخ نے خیرات کی رات

صورت کرمک شب تاب مین آہون کی شرر
میرے گہر روز رہا کرتی ہی برسات کی رات

تین دن خیر سے مرقد مین گذر جائین کہین
پہر تو ہو جائیگی ہر رات مساوات کی رات

بال ٹوٹے ہوئے سر کے جو وہ دین تحفے مین
کیون نہ ہاتہ آئے مری نہی سوغات کی رات

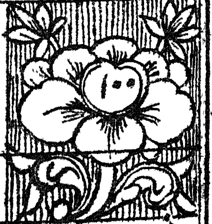
مہربانی کا کوئی دن نہوا ہمکو نصیب
کوئی اس عہد مین دیکھی نہ عنایات کی رات

ہاتہ ملتے ہی رہے کی جیسے رخ و زلف کی چاہ
وہ جو افسوس کا دن تہا تو یہ ہی بات کی رات

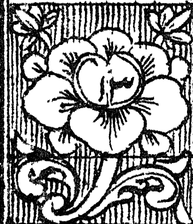
کوچۂ زلف مین جاتے ہی ہوا دل مردہ
زلف شبرنگ ہی یا مرگ مفاجات کی رات

رخسے پردہ جو ہٹا دو تو مٹے درد جگر
روز ہو جاے ہو کافور طلسمات کی رات

دن ہی یا رات وہ زندہ کرین جسدم چاہین
معجزے کا کوئی دن ہی نہ کرامات کی رات



جو بلا ہجر کی شب آئے اوٹھاؤ سر پر
ہوش بڑھکر کوئی اس سے نہین آفات کی رات



ردیف الثاے

چشم امید ہی وا اے بت بے پیر عبث
جیسے رہتا ہی کہلا دیدۂ نخچیر عبث

رنج و آرام مرا ہاتہ مین ہی جانان کے
میری حق مین ہی سراسر خط تقدیر عبث

کام تلوار کا کرتی ہی کشش قاتل کی
پہر کہنچی رہتی ہے ابرو کی یہ شمشیر عبث

گہر کری زلف کی کوچے مین مرا دل کیونکر
دیکھو لو دہر مین ہی خانۂ زنجیر عبث

تیرگی قلب کی کیون کھوئے نہ یہ داغ جگر
کب زمانے مین ہو خورشید کی تنویر عبث

جذب دل کھینچ ہی لائیگا اونہین آخرکار
تو جتاتا منہ سے ہے مرا ناخن تدبیر عبث

حاشیہ متن شفا کا ہی براے توضیح
مسی ہونٹونکی نہین ہے ابت بی پیر عبث

زور کس روز کیا کب کی شکستہ نہ کمان
نوجوانونسے ہی برہم فلک پیر عبث

چاک دلسے نہ سکے جب یہ دم غیض اونکا
پہر نہ کیونکر ہو مرا رشتۂ تقریر عبث

ناتوان ہو مین یقین ہی کہ اوڑے گا خاکا
کہدو مانی سے نہ کھینچے مری تصویر عبث

حلقۂ زلف کا ہی دہیان مجھے وحشت مین
طوق بیکار ہی میرے لیے زنجیر عبث

رنگ جو عشق نہفتہ نہ کسی کا لاتا
ہوتی معمورۂ عالم کی ہی تعمیر عبث

کوچۂ زلف مین دل جاکے پہر آتا میرا
اسنے کیون چھوڑ دی اے ہوش یہ جاگیر عبث

رنگ رہتا ہی بدلتا یہ جہان کیا باعث
ہی گہہ موسم گل گاہ خزان کیا باعث

سرنگون ہوتا ہی نہین تیر نظر یہ ہردم
پہر کھنچی رہتی ہی ابرو کی کمان کیا باعث

کیا پریشان ہوئی سیلی صرصر سی وہ زلف
آج اوٹھتا ہی مری دلسے دہوان کیا باعث

مجکو سرکار الم نے جو نہین دی عزت
پہنے ہون پیرہن پے وان کیا باعث

چہوٹنا یاد مین ابرو کی خور و نوش ہی کیون
خم ابرو ہی ہلال رمضان کیا باعث

دیکھنا دیکھکر آئینہ کو وہ مہ بولا
ہی جو دامان صفا رشک کتان کیا باعث

اوس مسیحا نے جگہہ غیر کو دی کیا دل مین
اور روزونسے سوا ہی خفقان کیا باعث

غم نہین نامیہ کو جو مضر لے مردم چشم
طفلک اشک نہین ہوتی جوان کیا باعث

دیدۂ تر نہین کیا ہی یہ کوئی بحر عمیق
پہر گہڑی اشک جو رہتے ہین روان کیا باعث

شاہ مین اور گدا مین نہین فارق جو حیات
مرتے ہی ایک ہی دونونکا مکان کیا باعث

کسنے ابرو کی چڑہائی ہی کمان اے گردون — چہوٹتا ہی جو مرا تیر فغان کیا باعث

حکما مانتے ہین دہر مین عنقا کا وجود — پر کمر کا نہین پاتے ہین نشان کیا باعث

اوس ہین کی جو نہ مسی نے کہلایا سر — گنگ پھر رہتی ہی سوسن کی زبان کیا باعث

بعد مرنیکے بہی کرتے نہین وہ ذکر مرا — ہون سبک ہوگئی بہی اونپر مین گران کیا باعث

بدگمانی مری بیجا ہی تو منصف ہو تمہین — جاتی ہو رات تو کو چھپ چھپکے کہان کیا باعث

یہ ہوش نہین ہی اوا ہی ہوش نہین وہ ہر مین ہم — پھر نہین چھوڑتے یہ ذکر بتان کیا باعث

ردیف الجیم

کیون نہو ہر ایک سے میرا جدا گانہ مزاج — شمع ہون ویسی ہی بن جاتی ہے پروانہ مزاج

دخل اب میری طبیعت مین پریزادونکو ہی — بنگیا ہی اندنون میرا پری خانہ مزاج

ہی ہمین نانِ جوین بہی آفتاب اسدور مین — ہین فقیر مست پر رکہتے ہین شاہانہ مزاج

ہو ترا گیسو جو برہم کیون نہ میرا دل پھٹے — کب ہے مہمان جو بدلے صاحب خانہ مزاج

ہوتی ہی پہر فصل گل مین تازہ اک وحشت مجھے — ای جنون میرا بدل جاتا ہی سالانہ مزاج

آئینہ رویونکی الفت مین ہی دل بہی چاک چاک — پہر عبث کرتا ہی مجھسے یار کا شانہ مزاج

کیون بطِ مے سے ہی مشغول بازی ہر گھڑی — ساقیا پیر مغان ہی جو نہ طفلانہ مزاج

جان ہی تقی لیجیے گا گرم کیون ہوتے ہین آپ — شمع ہین جو آپ تو ہم بہی ہین پروانہ مزاج

نشہ فیل مست کا ہو روبرو جسکے ہرن — دہ سگ کوی صنم رکہتا ہی شیرانہ مزاج

مثل وحشی بہاگتا کیون ورانسانونسے وہ — خلق جو خالق نکرتا اوسکا بیگانہ مزاج

اے پری پہر کسکو چاہین صاحب عقل و شعور — ہوش کو جب پائین ہم عالم مین دیوانہ مزاج

اوٹہی گھٹا ہوئی ہمین اب مل کی احتیاج — لا ساقیا نہین ہی تامل کی احتیاج

جب ہو نقاب شب مین مہ پہارہ چھپا — کیون ہو نہ رخ کو پردہ گاکل کی احتیاج

گریان اگر مرے تو کرے کوئی یاد کیا — مردہ جو ابر ہو تو نہین قل کی احتیاج

صد چاک دل ہی چہرۂ رنگین کی یاد مین — پھر رفو ہے تار رگ گل کی احتیاج

مین لاکھ اوڑون مگر نظر اوسکی ادہر نہو — صیاد سے بر آئے نہ بلبل کی احتیاج

کیون ہو نہ وصف قامت موزون کا بی سبب — بحر غزل مین ہوتی نہین پل کی احتیاج

دیوانون کو ہلائے عبث حلقۂ الم — دستکار بیڑیان نہین تھی غل کی احتیاج

ہے واسطے وہ اوسے جو طلب کرے — دربار حق مین کیا ہو توسل کی احتیاج

یہ رنگ پر ہی جوہر شمشیر کا چمن — جسمین نہین ہی کچھ گل و بلبل کی احتیاج

اونکا خدا شریک ہی جنکا نہین کوئی — کب ہو روا نہ اہل توکل کی احتیاج

پیتے ہون شراب عشق ہی جو کیون کرین وہ شور — مینای دلکو کب ہوئی قلقل کی احتیاج

اشکون کی فوج ساتھ ہی آہونکی ہین نشان — وحشت مین بھی ہمین ہی تجمل کی احتیاج

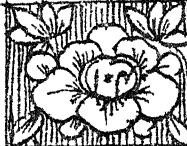
الفت مین تا رگیسوی جانان کے زار ہون — پھر عصا ہی اب خط سنبل کی احتیاج

دور جہان مین وہ مہ رخسار یار ہی — جسکو نہین عروج و تنزل کی احتیاج

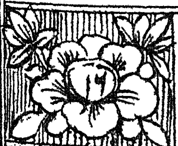
ابرو ہلاکی کہتی ہین مجھہ سخت جان سے وہ — ہی تجکو ضرب تیغ تغافل کی احتیاج

تار نگہ کیطرح کمر کیون نظر پڑے — کب نور کو ہو یار تشکل کی احتیاج

ہی مثل ضرب سکہ زر نقش بوریا — ہم مفلسون کو کیون ہو تمول کی احتیاج



بہتر یہی ہی ہوش کر دن ادس ہی عرض حال
بر لائے بے کہے ہوئے جو کل کی احتیاج



زلفو نہین کرین علاج کا شانہ وہ اگر آج — اک دن مین ہو دوبارہ عیان شام و سحر آج

ساتھ اشکون کی بہتے نہین یہ لخت جگر آج — لعلون سے بھرا پاتے ہین وہ امان گہر آج

تیوری کو چڑھا تیغ کو کر زیب کمر آج — بانکون کیطرح جاتے ہین دیکھین وہ کدھر آج

وصف اوس دندان کا دکھائی جو اثر آج — ہو سلسلۂ نظم نہ کیون سلک گہر آج

پہر سبز ہمین باغ دکھاتے ہین یہ گلرو — صیاد ہرے ہوتے ہین پہر زخم جگر آج

وہ آتے ہین جو پاؤن نہ رکھتے تھے زمین پر — لو فتنۂ محشر ہی اوٹہالے کوئی سر آج

نالے مرے کہتے ہین کہ کچھ خیر ہی اے چرخ — یا تو نہین یا ہم نہین اے بانیِ شر آج

جانین کہ قیامت کا بہی دن آئیگا فردا — ہو جاے اگر اس شبِ فرقت کی سحر آج

تہا پاؤن کو چکر تو پہر اے نشۂ الفت — گہومے گا ترے دور مین ساغر سا یہ سر آج

کہتی ہی تڑپ دل کی کہ کیا دور ہی یہ بات — تار آنسوونکے اوسکو جو پونہچاوین خبر آج

شیرینیِ وصفِ دہنِ تنگ تو دیکھو — ہر نقطۂ دیوان ہی ہوا رشک شکر آج

کیا پہونک دیا آتش فرقت نے سراپا — کیون خشک نظر آتے ہین یہ دیدۂ تر آج

اے طبع رسا کل کی تو ہم کہہ نہین سکتے — ممکن نہین بندھ جاے جو مضمون کمر آج

طوفان کرے پیش جو رندون کی تعلی ہو — ہو جاے نہ کیون کشتیِ مے زیر و زبر آج

وہ گلشن رضوان ہی پس مرگ ملے گا — اوس کوچے مین ممکن ہی نہین ہو جو گذر آج

۱۰۵ — ۲۱

جو چاہو کہو ہوش زمانہ ہی پرآشوب
جہال کا ہے دور نہین قدر ہنر آج

ردیف الحا

ہی دہن کا وصف بھی سرِ نہانی کی طرح — کیون نہو بیتو نمین پیدا لامکانی کی طرح

ہو نمین اشک غم عجب کیا زرد ہو کر ہجر مین — تیغ قاتل پر پہرے دن سونے کے پانی کی طرح

نالۂ موزون کا نقشہ کہینچتے ہین خط مین ہم — قاصدا نامہ ہی دیوان فغانی کی طرح

ناتوان ہو کر نہ جب آیا نظر بولا وہ شوخ — لو اوڑالی اسنے میری لن ترانی کی طرح

تو بہلا دے یا نہین ہمتو سوے ملک عدم — یاد تیری لیکے جاتے ہین نشانی کی طرح

سرخروی کیا شفق پائیگی انکی روبرو — جانتی ہین میری آنکہین خون فشانی کی طرح

نیند آنے کا بہانہ ہی عبث آئین تو وہ
قصۂ غم کہہ سناؤن گا کہانی کیطرح

آہ حسرت کا دہوان بالاے آب انفعال
عمر لیجاتا ہے کشتی دخانی کیطرح

نغمہ سنجی پر عبث ہی بلبل نادان کو ناز
سیکہہ جائے ہمسے اگر خوش بیانی کیطرح

ہر گہڑی رکہتے ہین آنکہو نمین خیال یار کو
ہی نرالی یاد ہمکو پاسبانی کیطرح

وصل کی شب سیر ہو کر دیکہنے پائے نہ تہے
صبح آپہونچی جو مرگِ ناگہانی کیطرح

آہ کی یا طبع موزون کی ضیافت کے لیے
کی ادا اک ہمسے دیوان فغانی کیطرح

غیر کے آگے ہنسو مجکو نہ روتا دیکہکر
ورنہ آنسو ہوکے بہ جاؤنگا پانی کیطرح

گرم ہی ہوتے ہو محفل مین بلاتے ہی ہو تم
یہ نکالی ہی نئی اک مہربانی کیطرح

اوج معراج نبیؐ کی طرح پائے آہ جب
کیون نہ قصر دل ہو بیت اُمّہانی کیطرح

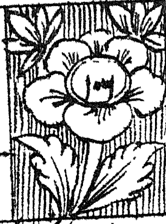
آنکہہ ہی بیمار اوسکی زار اہی مردم ہین ہم
کیون نہ پاس اوسکے رہین ہم ناتوانی کیطرح

کہل گیا سبکو کہ تہا وہ حسن عارض عارضی
ہوگیا خط رخ کا پیغام زبانی کیطرح

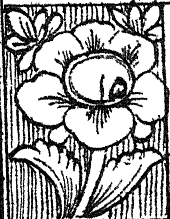
قدِ بالا ہی بلندی مین جو ہمسر چرخ کا
تو وہ گیسو ہین بلاے آسمانی کیطرح

نوجوانان چمن کو دیکہہ چک اے عندلیب
عمر جاتی ہی چلی ہر دم جوانی کیطرح

دیکہنا جور فلک کی بہی یہی ہے آرزو
گہر کرے غم مین وہ تیری مہربانی کیطرح



جابجا مضمون ابرو ہوش ہین اسمین رقم
ہے ترا دیوان بہی شمشیر خانی کی طرح



ردیف الخا

نہال فیض نکیونکر رہے بہار کی شاخ
جہان مین قطع ہو کم نخل سایہ دار کی شاخ

نہ آئین وہ تو سیا ہی برنگ دنبالہ
دراز ہوکے بنے چشم انتظار کی شاخ

بنے ہین نخل کدورت بگڑکے وہ مجہسے
کہون نہ ہاتہو نکو کیون اونکی مین غبار کی شاخ

شعاع کا دُرِ دندان کے دیکہنا اعجاز
کہ سبکو آئے نظر دانہ انار کی شاخ

رقم مدام کیا وصف کاکل مشکین کو
ہر ایک سطر رہی کلک مشکبار کی شاخ

ہوا نہ خشک کسیطرح نخل غم ای آہ
قلم ہی تیشۂ تدبیر سے ہزار کی شاخ

نکالتے رہے ہر اک مین عیب ہین شاخین
مگر نہ ہاتھ لگی میرے نیسوار کی شاخ

وہی ہی اہل تواضع جو بے سبب ہی جھکے
وگرنہ یون تو ہی خم نخل باردار کی شاخ

نہال غم رہے سرسبز کیون نہ رونے سے
ندیکھی خشک کبھی سرو جویبار کی شاخ

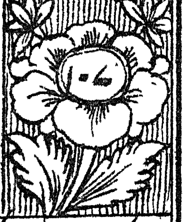
نہین ہی سرخ چھڑی تیری دست رنگین مین
لیے ہی پنجہ مین مرجان عجب بہار کی شاخ

مین وصف زلف ہون لکھتا دوات ہو نافہ
قلم ہو ہر قلم آہوے تتار کی شاخ

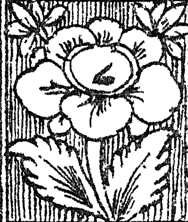
جو کھاؤن یاد مین اوس چشم مست کی افیون
تو کیون نہ نشہ کا دوڑا ہو کوکنار کی شاخ

تڑپ کے سینے سے نکلا جو آہ کا شعلہ
تو بولے لوگ بنی برق لو چنار کی شاخ

سوال بوسہ کرون کیا مین اوس سہی قد سے
لگی ہوئی ہے وہان ہر گھڑی غبار کی شاخ



جو نظم دست حنائی کا وصف ہوا ہوس
تو کیون نہ مصرع برجستہ ہو بہار کی شاخ



ردیف الدال

روح کیون تن سے نکلجاے نہ فریاد کے بعد
قید مین رہ نہین سکتا کوئی میعاد کے بعد

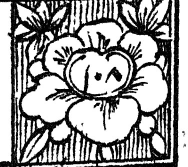
عندلیب چمن دہر کو یہ حسرت ہے
کیون وہ کوچہ نہ اوٹھا گلشن شداد کے بعد

چشم لیلے کے تصور مین جو ہو محویت
قیس ابجد مین لکھے صاد ہی پھر صاد کے بعد

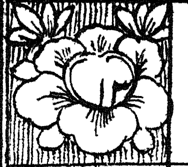
رنج کے بعد ہی راحت یہ سُنا کرتے تھے
پر کیا رحم نہ اوسنے کبھی بیداد کے بعد

باغبان آہ جو بلبل کی دکھائے تاثیر
آئے گلچین ہی نظر باغ مین صیاد کے بعد

کاٹتا ہون ہون مین سختی فرقت کا پہاڑ
کوہکن مجکو ہی سب کہتے ہین فرہاد کے بعد



ہوس جب یاد کرے وہ تو نکیون دم اوکھڑے
ہچکی کس طرح سے آئے نہ مجھے یاد کے بعد



ردیف الذال

کھل گیا سبکو جو باندھا سر بازو تعویذ
کوئی تسخیر کا چھوڑے گا نہ پہلو تعویذ

جو عدو لائین وہ للہ نہ لے تو تعویذ
ہو نجائے کہین حق مین مرے بچھو تعویذ

پاس ہوتے ہین تو ہوتا نہین دھڑکا مجکو
خفقان کی ہین ملنے مین خوشتر و تعویذ

ہی سواد خط رخ سورۂ اخلاص کا نقش
عالمو حب کا ہے وہ سایۂ گیسو تعویذ

عین ... لیے مین جو وہ آئی تو مین بول اوٹھا
مردم دیدہ ہے آپ مرا آنسو تعویذ

ڈر نہوتا جو اونہین باد خزان کا بلبل
ہار کرتے نہ گلے کا کبھی گلرو تعویذ

حسن کی شمع نظر آئے منقش اس سے
کون کہتا ہی نہین بنت بازو تعویذ

ہمتو واللہ اسے جانتے ہین نقش مراد
واسطے اپنے ہی وہ غیرت آہو تعویذ

شک پس مرگ بھی ہی میری طرف سے اوسکو
ڈہائے پھر قبر کا کیونکر نہ وہ بدخو تعویذ

نقش ہو وہ ستم شب دیر شب یلدا کا
اپنی چوٹی سے جو لٹکائی پریرو تعویذ

کوئی گنڈا نہین ایسا جو قفس سے پھانس کے لا
ہو وہ مانوس یہ کہتا نہین قابو تعویذ

اوڑ نجائے یہ کہین نقش تصور اوسکا
رم الٰہی نہ کرے صورت آہو تعویذ

۱۰۹ — ۲۲

جب برابر وہ کرے لطف و غضب کا پلہ
ہوش پھر مجکو نکیونکر ہو ترازو تعویذ

ردیف الرای

یہ پایا مرتبہ ہمنے تمہاری خاک پا ہو کر
کہ حورونکی نظر پر چڑھ گیا مین توتیا ہو کر

عجب ہی اوس جوان تک یہ نہین جاتی رسا ہو کر
بچا لیتے ہین نالے پیر گردونکو عصا ہو کر

خیال ... دود آہ مین ایسی تجلی ہی
کہ رہ سکتا ہی آنکھونمین حسینونکی ضیا ہو کر

کیا دانا مجھے مشہور لوگون نے یہ ڈرتا ہون
نہ پیسے گردش گردون گردان آسیا ہو کر

خطر پامالی عالم سے بعد مرگ رکھتے ہین
ہماری خاک چھپ جائے الٰہی کیمیا ہو کر

معطر ہین جو ایسے باغ مین ملبوس بھی اونکے
نسیم صبح کوے یار مین آئی ہی کیا ہو کر

خیال دلربا کو دلنشین کہنا مناسب ہی
کہ رہتا ہی نگین دل مین نقش مدعا ہو کر

گریبان سحر صد چاک رہتا ہی تو اس غم سے
پڑا پاؤن پر اوسکے کیون نہ دامان قبا ہو کر

شناور بحر ہستی کا ہوا تو کہل گیا مجھپر
یہان جو موج ہی نا آشنا ہی آشنا ہو کر

بشر کیسے فرشتو نہین ہیگا پہر نہ دم باقی
قیامت دہر مین آئی اگر تیری ادا ہو کر

سخن کی ہی رسالت کیا مجھے جو بارسا مجھپر
ہوا کرتا ہی مضمون خط کا نازل والضحی ہو کر

چھٹا پھندے سے زلفونکی تو پہانسا دام کاکل نے
مقید ہی ہا دل اپنا وحشی رہا ہو کر

ہماری شکل چھٹکر اوس سے پہچانی نہین جاتی
خط تو ام پڑھا جاتا نہین ہمسے جدا ہو کر

کہلے بند ون پھر و گلزار مین ہیگا عجب کیا ہی
تو چھپنا دیدہ نرگس کے پردے مین حیا ہو کر

نہ پھول اتنا دل پر داغ تو اوس گل کا آئی ہی
کہین ٹوٹے نہ رشتہ زیست کا بند قبا ہو کر

بجائے خط ہوا ہی شوق مین خود مین وڑا لاغر
رہا داغ جلی تن پر لفافے کا پتا ہو کر

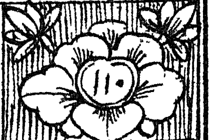
لب جان بخش جانان پر جو ہی تحریر مسی کی
وہ حل نکتہ دہن کا کرتی ہی شرح شفا ہو کر

غرور حسن افزون ہو گیا اوسکو نہانے سے
کدورت اور بھی لایا یہ آئینہ صفا ہو کر

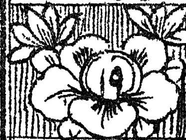
چھٹا تا ہی مری خونکا جو دہبا ہونٹ و منہ سے
ابھی اوڑ جائیگا یہ طائر رنگ حنا ہو کر

محرک جب شہادت کی ہوس ہوتی ہی رگ رگ مین
بڑھی جاتی ہین سب اعضا سے قاتل کا گلا ہو کر

اوڑا مرغ قضا آگی اگر اوس تیر مژگان کے
یہی پرواز سر پر اوسکے کہیلی گی قضا ہو کر



لکہا مشک ختن اوس زلف کو ای ہوش کیا منہ ہو
سواد خط نظر آتا ہی جو شام خطا ہو کر



پردہ چشم تری دید سے روشن ہو کر
بزم الفت مین رہا شمع کا دامن ہو کر

شعلہ رو کونسا گذرا سوے گلشن ہو کر
بہ چلا رنگ گل باغ جو روغن ہو کر

باد پا روح روان کا تو ہوا دم مین ہوا
داغ دل رہگیا نقش سم توسن ہو کر

ای حسین تیری نزاکت سے عجب کیا ہی جو تو
حور جنت کی رہے آنکھ مین جوبن ہو کر

دل ہر انیش الم سے ہی مشبک اک روز
گھر کریگا تری دیوار مین روزن ہو کر

ہون وہ بلبل جو کرون جانب صحرا پرواز
شاخ آہو ہی کئے شاخ نشیمن ہو کر

کسنے پھونکا مسی آلودہ دہن سے اسکو
رہگیا شمع کا گل کیون گل سوسن ہو کر

سخت ہی میری طرف سے جو فلک کیا غم ہی
بزم ہوگا شرر آہ سے آہن ہو کر

دل ہوا ہجر مین مردہ تو بنا سینہ مزار
رہگیا چاک جگر رخنۂ مدفن ہو کر

سات دن اوسکو جو جانے نہ دیا لڑ بھڑ کر
ہفت خوان فتح کیے ہمنے تہمتن ہو کر

نوک دم بھاگ گئے عقل و حواس ایکطرف
صف جو مژگان کی مقابل ہوئی پلٹن ہو کر

دلمین آتا ہی دم رقص ترے گرد پھرین
ہم ہی محفل مین تری گردش دامن ہو کر

گیروا آج جو ہی چرخ پہ زہرہ کا لباس
ڈھونڈنے نکلی ہی کس ماہ کو جوگن ہو کر

سخت وہ ہون کہ نہ اسپر ہی مرا دم نکلا
گو مین گردش مین رہا سنگ فلاخن ہو کر

وہ نہا کر جو چلے حلقۂ غم ہو گرداب
شور دریا سے نکلنے لگے شیون ہو کر

بیچ مین سے کہیں وہ تلوار جو سویا مری ساتھ
کٹ گیا رشتۂ الفت رگ گردن ہو کر

اوس سے پردہ نشین کا جو لکھا ضعف مین وصف
چھپ رہا لفظ مین وہ معنی روشن ہو کر

اشک کا تار نہ ٹوٹے کبھی مثل زنار
عمر ای بت جو بسر کی تو برہمن ہو کر

۱۱۱

کھینچ لے ہمسے جنون ہاتھ نکیونکر ای ہوش
رہے عریانی اگر پیرہن تن ہو کر

۹

بتون کو رام میرا یا خدا کر
نہین جینے سے بیٹھون ہاتھ اوٹھا کر

چڑھا کر سر گرایا پاؤن پر کیون
گھٹایا زلف کو اتنا بڑھا کر

مری آنکھون مین ہی پتلی کے مانند
گیا ہی جب سے وہ آنکھین لڑا کر

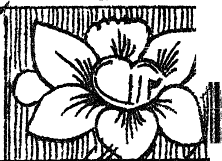
کرون گا اوسکو بھی ہمشکل اپنا
کسی صورت مین آئینہ دکھا کر

کھلا اب اسلیے کھولا ہے جوڑا [illegible]
کہ طائر ہون ہوا کے صید آ کر

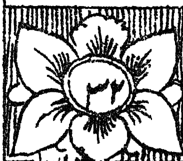
[illegible]جمال آئے نظر چہرہ ہمارا
اگر جھوٹون کہین اپنا وہ جا کر

یہ ہی صورت سے آئینے کے ظاہر
بنایا تونے حیران منہ دکھا کر

[illegible]بل کرتی اگر رہتی پریشان
بگاڑا زلف کو تونے بنا کر



کہا گو جھوٹ قاصد نے مگر ہوش
مجھے تو خوش کیا باتین بنا کر



[ہے] کسی کی مانگ کا مین مدح خوان شام و سحر
ارے ہی بہر عدو میری زبان شام و سحر

[ز]لف و رخ مین کی ہینے فغان شام و سحر
مومنو ہی کعبۂ دل مین اذان شام و سحر

[ب]ام پر بیٹھے وہ رشک مہوشان شام و سحر
ہو کتان یہ پردۂ چشم جہان شام و سحر

[ی]ون نہ ساتھ شکوون کے نالہ ہو روان شام و سحر
کب وا نہ بے جرس ہو کاروان شام و سحر

میری آنکھین ہین نکیونکر خونفشان شام و سحر
درمیان عذر حنا ہو جب وہان شام و سحر

گھیرتا ہی ساتون پردے آنکھ کے اونکا خیال
فتح کرتا ہی یہ رستم ہفتخوان شام و سحر

صبح و شام آیا کرو تم بھی دل پر داغ مین
سب حسین جاتے ہین سوے بوستان شام و سحر

زلف ابتر ہو ہوا سے گرد چہرے پر پڑے
ای فلک مجھپر پڑین کیون گالیان شام و سحر

ای منجم وہ ستارے مانگ پر چھپتے نہین
کرتے ہین ثابت نئی اک کہکشان شام و سحر

مصر دل کا ہی وہ حاکم پر طلب غیرون کی ہی
میری یوسف کو ہی یاد کاروان شام و سحر

اشک کی باران سی گیا ڈر ہر دم دیدہ کو ہو
جب سے ہے مژگان کا آگے سائبان شام و سحر

زور پر دود دل داغ جگر ہے آجکل
دیکھیے چھپتی ہی اب جا کر کہان شام و سحر

یون خیال زلف و رخ عاشق کو کرتا ہی ہرا
جیسے وش تازہ ہو کشت زعفران شام و سحر

صبح کو یاد دہن ہے شام کو یاد کمر
ہم کیا کرتے ہین سیر لامکان شام و سحر

جب سپیدی مانگ کی دیکھی تو بولے ہوش کاف
جمع کیونکر ہو گئی یارب یہان شام و سحر

رہتی ہین لیل و نہار چشم مین طفل سرشک
پر انہین کرتی نہین اک دن جوان شام سحر

ہون وہ بلبل گریہ سی ہی مجکو آسایش نصیب
شبنمی ہے چادرِ آبِ روان شام سحر

گیسو رخسار کی الفت لگائی دلکو جب
اے فلک کیونکر نہ پہر اوٹھے دہوان شام سحر

قدِ آدم آئینہ حیرت سے بجاوے نہ تم
آئینہ دیکھو نہ یون اے مہربان شام سحر

دلکو ملنے رعب دونکا شبکو جاگ اوٹھنے کا ڈر
پاے تابِ حسن پر بھی پاسبان شام سحر

دیکھین کیونکر لنبیان ہے آگے اوسکی مانگ کے
مانگ بہی لے حق تعالے سے زبان شام سحر

مین ہوا تحلیل تو رکھنے لگے مجکو عزیز
جانکر اپنی غذا کروبیان شام سحر

دو و دل داغ جگر کا میرے نقشہ کہینچکر
کچھہ دکھا سکتی ہی عالم مین تو ہان شام سحر

مین ہیرے وصاف دل کہل کہلکے ہجر یار مین
اے فلک اک دن بنون گا بیگمان شام سحر

رات دن ہمکو سناتا ہی ہمارا دود آہ
ہم بنا کرتے ہین پیدا آسمان شام سحر

جلوۂ رخ سایۂ گیسو نہین ہٹتے اگر
پہر کہان ہوتی ہی یہ جاکر نہان شام سحر

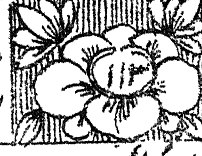
وہ حسین ہین آپ جو چہائے نہ اوسپر صبح حق
لین بلائین دوڑکر حورِ جنان شام سحر

پہلے عصیان کی سیاہی و سپیدی کفن
بعد مرنیکے ہولی طرفہ عیان شام سحر

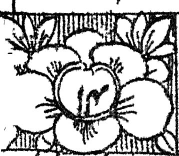
الفتِ گیسوی و رخ اتنا تو دکہلائے اثر
نزع مین ہی آئین مجکو ہچکیان شام سحر

دو تو گیسو و تو رخ کا دام الفت اے فلک
دوہری پہناتا ہی ہمکو بیڑیان شام سحر

سختی خورشید محشر ظلمت مرقد ہو کیون
ہمنے چوما ہی وہ سنگِ آستان شام سحر



پاے ہمت لنگ کب ملک خدا کب تنگ ہی
ہوش رہ تو خواستگار قدردان شام سحر



بل کہائے زلف نے لبِ جانان کو دیکھکر
لہرائے سانپ چشمۂ حیوان کو دیکھکر

جل جاے برق نالۂ سوزان کو دیکھکر
پانی ہوا ابر دیدۂ گریان کو دیکھکر

اے عندلیب سیر چمن سے ہی کیا حصول
تو کیا ہوئی نہال گلستان کو دیکھکر

جیسے ہوا بندھی ہی ترے باغ حسن کی
ہنستی ہین بلبلین گل خندان کو دیکھکر

آنکھونکو منع کیجیے جھگڑین نہ ہمسے وہ
انسان کلام کرتی ہین انسان کو دیکھکر

چکر تو دے رہی ہے ہمین کشتی فلک
آنسو بہین ہین دیدہ گریان کو دیکھکر

ہی رشک بھر شب ہین بہی ری چمکتے ہین
ثابت ہوا یہ زلف کی فشان کو دیکھکر

رضوان تو مدح خلد کا طالب ہی ہمسے کیا
آسکے ہین ہمتو کوچہ جانان کو دیکھکر

یوسف کی چاہ جسکو ہو زندان مین جا وہ
ہم بہاگتے کنوین ہین زنخدان کو دیکھکر

تاریکی لحد نہ ڈراتی ہمین کبہی
آتے اگر نہ خواب پریشان کو دیکھکر

کہتے بہار گاہ خزان گل کی پاس خار
عبرت نکیون ہو رنگ گلستان کو دیکھکر

چلے نظر کے آبلو مین آمژہ کے درمیان
پانی بھر آیا خار مغیلان کو دیکھکر

نور خدا ہی دلمین بتون کے بہی جلوہ گر
روشن ہوا یہ لعل بدخشان کو دیکھکر

۱۱۴ ہی دولت جفا ہی خزانہ بہان ہین ہوش
ثابت ہوا یہ گنج شہیدان کو دیکھکر ۵

خاک یاوس شک گلشن کی اگر پائے بہار
جانکر گلگونہ ہاتھون ہاتھ لیجائے بہار

تبہی گلشن مین نہ ٹھہرونگا ہین وہ وحشی مزاج
بیڑیان موج ہوا کی گرچہ پہنائے بہار

دیکھکر مجکو وہ کہتا ہی کہ ہو بہی یاد یہ
ہی تماشا ہو خزان آنے پر آجائے بہار

چار دن جو باغ مین رہکر چلی جاتی ہے یہ
کیا خزان کے خوف سے جیتی نہین پائے بہار

۱۱۵ یاد گل ہونے سے ہی ای ہوش بلبل کو نہ ہو
باغ مین وہ حسن کی اپنے جو دکھلائے بہار ۱۵

ردیف الزا

ہو دوست رس مجھے بستان یار پر ہر روز
الٰہی نخل تمنا ہو بار ور ہر روز

نہال کو سے بتان گھر کرے اگر ہر روز
تو عین نرگس جنت بنے نظر ہر روز

نظر پڑا نہ کبھی خشک ہمکو بحر الم
اوترتے ہم رہے پانی کمر کمر ہر روز

اگرچہ گھر مین ہین پر فکر دیتی ہے چکر
ہے مثل مردم دیدہ ہمین سفر ہر روز

جو بیدرم ہین وہی دہر مین ہین آسودہ
مثال مہر ہین گردش مین اہل زر ہر روز

اگر حجاب نہو اوسکو روے روشن سے
تو منہ چھپائے نہ اسطرح سے قمر ہر روز

نہین ہے خون بہانا جو ایک عالم کا
تو پھر قتل عبث کستے ہو کمر ہر روز

گراکے کاخ فلک قصر تن بھی ڈہاتی ہے
نیا دکھاتی ہے طوفان چشم تر ہر روز

نہ کیون جتانے کا احسان کان تک اوسکے
پہنچ کے دی مرے احوال کی خبر ہر روز

ہو واسطے مری ہستی کی اک نئی دنیا
کہ جسمین داغ کا روشن ہے قمر ہر روز

ستارے رات کو جاگا کیے مرے ہمراہ
جلا جو مین تو جلا مہر چرخ پر ہر روز

کبھی تو داغ ہے روشن کبھی جہان تاریک
نئی ہے شام ہر اک شب نئی سحر ہر روز

نہال حسن ہے ہر وقت پھولتا پھلتا
یہ غیر فصل بھی لاتا ہے لو ثمر ہر روز

لیلی تیغ نظر سے اگر نہین خائف
تو چرخ کیون ہے لیے شمس کی سپر ہر روز

۱۱۶ — ۲۳

کبھی نہ گھٹ کے رہے اہل جاہ سے اے ہوش
رہا یہ تاج فقیری کا زیب سر ہر روز

ردیف السین

کبھی نہ آئیگی کبھی میرے سخن کے پاس
ہر سون رہا ہون دس بت شیرین دہن کے پاس

مر کر بھی حادثات جہان سے نہین امان
تربت ہے میری خانہ دزد کفن کے پاس

تیر نگاہ تیر تو ہے پر یہ ہے عجب ہو
رہتا ہے کیون یہ چھوٹ کر ناوک فگن کے پاس

قاتل نے گھر مین گنج شہیدان بنا دیا
ترتیب انجمن کی ہوئی انجمن کے پاس

ہندو ہے زلف کے نہین خط متصل صنم
پوتھی کھلی دہری ہے کسی برہمن کے پاس

اے لاغری رہونگا مین ہوکر گلے کا ہار
زنار کی طرح سے برہمن کے پاس

ای شوخ کیا غزال سے تجکو مثال دین
کیا آنکہہ کے سوا ہی غزال ختن کے پاس

رکہنا قدم سمجھکے نکالی ہی اوسنے مانگ
ایدل برہنہ تیغ ہی اس راہزن کے پاس

بلبل ہی ایسی ہی کہ ہوئی مبتلاے گل
بیٹھین نہ ہم کبہی صنم خندہ زن کے پاس

اوصاف لکہے زلف کے سب اور وصف لب
سارا اتار رکہنے بسایا یمن کے پاس

ایچرخ کیا ہی اشرفی مہر پر گہمنڈ
لاکہون درم ہین داغ کی اس خستہ تن کے پاس

کیونکر نہ روئین خون کرین چاک پیرہن
ہم دلکو چہوڑ آگئے کسی گلبدن کے پاس

تقدیر کے لکہے کو مٹاتا نہین کوئی
دکہلاؤن ہاتہہ جاکی ہین کیون برہمن کے پاس

ای شمع بزم دہر مین اتنا نہ سر اوٹہا
گلگیر دیکہہ لے کہ ہی رکہا لگن کے پاس

صیاد کہہ رہا ہے یہی بہول کر
آئی بہ[illegible] آئی نہ بلبل چمن کے پاس

ظاہر مین بد وہ کہتے ہین باطن مین مجکو نیک
موضوع ہی حدیث حدیث حسن کے پاس

زلفین ہین اوسکی رخ پہ تو گیسو جبین پہ ہین
واقع ہوا خسوف ہی سورج گہن کے پاس

بنجاؤن گہر الم کا نکیونکر مین اے فلک
آ کر وہ بہہ گئے مرے بیت الحزن کے پاس

امید ہی کہ کوچہ جانان مین قبر ہو
کیون جائین زندگی مین ہم گورکن کے پاس

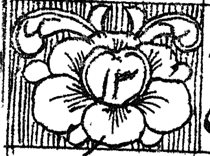
نکلا جو تو ستور کے کٹے سیکڑون گلے
قاتل کوئی چہری ہی ترے بانکپن کے پاس

بلبل وہ ہون کہ بعد فنا لاؤنگا مین رنگ
تو کسطرح رہونگا کسی گلبدن کے پاس

زنگی بچہ ہی ڈوبے گا الفت کی چاہ مین
جب خال وہ بنائینگے چاہ ذقن کے پاس



ہم جنس ہو مصاحب ہمجنس چاہیے
ذکر کمر ہو ہوش بیان دہن کے پاس



مجھسا شاعر نہین آہل کرم سو سو کوس
کہ زمین شعر کی ہی زیر قدم سو سو کوس

دیکہنا حرمت صیاد کہ آتے ہین مدام
بہر تعظیم غزالان حرم سو سو کوس

خلق تہرا گئی دم بہرنے لگی قاتل کا
پونہچی جسدم خبر ظلم و ستم سو سو کوس

کیا کبوتر نے دیا نامۂ جانان لاکر
بنکے عنقا جو اوڑا طائر غم سو سو کوس

ہاتہ آتا نہین مضمون کمر ہستی مین
ڈہونڈون اب جا کی سوی ملک عدم سو سو کوس

وہ سبک سیر ہون وحشت مین ہی چہانی دنیا
سامنے پانونکے چکر کے ہین کم سے سو سو کوس

لطف تب ہی کہ ہر ایک ذرہ ہو خورشید الچرخ
فرش ہو یار کا دامان کرم سو سو کوس

ہجر مین تن ہی یہ تنگی سے بہی بڑہکر لاغر
جب ہوا چلتی ہی اوڑ جاتی ہین ہم سو سو کوس

چادر آب کا ہو دامن صحرا یہ گمان
چشم نمناک سی جاری ہو جو نم سو سو کوس

کسنے کو ساتہا ہین آہ کہ بنکر وحشی
خاک اوڑاتی ہوی ابہی پہرتی ہین ہم سو سو کوس

ہو گیا سکۂ افلاس کا دنیا مین چلن
نقش معدوم ہوا روکے درم سو سو کوس

کہینچکر سرمے کی اک میل دکہائے جو وہ آنکہ
پہ چوکڑی بہول کے آہو کرین رم سو سو کوس

(۱۱)

ہوش دیکہین جو چلے وصف ہین لکہنے مین
یون تو چلتا ہی ترا اسپ قلم سو سو کوس

(۱۲)

ردیف الشین

یار کی کرتا رہا مین جو اتنے دن در در تلاش
یا الٰہی پڑ گئی کیسی یہ میرے سر تلاش

ناتوان ہون ہاتہ عزرائیل کی آتا نہین
جہوٹ اگر سمجہے تو کر دیکہے سر بستر تلاش

سلسلہ الفت کا ہی زلف دراز یار سے
آجکل سودا سے بہی ہی میری کچہہ بڑہکر تلاش

سایہ ابرو کا اگر ڈالو تو ہو جاؤن ہلاک
مجہسے لاغر کی لیے کرتے ہو کیون خنجر تلاش

باغ داغ دل مین لو گلچین کا بہی کہٹکا نہین
ای گلو تم کیا کروگے اس سے بہتر گہر تلاش

یہ سنہری رنگ لیگا جان اک دن ای صنم
غسل میت کے لیے کرتا ہی آب زر تلاش

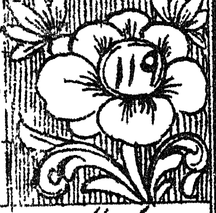
سر چڑہایا زلف کو اتنا کہ بل کرنے لگی
خود لگے کرنے وہ آخر سانپ کا منتر تلاش

ناتوان وحشی ہون یارو آنکہ کی ڈہیلے مجہے
طفل اشک اب کیون کرے بیفایدہ پتہر تلاش

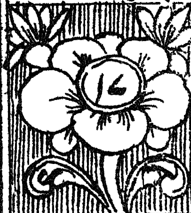
سن نہین سکتا اگر نالہ تو کردون کیطرح
تو بہی کوشش کرکے اس عالم مین بیدل کی تلاش

اوپر اوپر آپ جو اوٹرنار کرینگے اختیار
تو کرونگا اور مین ہی اک یہی پیکر تلاش

کعبۂ دل مین اگر ڈہونڈو تو پاؤ یار کو
کرتے ہو کیون اوسکی اپنے ایسے بار تلاش



روتے روتے مرگیا ہی وہ غم شیرین
ہوش کی اے مومنو کرنا لب کوثر تلاش



ردیف صاد

جسدم کریگا بزم مین وہ آفتاب رقص
ٹہوکر کہیگی حشر سے ہی لاجواب رقص

نکلے جو وہ نہا کے تو گرداب غم ہو بحر
پانی جو گہومے کرنے لگین سب حباب رقص

بہر جائین اہل دید کے داغ جگر کہین
طاؤس کیطرح سے تو اب کر شتاب رقص

گردش نجائیگی تری ای چشم تر کبہی
کرتا نہین یہ سینے مین کسدن سحاب رقص

وہ شمع رو ہو بزم مین نقصان اگر کبہی
زہرہ بہی دی صدا کہ یہ ہی لاجواب رقص

جلتا ہی سوز غم سے یہ دل یہ ہی مضطرب
لو کر رہا ہی صورت بسمل کباب رقص

دریا چڑہا ہی اشک کا بہرتی ہین پتلیان
یا مچھلیان ہین کرتی ہین جو زیر آب رقص

واعظ جو بہیجے رندونکے حلقے مین بہر پند
کرنے لگے وہ ہاتہ مین لیکر کتاب رقص

کیا دور ہی جو شعلۂ جوالہ دے صدا
ہان باعث فروغ ہی اپنے حساب رقص

انجم کی بزم حال کی مجلس ہی صوفیو
کرتے ہین صبح و شام یہ وہ آفتاب رقص

ساقی کے دور مین نہین یہ حال ورنہ کچھہ
جو مثل جام کرنے لگے آفتاب رقص

ایجان اہل بزم بہی بیچین کچھہ نہین
دیتا ہی مشتری کو بہی کچھہ پیچ و تاب رقص

گہٹتی نہین ہی رقص سے شان بلند کچھہ
کرتا ہی آسمان بہی نوا ہی جناب رقص

پریون کا کیون شعار بنا ہی یہ مغبچو
دستار حسن ہین جو نہین ہا رباب رقص

کرتا ہی تیز آتش حسن پری وشان
دامن کا کام دیتا ہی وقت شباب رقص

حیران ساری بزم کو جسنے بنا دیا
اسے آئینہ وہی ہی یہ خانہ خراب رقص

پہرتی ہے فکر ڈہونڈتی مضمون نو کو ہوش
چکر ہی اس پری کو کہ ہی انتخاب رقص

دیپہ ادسی بت کو رکہون کیون نہ چہپا اخلاص
وہ فلک حسن کا ہین ماہ مبین اخلاص

نقش کیطرح سے گہر اسمین بنا لو اپنا
دل روشن ہی ہتو میرا نگین اخلاص

وہ کہین آئین تو رکہتا ہون لٹا نیکے لیے
دامن دل مین بہرے ورثمین اخلاص

نکر اصلا نہین پونچہائے کہین یہ وحشت
بہر مدفن مجہے کافی ہی زمین اخلاص

رائگان نقد محبت کو نہ یہ کہوئے گا ہوش
دل کو خالق نے بنایا ہے امین اخلاص

ردیف الضاد

باغبان کچہہ نہین بلبل ہی فدائے عارض
کون وہ گل ہی نہین جسکو ہوا کے عارض

کسکا منہ ہی جو کری مدح وثنائے عارض
جلوۂ نور الٰہی ہے ضیائے عارض

بلبلو رنگ چمن کیا ہی ابہی اوس پڑے
آتش گل کو جو چاہے تو بجہائے عارض

کسکا ڈر ہی جو دکہاتے نہین چہرہ اپنا
بخدا ہین یہ تمہارے کہ پرائے عارض

واعظ والليل کا گیسو ہین دزبو جو کہو
حکم ہو جائے تو والشمس سنائے عارض

گر میو پر اگر آجائے تو کچہہ دور نہین
خاک مین مہر قیامت کو ملائے عارض

دیکہلون مہر قیامت کو اگر دو نکی سے
نزع مین آکے تو وہ ماہ دکہائے عارض

فتنۂ حشر ہی بیدار نہو ٹہوکر سے
مہر محشر کو بہی سوتے سے جگائے عارض

کون ہمشکل ہی اعضا مین جو پوچہا اوسنے
بہر تو آنکہون نے اشارے سے بتائے عارض

زلف کی تاب یہ دیتی ہی خبر عالم کو
منتقل ہو کے اوتر آئی بلائے عارض

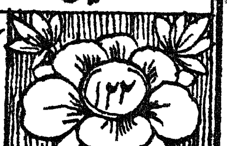
عارضی حسن کی صورت او سے آجائے نظر
آئینہ بہر سکندر ہو ضیائے عارض

مہ ہوا اور قمر نے ہی اوڑائی بیشک
تیری ابرو کی ادا اور ادائے عارض

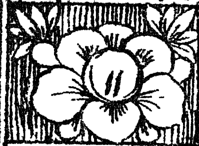
ماہ و خورشید کو جانے کہ ہین داغ پہلو / پہرتے پہرتے فلک پیر جو پاے عارض

حرف معلوم نہون اور اوسے یاد رکہین / کوئی مصحف نہین ایسا تو سواے عارض

غازہ ملتے ہین وہ آئینکا اونہین حیلہ ہی / ہنی اوس شوخ نے پیدا کی حناے عارض



حسن کی بزم کا جلوہ ہی کہ دیوان ہی ہوس
دائرے حرفونکے لکھے کہ بناے عارض



ہجر مین پائین نکیون ہم رخ پر نور سے فیض / اہل اشراق دیا کرتے تھے سب دور سے فیض

چڑھتے یون دار مژہ پر نہ کبھی حق تو یہ ہی / قطرۂ اشک جو پاتے نہین منصور سے فیض

داغ دل بڑھ گئے ہوتے ہی سحر وصل کی شب / کچھ بھی پونہچا نہ ہمین مرہم کافور سے فیض

مست اوسنے نہ کسی روز کیا اے ساقی / ہمنے پایا نہ کبھی زخم کے انگور سے فیض

کیا کوئی اوسکے زمانے مین نہ تہا حاجتمند / بخت بد ہو تو نہو قیصر و فغفور سے فیض

ماہ کے داغ سپیدی سے سحر کے نہ کرین / پونہچے مغرور کو اک روز نہ مغرور سے فیض

کیا بلا ہین جو ڈراتے ہین وہ گیسو بڑھکر / اونکو پونہچا ہی مقرر شب دیجور سے فیض

خود ہی جو نشہ مین ڈوبا ہو دے کیا بادہ / صوفیو پائین نہ ہم ساقی مخمور سے فیض

جنکو حاصل ہی فروغ اونکا یہ سایہ ہی نہال / آجتک تو نہین پونہچا شجر طور سے فیض

اصل یہ ہی کہ خدا چاہے تو موذی سے ملے / سب عسل کہاتے ہین حاصل ہی یہ زنبور سے فیض



کیون ادا ہم نکرین شکر اسیر خوش ہنر
ہوس پونہچا ہی ہمین تو اوسی مغفور سے فیض



ردیف الطا

ہر وقت تم رکہوگی جو چین جبین سے ربط / پیدا کرینگے ہم بہی کسی نازنین سے ربط

ہم تہے نحیف بار اوٹہا سکتے کیا ترا / رکہنا تہا ای فراق تجہے کیا ہمین سے ربط

مین اور وہ کبھی نہین ہونیکے ایک دل / مجکو سوال وصل ہی اونکو نہین سے ربط

۱۴

گھبرے سے ہے نہ حلقۂ غم دل کو کیسلیے
انگشتری کو کیون نہو پیدا نگین سے ربط

ہنا ئین گو ز نہین کا نہ وحشت مین آج کیون
رکھنا پڑیگا کل ہمین و گز زمین سے ربط

کیسے سپید بال وہ شیرین دہن جوان
پھر عیب کیا لبون کا جو ہوا نگبین سے ربط

موے کمر نظر نہین آنے کا عمر بھر
سنتے ہین یہ کہ اوسکا ہی خط جبین سے ربط

صورت اگر الم کی نہین ہم عجب نہین
مدت ہوئی کہ ہی دل اندوہگین سے ربط

ہر دم جو مردہ زندی سے کرتے رہے ادا
کیونکر نہ ہم بڑہائین دم واپسین سے ربط

آب حیات ہی عرق زلف سیم تن
سودا نہین ہی جو رکھین مشک ختن سے ربط

سوز جگر کی کیا تپش دل کو ہو خبر
داماں پیرہن کو نہو آستین سے ربط

ہم قرص آفتاب و قمر لیسکے کیا کرین
سائل ہین اوسکے در کے ہمنان جوین سے ربط

گھٹتا نہین عدو کا کبھی ربط یار سے
لایا ہی ایسا ڈھونڈہ کی ظالم کہین سے ربط

لیگا غم فراق اگر جان شاعرو
جاکر عدم بڑہائینگے شیخ حزین سے ربط

ہین مشت استخوان نہین کچھہ پاس اپنے ہوش
رکھین نہ کیون سگ در سلطان دین سے ربط

۱۵

دیکھے نگاہ قہر سے جب وہ نگار خط
دامن ہون چاک حرفونکی ہو داغدار خط

کہتا ہی کیا کہ بہیج تو اب تین چار خط
ایمل مین لکھہ چکا ہون اونہین بیشمار خط

تحریر میری پنجۂ رنگین ہین جب وہ لین
دکھلاے پھر تو اور ہی تازہ بہار خط

شہرت ہوئی کہ خط نکل آیا ہا نہ حسن
سنبل تہا باغ حسن کا یا اشتہار خط

کیون اور دیکھتے ہی مکدر وہ ہو گئے
کیا نامہ بر تھا صورت خط غبار خط

ہین کس ہوا مین وہ کہ جو ہوتی نہین خبر
لکھتا رہے گلون کو کوئی گو ہزار خط

روؤن جو خون مین دم تحریر مطلب لو
ہو جاے پھر تو غیرت ابر بہار خط

لکھین جواب نامہ مین جب وہ رہی جواب
پہنے سیہ لباس بنے سوگوار خط

شاید لکھا ہے اوسنے سیاہی زلف سے
قاصد بلا سبب نہین مشکبار خط

لکھنے کیوقت دہیان جو گیسو کا آگیا
قاصد اسی سبب سے ہوا مشکبار خط

قرطاس رشک تختۂ گلشن ہو پہول کر
ای بلبلو جو ہاتہہ مین لے گلعذار خط

وہ شعلہ رو جو پہینک دے غصے نامہ بر
سیماب کی صفت ہو نہ کیون بیقرار خط

تار نفس کی ڈاک کہانتک لگی رہے
کب آئے دیکھیے مرے پروردگار خط

ہون منتخب مین صورت ہمزہ فراق مین
کافی ہے بعد مرنیکے بہر مزار خط

۱۲۵

دین یا نہ دین جواب او نہین اختیار ہے
اے ہوش بہیجے جاتو مگر بار بار خط

۹

ردیف الظا

کچھ نکر ذکر بتان دل سے مٹاوے واعظ
اتنی توفیق اگر تجکو خدا دے واعظ

آگیا ہے ترے آتے ہی عرق رندون کو
انکو تو مصحف باری کی ہوا دے واعظ

بت سنینگے جو نہ اوسکی تو کہیگا حق سے
یہ تو ممکن ہی نہین انکو بہلا دے واعظ

آفتاب اہل خرابات طلب کرتے ہین
اونکو تو سورۂ والشمس سنا دے واعظ

بد ہو یا نیک کوئی سبکا وہی مالک ہے
شک ہے تو اور خدا تو ہی بتا دے واعظ

مے ہین جام مئی عشق خدا و احمدؐ
بے تردد تو ہمین بزم مین جا دے واعظ

خالی باتین تو سمجھتے نہین ہم بات ہے تب
کہینچکر ہند کا نقشہ جو دکہا دے واعظ

آفتاب اوج پر آئیگا تو ہوگا [illegible]
حسرت ہے کہ بیانکو تو چہڑا دے واعظ

۱۲۶

ذکر حورون کا سُنا کر ہمین خوش کرتا ہے
جانے کہنے مین چلین ہوش تو کیا دے واعظ

۱۵

وصلت کی بعد اور بہی جو ہو سو الحاظ
ایسا نہ دے جہان مین کیسکو خدا الحاظ

کیا ہے نظر کرین جو وہ آنکھین حرالحاظ
انسان جو ہین کرتے ہین انسان کا لحاظ

دیکھا جو حسن نے کہ وہ کھو دین سگے آبرو
تو پھر حفظ ساتھ اداکے کیا لحاظ

طوطے کیطرح پھیر کے آنکھین اوڑیگا یہ
کرنے کا کب ہی طائر رنگ حنا لحاظ

کہدون جو سوز ہجر سے تو خاک ہوا ابھی
کرتا ہون مین تو حضرت دل کا بڑا لحاظ

مین دخت رز کو چوم رہا تہا کہ آئے شیخ
دل مین وہین اوتار لی کرنا پڑا لحاظ

رو کہی ہی خون چاٹنے مین تیغ یار یون
کرتی نہین ہی جیسے کسیکا قضا لحاظ

قاتل سے ارتباط اگر ہی تو کیا مفید
ایدل کریگی کچھہ بہی نہ تیغ ادا لحاظ

جائیگی عرش سقف فلک توڑ کر یہ آہ
کرنیکی آسمان کے نہین پھیر کا لحاظ

چاہیے جو رو و زلف تو دن ہو نہ رات ہو
بندونکا پر خدا کے ہی صبح و مسا لحاظ

دو دن مین اور ہو گئے جا کر عدو کی گہر
وہ شرم آنکھہ مین نہ وہ باقی رہا لحاظ

کہتی ہی آہ کہیے تو دن کی کرو نہین رات
دم مین ہوئین اوڑادون یہ ہی کیا بلا لحاظ

دو ہون جدا تو ایک ہمین وصل ہو نصیب
ہی مانع وصال مقرر حیا لحاظ

ناز و ادا و غمزہ و عشوہ بلاتے ہین
ایدل بچا کہ پہیرے گا تیغ جفا لحاظ

پیسے فلک جو نقطۂ دل کو تو کیا بعید
دانے کا ہوش کرتی ہی کب آسیا لحاظ

ردیف العین

کرتی ہی سوز دل کو عیان کیا کیا نہ شمع
صورت پروانہ ہو جلے کہین رسوا نہ شمع

کس توقع پر پڑا رہتا ہی جلکر زیر پا
بزم عالم مین کہلے پروانہ ہی عیسی انہ شمع

سلسلہ اشکون کا کیون ہوتا اوسے زنجیر پا
سر مین رکہتی زلف مشکین کا اگر سودا نہ شمع

اوسکا ای پروانہ کب ہوتا نہین ہی سر قلم
خون ناحق کرنیکا پاتی ہی کب ثمرا نہ شمع

ہوتی ہی ماتم کدہ اوٹھنے سی تیری کب نہ بزم
ہجر مین کب دے کے کرتی ہی روان دریا نہ شمع

ای کلیم اللہ اوس انگشت حنائی کیطرح
حق تو یہ ہی دہر مین پایا ید بیضا نہ شمع

رات بھر پھیلا کے دامن تکتی ہی محفل کا مُنہ
مثل پروانے کی عالم مین ہی بے پروانہ شمع

جلوۂ رخ پر ترے کرتا وہ جان اپنی فدا
شعلہ رو پروانے کو دیتی اگر دہوکا شمع

دیکھی ور خسار جانان پر جو پڑجائے نظر
پھر تو محفل کو دکھائے مُنہ کبھی اپنا نہ شمع

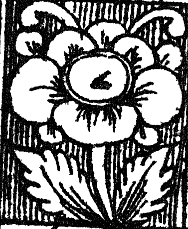
جب لب معجز نما سے گل کرے وہ پھونک کر
آتش گل کا اوڑائے پھر تو کیون جا نہ شمع

روتی ہی چپ پڑگئی ہی کسیلے کیا بات ہی
عشق کا پروانے کے کرتی ہی کیون چرچا نہ شمع

خانۂ دلکو جلاتے کب نہین ہین شعلہ رو
پھر پروانہ ہی کب آتش کا پرکالا نہ شمع



صاف دل جو ہین رہا کرتے ہین وہ بیباک ہوش
دیکھلو محفل مین کرتی ہے کبھی پروانہ شمع



ردیف الکاف

دیکھیے آئینہ سان رہتی ہی حسرت کب تک
دور سے دیکھتے ہین ہم تری صورت کب تک

صحبت یار مین چل ہی یہی بہتر ای روح
تو کریگی تن خاکی کی رفاقت کب تک

کب مجھے کھائیگا پس غسل وہ گل پانون کو
تیری ای سنبل تر آئیگی شامت کب تک

تمکو بیکار تھا اس حسن دروزہ پہ گھمنڈ
چھوڑتا یہ نہ ہو دامن دولت کب تک

توڑ کر شیشہ کو بے پردہ کروگے اک دن
دخت رز کی رہیگی عظمت و حرمت کب تک

جب اثر آہ کا دیکھا تو وہ بولے ہنسکر
دیکھین اس شعلے کی رہتی ہی شرارت کب تک



چھوڑیے عشق بتان موسم پیری آیا
ہوش مین آؤ ذرا ہوش یہ غفلت کب تک



ردیف المیم

دل مین کرینگے نقش ترا خط و خال ہم
بیہ آئینہ بنائینگے اب بے مثال ہم

تیری سی آنکھہ پاتے نہین خال ہم
کہتے ہین اسکو دہشت عین الکمال ہم

لاغر یہ ہین کہ اوٹھتی ہین عالم کی انگلیان
ہم رتبہ ضعف سے ہین ترا ای ہلال ہم

پھرتے رہینگے صورت ساغر بھرے ہوے
جبتک نہ یار پائینگے جام وصال ہم

پیسے جو ہمکو گردش چشم بتان کا دہیان
پھر کیون بنین نہ سرمۂ چشم خیال ہم

یہ ہی مثل فقیر کی صورت سوال ہے
پھر کیون کرین وصال کا تجھسے سوال ہم

کرتا جو خضر خط کا تصور ذرا مدد
ہوتی مثال سبزہ نہ یون پائمال ہم

جی چاہے جسقدر ہدف تیر ظلم کر
اے آسمان ہین تو دہ گرد ملال ہم

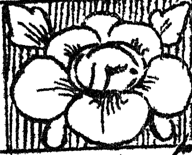
جام شراب اوسنے دیا ہے جو غیر کو
ہین غرق قلزم عرق انفعال ہم

الفت چھڑک رہی ہی نمک اوس ملیح کی
دیکھینگے زخم دل کا نہ اب اندمال ہم

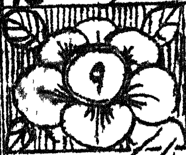
بنجائین کیون نہ تیغ ستم کے لیے سپر
بگڑی ہوئی جو دیکھین تری چال ڈھال ہم

ظلمت ستائیگی شب ہجر انکی جب ہمین
روشن کرینگے یار کی شمع خیال ہم

کیون دانت پیستا ہی جو تنکا ہین سوکھکر
اے چرخ پیر اب بھی ہین تیرے خلال ہم



اے ہوش بعد مشق یہ ثابت ہوا ہمین
رکھتے نہین ہین ایک ہی فن مین کمال ہم



ناکری الفت نہ مجھسے وہ بت خودکام کم
سورۂ اخلاص پڑھکر کیجیے بادام دم

مرہم داغ جگر تقریر قاصد ہوگئی
ہوگیا کافور سنکر وصل کا پیغام غم

بڑھ نجائے اوسکی بدنامی کا قصہ ڈر ہی یہ
دیکھتا ہون اس سبب سے اوسکو مین ناکام کم

پختہ مغزون کو نہین باد حوادث سے ضرر
صدمۂ صرصر سے ہو جاتی ہی شاخ خام خم

سبکو حیرت ہو کہ اس غنچے سے لاکھون گل کھلے
واکری باتون کی خاطر جب بت گلفام فم

دہیان ہی اوسکی کمر کا ہر گھڑی پیش نظر
ہو رہے ہین اندنون وقف ہزار اوہام ہم

دل پکارا جب چلا باہر خیال چشم یار
دیکھلو کعبہ بھی کرتا ہی غزال رام رم

نام روشن جسکا دنیا مین ہی وہ بی فیض ہی
چشمۂ خورشید مین دیکھا نہ پھر نام نم

خار غم ہر گل کے سینہ مین کس روش کھٹکے نہ ہوش

۱۳۱ باغ سے جسدم کرے وہ مایۂ آرام رم ۷

پچھنا گے حشر کے دن دولت دیدار کو ہم
کہتے ہین مہر قیامت ترے رخسار کو ہم

زار ہین تار نظر بنکے نکلجا ئینگے
در سمجھتے ہین ترے روزن دیوار کو ہم

خواب مین دیکھ لیا رات او آبای چشم
عمر بہر دینگے دعا طالع بیدار کو ہم

دشت مین آبلۂ پا سے نہین خون رواں
خلعت سرخ پہنلتے ہین ہر اک خار کو ہم

ای فلک کہتی تجھے یا سر پہ ہمیشہ دستار
یا جنون مین ہوئے محتاج اب اک تار کو ہم

ہی تصور جو ترے چاند سے رخساروں کا
کہتے ہین اس سے شب ماہ شب تار کو ہم

۱۳۲ دیکھنا ایکدن اے ہوش کہ اس رونے سے
کرۂ آب کرینگے کرۂ نار کو ہم ۲۱

ردیف النون

عکس کاکل جب پڑی آئینہ رخسار مین
کیون نہو موج صفا زنجیر پائے مار مین

جان دی مجھ ناتوان نی حسرت دیدار مین
ہو نہان لاشہ حجاب دیدۂ بیدار مین

خط محور کا ہوا انداز جسم زار مین
نقطۂ موہوم دل ٹھہرا فراق یار مین

خاک ہی ہو کر مین پوچھون کیا نگاہ یار مین
سرمہ دیکھا کسنے چشم نرگس بیمار مین

پر نہ رحم آئے گا کیونکر دیکھکر وہ داغ دل
نرم کب ہوتا ہی آہن آتش گلزار مین

کلک قدرت سے ہوئے دیوان محشر مین رقم
بیت جو ہمنے لکھی وصف قد دلدار مین

پہر تو سارا عالم بالا تہ و بالا ہو اگر
جیب و ڑا دامن قبائے یار کا رفتار مین

غم نہو ہرگز کبھی جبتک دل ہو اغدار
نخل ماتم سبز ہوتا ہی اسی گلزار مین

الگ نئے گل روکی الفت روز ہوتی ہی مجھی
تازگی کی بو نہ ہو کیونکر مرے اشعار مین

رخنہ جیب اونکی حیا مین دیکھین پہر ہم کیون نکین
کون جڑوا تا ہی آنکھین روزن دیوار مین

سبزۂ خط دیکھکر ٹھنڈی ہوئی زخمون کی آگ
تہا پڑا کافور کیا اس مرہم زنگار مین

نقطۂ دل زلف کیجانب کہچا جاتا ہی کیون
پھنس گیا ہی کیا یہ دانہ دام زلف یار

چاک اپنے پردۂ دل کا نکیون ہوا آشکار
رکھین روزن غیر کے خاطر وہ جیب یار م

ناتوان یہ ہون کہ دیکھا جب کبھی اوسنے مجھے
مین اولجھکر رہ گیا اکثر نگہ کے تار مین

غش کے بدلے کیون نہ مرتا دیکھکر مین خط سبز
پڑ گیا تھا زہر جام شربت دیدار ۔

کاش بعد مرگ بھی دیدار جانان ہو حصول
خاک کا سرمہ ہو چشم روزن دیوار مین

میری اشک گرم کا ہو گر میون پر ذکر جب
آئین تجلے نظر سب کو لب اظہار مین

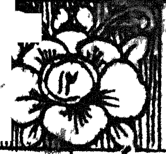
نطق کی طاقت ہو بد باطن مین یہ ممکن نہین
ہی تکلم کی کہان قوت زبان خار مین

باغ مین آکر ہٹائے جب وہ چہرے سے نقاب
منہ چھپائے شرم سے گل دامن گلزار مین

زلف پر خم یاد آئی جب وہم توصیف رخ
خط سنبل کی ہوئی شرکت خط گلزار ۔



خلد مین حورین نکیون ای ہوش لین میری قدم
جان دی ہی مینے عشق احمد مختار مین



پیش نظر ہی زلف و رخ یار رات دن
ای آسمان نہین ہمین درکار رات دن

گیسو بھی اوسکے دو ہین تو رخسار بھی ہین دو
عالم مین دو فقط ہین یہان چار رات دن

جسدن سے تم چھپے ہو ہماری نگاہ سے
اوسدن سے ہو گیا ہمین اے یار رات دن

تل چشم یار کا جو نہین مرکز مراد
گردش مین کیون ہین صورت پرکار رات دن

تحریک یاد گیسو و رخسار اسے ہے
پیدا نہین زمانے مین بیکار رات دن

لچکہ سفید چوٹی سے کہلتا نہین کبھی
رہتا ہی کینچلی ہی مین یہ مار رات دن

دشوار اجتماع شب و روز کچھہ نہین
ہی پاس رخ کے طرۂ طرار رات دن

عاشق ہوئے ہین جبسے جھپکتی نہین پلک
ہم بیخودی مین رہتے ہین ہشیار رات دن

کچھہ عیب گو جو گردی محبوب مین نہین
دیکھو کہ ماہ و مہر ہین سیار رات دن

اک اور رنگ ہوگا سفید و سیاہ مین
نکلیگی یون جو آہ شرربار رات دن

کھلتا ہے آکے دہر مین احوال نیک و بد — زاہد زر عمل کو ہین معیار رات دن

(۱۳۴) اے ہوش ہوشیار ہو ذکر خدا کرو
کیون زلف و رخ مین کھوتے ہو بیکار رات دن (۱۱)

اوٹھہ نہین سکتے سر زلف سیہ فام مین پاؤن — بیڑیان پہنے ہوئے کیا ہو گئے آرام مین پاؤن

دور کرتا ہی شب روز جو محفل مین مدام — کسکے ای پیر مغان آکے لگے جام مین پاؤن

ہے ہوس مین رخ و گیسو کے لگا ہو ایسی — اک حلب مین ہی اگر پاؤن تو اک شام مین پاؤن

درد سر مفت ہوا ہاتھہ نہ آیا ہیہات — ٹوٹے قاصد کے عبث نامہ و پیغام مین پاؤن

دور ہو بے ہی سی کی وہ نہوا پختہ مزاج — عاقبت رہگئے تہک کر ہوس جام مین پاؤن

کوئی ایسا نہین مضمون جو بندش مین نہ آئے — الجھے اس مرغ کے رہتے ہین اسی دام مین پاؤن

یار کے پہرتے ہی یونکر ہین چکر نہ رہے — کوئی پلٹے ہین سکون گردش ایام مین پاؤن

غم عصیان نے گہٹایا تو ہوئے تار نظر — بنکے دیندار رکھا دیدۂ اصنام مین پاؤن

کچھہ بہی ہوتی جو کمر وصف کیا کرتے ہم — رکھتے بیفائدہ کیون کوچۂ ابہام مین پاؤن

یونہی پہر ہاتھہ گریبان تک ای فرط جنون — مژدہ پہر دشت کو مصروف ہوئے کام مین پاؤن

(۱۳۵) چہوڑیے ذکر بتان ہوش مین اب آئیے ہوش
یاد حق کیجیے رکہیے رہِ اسلام مین پاؤن (۱۶)

ہاتھہ اوٹہا کر مانگتا ہون یہ دعا برسات مین — روبرو بیٹہا رہے وہ دلربا برسات مین

پانی پانی ہوکے ہو باران ہوا برسات مین — میرے رونے کا سُنے جب ماجرا برسات مین

ڈوب جاؤن کیون نہ سیل اشک کی طوفان مین — آشنا جو تہا بنا نا آشنا برسات مین

آج روشن ہو گیا اپنا چراغ آرزو — شمع رو نے بوسۂ رخ دے دیا برسات مین

طبل ماتم کی صدا کیونکر نہو آواز رعد — راگ لائے جب کبہی وہ بیوفا برسات مین

ہوگی کم ظرفی تری ثابت جو کچھہ بہی دیر کی — مے نہو تو جام مے لا ساقیا برسات مین

تو بھی جھوکا لیکے لے باد نفس تیار ہو
جھولنے کی اوس پری کو ہی ہوا برسات مین

ساقیا زاہد سے کہدے دخت رز کرلے قبول
قلقل مینا یہ دیتی ہے صدا برسات مین

یون تو ہی ہر فصل مین تیری جدائی ناگوار
پر غضب ہی ای صنم ہونا جدا برسات مین

شوق سے آوقت گریہ ای خیال برق وش
آنکھہ کے ڈوبے سے ہی جھولا پڑا برسات مین

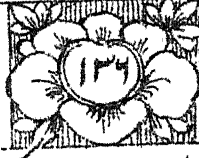
یون شرارے اوڑتے ہین رونے مین آہ گرم کے
جیسے جگنو اوڑتے ہین ای مہ لقا برسات مین

گریۂ عاشق سے ہو کیونکر رہ اخلاص صاف
بند ہو جاتا ہے اکثر رستا برسات مین

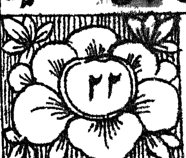
آسمان پر ہنگیا اوڑ کر شفق ای گلعذار
رنگ لایا طائر رنگ حنا برسات مین

عین گریہ مین نہ آہ سرد کیونکر لطف دے
خوب دیتی ہی مزا ٹھنڈی ہوا برسات مین

برق پر بجلی گری ہر ایک کو ثابت ہوا
کھل کھلا کر جب کبھی وہ ہنس پڑا برسات مین



ہوش کیا سبزی گلزار خوش آگئے ہمین
اور ہو جاتا ہی زخم دل ہرا برسات مین



اپنے حساب دید کے قابل چمن نہین
رخسار کوئی گل کوئی غنچہ دہن نہین

دیوانے کس جگہہ ترے ای گلبدن نہین
پھولونکے کس چمن مین پھٹے پیرہن نہین

یہ خامشی یار مین جائے سخن نہین
یہ بات ہی کھلی کہ وجود دہن نہین

تم آئے کیا چمن مین کہ مہتاب چھٹ گئی
ہی چاندنی کا کھیت فضائے چمن نہین

دامان زخم سے تو ہی لاشہ چھپا ہوا
کیا غم جو بعد مرگ میسر کفن نہین

مردہ ہوا ہون ہجر مین اوس شمع رو کے مین
روشن چراغ گور ہی داغ بدن نہین

پانچ انگلیون کو یار کی ایما ہون جانتا
مردود ہے جو معتقد پنجتن نہین

ڈوبا ہوا ہی چاہ مین اک برہمن بچہ
ای بت ترا یہ خال سیاہ ذقن نہین

قدرت خدا کی انکو خدائی مین ہی کلام
اسپر کہ ان بتون کا نشان دہن نہین

ہی صاف مثل مرکز کاف کمر مگر
نقطہ دہن کے نون کا ہی وہ دہن نہین

زبان ہے کوئی انکار کی بھی حد — اب کیجیے نہین سے بھی ای جانمن نہین

کٹواتے ہین خود آکے جو عشاق اپنے سر — چہونکی ہوئی چہری ہی تمہارا بانکپن نہین

آیا جو یار رنگ چمن ہوگیا سفید — اب کچھہ چمن مین غیر گل یاسمن نہین

پایا ہی طرفہ اوس لب لعلین نے رنگ ڈہنگ — یا سنگ جسکے آگے عقیق یمن نہین

نازان عبث ہی اشرفی مہر پر فلک — بازار حسن یار مین اسکا چلن نہین

کیون ہمکو زندگی مین نہو خواہش عدم — وہ کون ہی بشر جسے حب وطن نہین

دل ٹکڑے کیون نہو جو پہنتے تھے پرنیان — دو گز او نہین گزی کا میسر کفن نہین

یہ ناتوان ہون مین کہ وہ کہتی ہین دیکھکر — اپنی نگہہ کا تار ہی اسکا بدن نہین

کافی دہان زخم ہے فریاد کے لیے — گو بعد قتل بات کے قابل دہن نہین

دیکھا ہی چشم غور سے بازار دہر کو — یوسف کا کچھہ نشان بجز پیرہن نہین

بہولون نہ اوس صنم کو قیامت مین اسلیے — دی ہی گرہ کسی ہوئی بند کفن نہین

۱۳۷ — ۸

سب مدح خوان ہین ہوش ترے حاسدین مگر
بیٹھے ہین یون خموش کہ گویا دہن نہین

جہانکر جب کسی عنوان سے ہم دیکھتے ہین — جور کیا کیا ترے دربان سے ہم دیکھتے ہین

کان ہوتے نہ اگر غیر کی وہ کیون سنتا — ظلم جو دیکھتے ہین کان سے ہم دیکھتے ہین

ہی دُرِ گوش ستارہ کہ شب وصل مین یار — نور تارے کا ترے کان سے ہم دیکھتے ہین

ہمکو دیتا ہی جو وہ آئینہ رو صاف جواب — اوسکے منہ کو کھڑی حیران سے ہم دیکھتے ہین

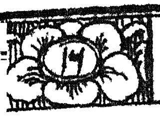
صاف ایسی ہی کہ آتی ہی نظر صورت ہجر — آئینہ وصل مین اوس ران سے ہم دیکھتے ہین

ق

ہنسکے کہنے لگے وہ دیکھکے فوج اشکون کی — قتل گہ مین تجھے سامان سے ہم دیکھتے ہین

قتل کرنے کو ترے ایک نظر کافی ہے — تیغ کھینچے جسے اوس آن سے ہم دیکھتے ہین

ہوش ہر جا گل مضمون ہین شگفتہ ایسے


سیر گلشن ترے دیوان سے ہم دیکھتے ہین


کہا جو رونے مین دھیان اوسکے چہرے کا برسون
تو طفل اشک نے شیر سحر پیا برسون

بندھی رہی جو ہماری دہان ہوا برسون
چراغ عیش رقیبون کا گل رہا برسون

رہے یہ ضبط الم جو بس فنا برسون
نہ ٹوٹے مزار کا گنبد بھی پھر صدا برسون

وہ ناتوان ہون کہ ڈالی نظر جب اوس بت نے
تو یہ دبا کہ ذرا بھی نہ ہل سکا برسون

غرور حسن مٹایا ہی سبزہ خط نے
رہے یہ کھیت الٰہی ہرا بھرا برسون

قمر نکلتا ہی سقف فلک پہ ہر مہ مین
تو بام پر نہین آتا ہی مہ لقا برسون

جو پاؤن ضعف نے توڑے تو یہ ہوا چالاک
کہ آگے پیک صبا سے قدم پڑا برسون

کبھی تو ہمکو ملینگے جو ایک شہر مین ہین
رہینگے یون وہ کہانتک جدا جدا برسون

مزا نہ دیگا کبھی اپنے دل کو داغ کہن
اثر ہو خاک جو گھٹتی رہے دوا برسون

چھپائے کیون نہ تجھے سرزمین کا پردہ
جب اوسکو وصل کی مانع رہے حیا برسون

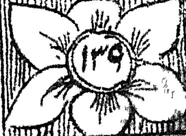
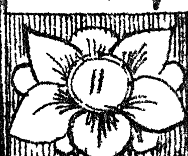
وہ ہاتھ آج لگاتے نہین جنازے کو
رہے جو دست و بغل ہمسے آشنا برسون

کبھی تو چشم عنایت ادھر بھی ای شہ حسن
امیدوار کہان تک رہے گدا برسون

عجب نہین جو ہون چشم پر آب نقش قدم
پھرا ہی نجد مین مجنون پیادہ پا برسون

ہین ایک ہم کہ نظر کی ادھر نہ اوسنے کبھی
ہی ایک آئینہ لوٹا کیا مزا برسون

ہوا یہ شوخ کہ آنکھین وہ اب ملاتا ہے
جو آئینہ سے بھی کرتا رہا حیا برسون


ہوا ہی تب وہ دل آرام مہربان ہمپر
جو ہوش کرتے رہے ہین خدا خدا برسون


کون مژگان سے دلفگار نہین
یہ سنان کس جگر کے پار نہین

سارا عالم فدا ہے گیسو پہ
ایک مین ہی خطا شعار نہین

ہین کدر وہ کیا لکھون نامہ
مجھکو مشق خط غبار نہین

ان حسینون کی چاہ مین دم بھر
مثل سیماب کے قرار نہین

آنکھین پتھرا گئین ہین کیون میری
جو کسی بت کا انتظار نہین

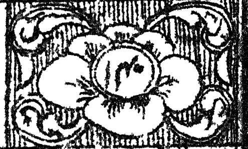
کوچۂ زلف کیون جھکتا ہی
چین و تبت نہین تتار نہین

گم خیال دہن مین ہون پس مرگ
غم ہے مجھے حاجت مزار نہین

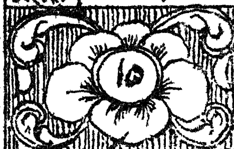
کہین اثبات کا نہو دہوکا
کیجیے یون نہ بار بار نہین

رشتۂ الفت کمر پہ ہے
اے فلک میرا جسم زار نہین

کیا پسند آئی میری صاف دلی
آئینہ آج پیش یار نہین



کام کرنا ہی جو وہ کر لو ہوش
زندگانی کا اعتبار نہین



چپ بلبلون کو دم وصف دہن دیکھتے ہین
بند اس باب مین ہم باب سخن دیکھتے ہین

ہم زمانے مین خوشی بعد محن دیکھتے ہین
شام غربت مین نہان صبح وطن دیکھتے ہین

پہلے مر جاتے ہین مرنے سے تمہارے عاشق
جامۂ تن مین یہ انداز کفن دیکھتے ہین

چشم و دل رہتی ہی سوئے لب و دندان صنم
ہم کبھی لعل کبھی دُرِ عدن دیکھتے ہین

بخت کو جو نہین منظور کنوین جھکوانا
کسلیے خواب مین ہم چاہ ذقن دیکھتے ہین

پردۂ دل مین نہان رہتی ہی اوس شوخ کی شکل
اپنے پہلو مین ہمیشہ یہ دولہن دیکھتے ہین

ہم اوٹھا لیتے ہین آنکھون سے دم گلبازی
گل مین اوس گل کا جو انداز بدن دیکھتے ہین

جبسے رہتا ہی خیال گل رخسار ہمین
پردۂ چشم کو دامان چمن دیکھتے ہین

وہ تری آنکھ ہی جلاد کہ جسکے آگے
نشۂ جرأت رستم کو ہرن دیکھتے ہین

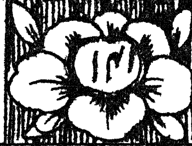
زلف مشکین کے مضامین کا نہین ہی جو اثر
کیون زمین شعر کی ہم رشک ختن دیکھتے ہین

کیا ہوا بید سنے پر وہ زبان ہی جو دراز
جز زبان شمع کا کب لوگ دہن دیکھتے ہین

کہتے ہین آتش یاقوت کی پھبتی اوسپر
سرخی لب جو ہم اے سیم بدن دیکھتے ہین

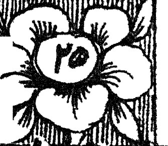
جیسے ہی شیشۂ دل تابع زلف ساقی ہم بندھی گردن مینا مین رسن دیکھتے ہین

پاؤن رکھتے نہین عاشق کا سمجھکر تن زار فرش پر جب وہ پڑی کوئی شکن دیکھتے ہین



یہ بریلی کی سکونت سے نہین کام مگر

ہوش ہم دوستی اہل وطن دیکھتے ہین



ای فلک سارے حسین ہمسر ہین کوئی کم نہین کون اختر ہی یہان جو نیر اعظم نہین

تیری عریانی مین کس دم تیغ کا عالم نہین مردم چشم تماشا یار کب بیدم نہین

غم نہین ماتم مین جو چشم فلک پرنم نہین بیکسون کے رونے کو کیا چادر شبنم نہین

جائے حیرت کچھ نہین جو سرکشی تا تک تم ہو نور آئینے دنیا مین ہوتے کیا قد آدم نہین

قطرہائے اشک کی کیا آبرو ہو پیش یار لائق تزئین حیا نمین گوہر شبنم نہین

کیون پسینا پوچھتے ہو ای گل باغ جمال کیا رخ گل پر چمن مین قطرۂ شبنم نہین

پیار سے اونکے مری جانب اشارے ہین جب وہ ہاتھ کیا سکون ہو شکل لائے نفی ہی وہ کم نہین

خون کا میرے عبث پیاسا ہی قاتل ہمدمو مین وہ آدم ہون کہ مجھ مین تا دم کو بھی دم نہین

آفتاب داغ کی گرمی سے کیونکر خشک ہو اشک میری آنکھ کا کچھ قطرۂ شبنم نہین

کچھ نہ دود آہ نے گردون کو پہونچایا گزند یہ عجب کالا ہے جسمین تا دم کو بھی سم نہین

چارہ جوئی کی ہین کلفت سے بری انکے مزاج زخم گل کو باغبان کچھ حاجت مرہم نہین

جنگجو دم دینے کو اونسے بنائی ہی یہ وضع ورنہ تیری تیغ پر کچھ بھر تواضع خم نہین

خون مین کیون بیگناہ ہونگے نہ ہر دم تر ترے پنجۂ مژگان قاتل پنجۂ مریم نہین

درد کیون پہلو مین اوٹھتا ہی ترے اوٹھتے ہی یار ملک ہستی مین اگر تو اور وہ توام نہین

جو ہین روشن طبع کیا تر دامنی سے اونکو کام شمع کے گلگیر نمایان قطرۂ شبنم نہین

دونون زلفین دیکھکر ہی یہ پریشانی مجھے ایک جا دو دام ہین پھر کسلیے مدغم نہین

رنج کیصورت بنائے کس لیے آتے ہو تم میری آغوش تمنا حلقۂ ماتم نہین

ہین جو روشن دل وہ نہین کیا کام آب سرمہ سے
ای فلک اکدن گل خورشید پر شبنم نہین

کیون گنہ مٹ جاتے ہین اشک ندامت کیسے دلا
دیدۂ پرنم جو اپنا چشمۂ زمزم نہین

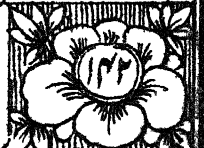
دیکھین کیا اہل بصیرت چشم رغبت سے اوسے
صلہ کے قابل کبھی یہ دفتر عالم نہین

جو ہی تجھکو کدورت ہمسے ہی تو ایک دن
اس مین پر تو نہین ای آسمان یا ہم نہین

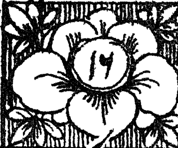
غیر سے جھیلا نہین جاتا ہی اک ہفتہ بھی ہجر
ہفتخوان کیا طی کرے وہ اہل ہی رستم نہین

پوشش کعبہ ہی مظہر غمکدہ مین مہر کے
اور کیا ہین جب خدا کا گھر ہی باماتم نہین

ہو پسینے سے نکیونکر شعلۂ رخ کو فروغ
آتش گلشن کو روغن کب بھلا شبنم نہین



کرتی ہین میری خطائین آدمیت کا ثبوت
ہی خطا سے جو بری ای ہوش وہ آدم نہین



غسل میت کے لیے کچھہ آب دریا کم نہین
بیکسی مین کفن دامان صحرا کم نہین

عالم بالا سے ظل قد بالا کم نہین
مہر محشر سے ترا نقش کف پا کم نہین

آبرو ہے آبلہ کیا ریزش خون سے گھٹے
یاسمن سے باغ عالم مین ہزارا کم نہین

کیون وہ عالم مین یکتا ان حسینونکو کہین
حسن مین حور و پری سے جن کا سایا کم نہین

نار اپنا تن ہوا اب دیکھہ لینگے چرخ کو
آبلے کے چھیڑنیکو کچھہ یہ کانٹا کم نہین

کیون نہین چھپتے حجاب دیدۂ دلمین مرے
پردہ چشم حیا سے کچھہ یہ پردا کم نہین

تو نقاب رخ کا پر تو داغ دل پہ ڈالدے
ٹھیک ہی ای رشک عیسی کچھہ یہ پھاہا کم نہین

پھرتے ہین مردم ترے کوچین دیکھہ ای طفل شوخ
پتلیون کے ناچ سے کچھہ یہ تماشا کم نہین

داغ فرقت کی تپش سے کیون ہی ایدل بیقرار
بہر تسکین سایۂ نخل تمنا کم نہین

آسمان پر ہی عبث خورشید روشن کا دماغ
اک ذرا اوس سے ترے کوچے کا ذرا کم نہین

ہی مقام اوسکا اگر مصحف تو کعبہ اوسکی جا
خال رخ سے تل برابر بھی سویدا کم نہین

ہو گیا تھا آگے وہ کان ملاحت منہ کبھی
وجہ یہ ہی آج تک جو شور دریا کم نہین

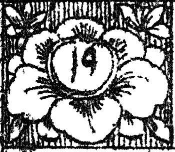
ہجر مین کیون جامۂ تن آتشین اپنا نہو
نار دوزخ سے تپ غم کا شرارا کم نہین

ایکھون منت کش قاتل ہون ہم کسواسطے
نشتر مژگان سے کچھہ یہ خار صحرا کم نہین

کیون خدا خط کو نجانے یہ غزال چشم شوخ
سبزۂ باغ جہان سے کچھہ یہ چارا کم نہین



کور جو ای ہوش ہی چشم عدو تو کیا ہے غم
روے مضمون دیکھنے کو چشم بینا کم نہین



جسطرح افتخار ہے ظاہر امام مین
یون خاص تجکو پاتے ہین انبوہ عام مین

ہی عین آفتاب مین ای ماہ چرخ تو
سایہ نہین ہے ابروے ساقی کا جام مین

کمسن حسین جو ہین وہی لڑتے ہین بات پہ
کیا ہمکو پختگی نظر آتی ہی خام مین

ڈورون نے تیری آنکھ کے تازہ کیا یہ سحر
جو پتلیان بھی پھنس رہین الفت کے دام مین

کیون توڑتا ہی شیشۂ دل سنگ ظلم سے
ساقی ہین ہمتو چور ترے ایک جام مین

کیا بات ہی جو وہ نہین لاتے زبان تک
کچھہ زہر تو ملا ہی نہین میرے نام مین

ابرو کا کسطرح نہ ہر اک تیغ دم بھرے
بس تیغ وہ ہی جو نہین رہتی نیام مین

کرتا ہی تیر ظلم کو سرکون سے فلک
پنہان نہین ہی کوئی جو تیرے خیام مین

لائے نہ کیون حرارۂ تپ غم نہین ہے شک
لازم ہی کچھہ بخار بھی ہو ناز کام مین

پھیلاتی کیون ہی جال یہ دنیاے پیرزال
دانا جو ہین پھنسینگے نہ وہ اوسکے دام مین

جلتے رہے مگر نہ کسی دن کھلی زبان
مثل زبان شمع نہ آئی یہ کام مین

جبسے ہوا ہے بند ہی رخ زلف سیاہ کی
محسوب ہے مقام ہوا ملک شام مین

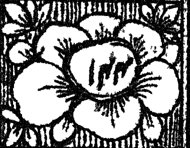
اٹھا ہین تو بیچ سے تصویر روے زلف
ہین ہمتو کوچ کرنیکو اب صبح و شام مین

حق نے جو بزم حسن کو آراستہ کیا
مصروف ناز و غمزہ ہوئے اہتمام مین

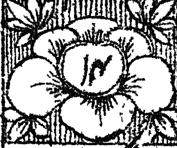
حلقے سے تیس یہ چھٹکے کیون قد زلف
شکل الف ہی دائرۂ جیب ہو نہ لام مین

جانا یہ عرشیون نے قیامت ہوئی بپا
دامن ذرا اوڑا جو تمہارا خرام مین

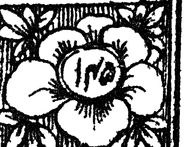
بیٹھے کہین جو تھک کے تو پھرنے لگا ... — لطف سفر رہا ہمین حاصل مقام مین
جانے نہ کیون خدائے سخن مجھکو ہر بشر — جاے کلام جب نہو میرے کلام مین



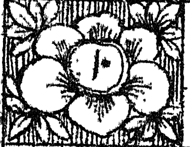
ای ہوش کیون نخیر نہ انجام اوسکا ہو
کاٹے جو عمر الفت خیر الانام مین



تیغ کا پھل نہین وہ زیب کمر کرتے ہین — سرو قد مین بھی نمودار ثمر کرتے ہین
ٹیکے افشان پہ جبین یار کی چھو لیتے ہین — کیا شرارت عرق آہونکے شرر کرتے ہین
قتل کرکے مجھے ہنستے نہین گویا ظالم — دامن زخم کو لبریز گہر کرتے ہین
آہ کے تیر سلامت رہین جنکے باعث — اوسکی دیوار کو ہم ٹوٹکے در کرتے ہین
پھنسے کہتے نہین صیاد اگر رشتۂ ربط — کیون رہا طائر دل باندہکے پر کرتے ہین
مشکل مضمون کمر کچھ نہین ملتی ہمکو — عدم آباد کو جو لوگ سفر کرتے ہین
چھوٹتے زلف سیہ ہین وہ رخ روشن پر — سحر دیکھو کہ بہم شام و سحر کرتے ہین
دلمین اوس بت کے پہنچتے نہین آہونکے شرر — یون تو کہنے کو دل سنگ مین گھر کرتے ہین
پتلیان آنکھ کی پھرتی نہین ای گردش چرخ — یہ وہ مردم ہین وطن مین بھی سفر کرتے ہین
روے رنگین سے چھڑاتے نہین گلرو افشان — آتش گل سے نمودار شرر کرتے ہین
آسمان ہوکے زمین اس مین ہو نالے اپنے — پیش جو آئے اوسے زیر و زبر کرتے ہین
ہم بھی کرسکتے ہین آہونکے دہوئین سے ابر سیہ — رک رہے ہین تو کسی لطف کا ڈر کرتے ہین
سخت جان ایسے ہوے ہین کہ نہین موت آتی — زندگی ہجر مین مر مر کے بسر کرتے ہین



ہوش آواز شب وصل سنا کر ابکی
بے چھری ذبح مجھے مرغ سحر کرتے ہین



بے سبب اشک نہین دیدۂ تر رکھتے ہین — مردم چشم کے زیور کو گہر رکھتے ہین
صاف مابین وہ ہستی عدم آتا ہے نظر — ایسی باریک یہ معشوق کمر رکھتے ہین

دل عشاق سے نفرت وہ رکھین حیرت ہی
پھرون جو آئینہ کو پیش نظر رکھتے ہین

اپنے کانون سے خزان کی نہ خبر سُن پائین
گوش گلہاے چمن اسلیے کر رکھتے ہین

کو تھی تار نظر کی ہے وگرنہ معشوق
قتل پر کستے سے ثابت ہی کمر رکھتے ہین

ہر سحر کیون نہ شگفتہ ہون وہ ای باد سحر
غنچے کیطرح جسے مٹھی مین جو زر رکھتے ہین

چشم خوبان مین جو نہین وہ یہ چڑھے ہین مژگان پر
آبرو اشک بھی مانند گہر رکھتے ہین

ق

ڈر نہ ای پردہ نشین فاش نہوگا پردہ
آ کہ ہم دل مین ترے واسطے گھر رکھتے ہین

ڈر ہی جو غیر کے آنیکا کرینگے دربند
خانۂ دل مین بھی ہم چشم سے در رکھتے ہین

١٤٦

ہوش اوڑ کر دل عشاق مین آجاتے ہین
کیا تصور ہی پریزادون کے پر رکھتے ہین

١٦

اونکو اثبات دہن مین اگر انکار نہین
پھر ہی کیا بات جو وہ کرتے ہین تکرار نہین

مجھسے بڑھکر کوئی ای یار سیہ کار نہین
کم تری زلف سے میرا بھی یہ طومار نہین

کسکی آنکھونکو نہین عین تجلّی کی طلب
کون خورشید صفت دہر مین بیدار نہین

نکتہ سنج اسکو بھی مضمون دہن جانتے ہین
نقطہ تک بھی مرے دیوان کا بیکار نہین

کیون جہان پھونکے کرتا ہی عیان سوزش دل
جو شرر آہ کا حال لب اظہار نہین

جان لے سختی وحشت تو کرون کیون تشویش
کیا کفن کے لیے یہ دامن کہسار نہین

نکلین جو آہین مساوی ہون ہندسہ کیونکر
نقطۂ دل ہی مرا مرکز پرکار نہین

توڑتا کیون نہین مین اسکو برہمن کیطرح
رشتۂ انس اگر آپکا زنار نہین

چاک ہو پیرہن تن بھی تو ہی کیا پروا
اے جنون کیا مرے سر پر کوئی ستار نہین

جیب و دامن تو ہین کیا دست جنون لے بڑھکر
چھوٹے کہنے کو بھی ستار مین وہ تار نہین

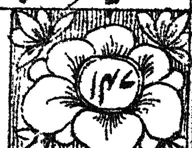
ناتوانی کا نہ ہاتھ آئیگا کچھ بھی ثمرہ
سنتے ہین یہ کہ ہوا کو بھی وہان بار نہین

کون وہ گل ہی خزان کا نہین جسکو کھٹکا
قابل سیر جہان مین کوئی گلزار نہین

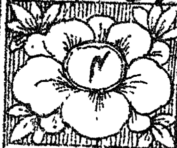
دل حسینوں کے پھرا کرتے ہیں کیوں ہم سے صنم — کوچۂ زلف اگر مصر کا بازار نہیں

بڑھ کے کس وزن خورشید فلک نے چوما — کب ترا نقش قدم حسن میں خسار نہیں

الفت چہرہ و گیسوے بتان سے کہتے ہین — کچھ ہمین شیخ و برہمن سے سروکار نہین



کی مجازی سے رہ عشق حقیقی کی تلاش
ہوش کو کون یہ کہتا ہے کہ ہشیار نہین



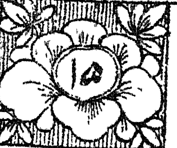
بل ہماری زیست کے ڈورے کے یون جاتے نہین — ناخن شمشیر سے جبتک وہ سلجھاتے نہین

داغ فرقت اشک گلگون کا نہین کہوتا ہی رنگ — دہوپ پڑتی ہی مگر یہ پہول مرجھاتے نہین

کب خیال خار مژگان کی نہین کرتے تلاش — کب قدم پائے نظر فرقت مین کھجلاتے نہین



پاتے کیونکر طرز سودا اے اسیر اے ہوش ہم
دل اگر زنجیر مین گیسو کے الجہاتے نہین



نہوں ضرب المثل کیوں گندمی رنگوں کی الفت مین — مین آدم ہو کے کیا بٹہ لگاؤں آدمیت مین

نئے مضمون کر پیدا بیان حسن قامت مین — گہر اے فکر بہر دے دامن صبح قیامت مین

عجب کیا زلف خوبان مین رہے جو طائر جان بہی — کوئی سرخاب کا پر تو نہین ہی مرغ نکہت مین

جدہر دیکہا ادہر بسمل کیا اک دم مین لاکہون کو — جفا دیدہ رہتی ہی تری چشم عنایت مین

ثمر مین سخت جانی کے تو گل مین داغ حسرت کے — ہزارون کیون نہ ہم شاخین نکالین نخل الفت مین

بناوٹ نی بگاڑا وصل کی شب کام سب میرا — مین آئینہ بنا جب وہ ہوے مصروف زینت مین

درم داغون کے تو فضل خدا سے بہرتے رہتے ہین — کمی اے منعمو ہرگز نہوگی اپنی دولت مین

رہی یون ہی ہوائے گلرخان جو بعد مردن بہی — تو پہلے تجہ سے واعظ ہم پہونچ جائینگے جنت مین

بتون کے جلوۂ رخ مین خدا کو دیکہ لیتے ہین — عیان اے زاہدو عین طریقت ہی حقیقت مین

خم ابروے ساقی مین کبہی تو سر جہکا دیتا — اگر پیدا نہو جاتا خلل زاہد کی نیت مین

نہ کیونکر تیغ و خنجر سے یہ بازی جیت لی قاتل — ترا ہر ایک برد طاق ہی آئین حرفت مین

نشیاں گاہ عالم ہوں لحد شیریں ہیں چو میں
یہی بیٹھا تو قاتل ہی فقط مجکو شہادت میں

دیا یا د احباب نے جو ہمکو داغ کیا غم ہے
جلانا تھا چراغ آخر کوئی تو شام غربت میں

کہاں کے بت مزا وصلت کا کیا غم ہجر میں کیا
خدا توفیق دے تو بیٹھہ جائے چھپکے عزلت میں

۱۴۹

نکیونکر پھر حاسد مصرعہ برجستہ خنجر ہو
رہا ہوں مدتوں ای ہوش میں قاتل کی صحبت میں

۱۵

بسمے جو گردش چشم بتان کے ہین
وہ گرد دامن نگہ امتحان کے ہین

مین ناتوان بھی مردم چشم زمانہ ہون
ڈورے ونکی جانشان مرے استخوان کے ہین

پوشیدہ زیر دامن محشر ہوا ہی صور
آوازے یہ بلند ہماری فغان کے ہین

کیا اشرفی مہر کا بازار گرم ہو
سکے پڑے ہوئے تو رخ مہوشان کے ہین

کی شاخ گل قلم تو گلا باغبان کا کیا
ای عندلیب یہ بھی شگوفے خزان کے ہین

موئے وہ آفتاب ابا زاہد دن کو ہو
ایسے یہ پاکباز کہو تو کہان کے ہین

سوتون کو کسکے سوز نے یارب جگا دیا
کس جہ آشنا لب دریا فغان کے ہین

اشعار میری کیون نہ حسینون کو ہون پسند
آئینے یہ جہان مین حسن بیان کے ہین

اے شاہ حسن دولت گریہ ہی آبرو
خلعت نصیب ہمکو بھی آب روان کے ہین

کیون ابرو دن یہ بل ہی نظر ہی پھری ہوئی
کیا اک نرالے آپ ہی دنیا مین بان کے ہین

بلبل وہ ہین کہ ہم ہین بربادی ہی پسند
طالب ہم بہار بھی رنگ خزان کے ہین

افشان نہین چھپی ہوئی تارے ہین جابجا
انداز اونکی مانگ مین سب کہکشان کے ہین

دو دن کی کیا بہار پہ پھولی ہی عندلیب
کھٹکے ہزار باغ مین جور خزان کے ہین

گو ہو صدا سے خوش کہ نہو باغ دہر مین
سوسن نمط ہر ایک کو دعوی زبان کے ہین

۱۵۰

ای ہوش کیا دہان و کمر کے لکھین ہین وصف
آثار بیت بیت مین کیون لامکان کے ہین

۱۱

ملا نہ کوئی بھی ایسا تو جز خیال ہمین ... کہ خواب مین ہی دکھاتا تری مثال ہمین

کیا ہی الفت ابرو نے یہ نڈھال ہمین ... کہ جانتے ہین وہ تیغ نظر کا بال ہمین

جو کرتے پائے نظر سے وہ پائمال ہمین ... بناتے آنکھ کا سرمہ پری جمال ہمین

ادا کریگا شہادت ہمارے قتل کی کون ... زبان تیغ بھی آتی نظر ہی لال ہمین

غزہ ہی کسکی نکیلی نظر ہی کسکی تیغ ... رہی ازل سے حسینو یہ دیکھ بھال ہمین

کرین جو چاہ لبون کی تو پائین آب حیات ... خیال قد تو کریگا نہ کچھ نہال ہمین

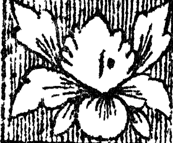
حلال کیون نہون ہم پی چہر یکے ای ساقی ... جو ہجر مین بط مے تک نہو حلال ہمین

تمہارا دل ہی ذرا دیکھ لیتے ای شہ حسن ... جو ضعف کہولنے دیتا لب سوال ہمین

خطا کچھ اونکی نہین دل ہی پھر گیا اپنا ... کہ زلف تک کا تصور ہوا وبال ہمین

جو یاد ہو دم موزونی سخن ابرو ... تو جیب فکر بنے ناخن ہلال ہمین





ہی اہلبیت کی الفت کا دلمین گہر ای ہوش
بچا ہی لیگی سقر سے نبی کی آل ہمین

گلے وہ تیغ لگائے تو کچھ بعید نہین ... کہ ناخن اوسکا ہمین کیا ہلال عید نہین

زمانہ ہجر کا کاٹا ہی حشر سے کیا دور ... اگر ملین وہ تو کچھ مدت مدید نہین

ذرا کلام نہین اوس دہن کی تنگی مین ... یہ گفتگو ہے اگر ہے تو کیون پدید نہین

جو ہمکو چاہیے وہ کیا خاک غیر کو چاہے ... یہ مے دو بارہ کبھی قابل کشید نہین

ضیائے داغ جگر دیکھکر ہون کیا خوش ہم ... یہ صبح روز قیامت ہی صبح عید نہین

اشارہ کرتے ہین ابرو کا منہ سے ہین خاموش ... دہن کے قفل مین کیون کارگر کلید نہین

بتون کا عدے کتابی عجیب مصحف ہی ... کہ جی مین ایک ہی وعدہ انہین وعید نہین

نہین ہی حضرت موسیٰ ہی طالب دیدار ... جہان مین کون ہی وہ جسکو شوق دید نہین

لگاؤ نگا نہ مین دنیا کو منہ کبھی اے شیخ ... خدا کے فضل سے ہون مرد ہون مرید نہین

۱۵۲ — ۴

تو ہوش اشک پی غم نہ کہا خدا کے لیے
وہ آب سرو نشین اور یہ شدید نہین ہو

وہ نہ آئین تو چلے جانے مین تقصیر نہین — کون کام ہی جسکی کوئی تدبیر نہین
کون سے روز بسر زلف گرہ گیر نہین — جوش سودا نہین کب طالب زنجیر نہین
کیا بھروسا وہ ملین یا نہ ملین حشر کے روز — ہاتھ کا اونکے نوشتہ نہین تحریر نہین

۱۵۳ — ۵

ہوش مین ہو لتا پھلتا ہون ہر اک صحبت مین
کون سی ہے وہ زمین جو مری جاگیر نہین

ردیف الواو

ہر نگین و ملین مے سے بھرا لالہ رشے لکھنؤ — کیون نہو اپنے سخن مین رنگ و بوے
گلشن فردوس ہی ہر ایک کوے لکھنؤ — چشمہ تسنیم ہی ہر ایک جوے لکھنؤ
واہ ری الفت کہ ہر دم صورت قبلہ نما — رخ دل مشتاق کا رہتا ہی سوے لکھنؤ
گل کھلایا کیا احبا کے نسیم لطف نے — ہی وطن مین سبز نخل آرزوے لکھنؤ

۱۵۴ — ۱۵

پیروی کرتے ہین ویسکی ہوش کل اہل سخن
شستہ و رفتہ ہی کتنی گفتگوے لکھنؤ

آفتاب داغ دل سے اشک کیونکر خشک ہو — دھوپ مین ممکن نہین جو آب گوہر خشک ہو
آہ سوزان کے اثر سے گو سمندر خشک ہو — کب یہ ممکن ہی کہ اپنا دیدۂ تر خشک ہو
آئینہ ہی خشک رعب حسن قاتل سے نہین — روبرو آے اگر روح سکندر خشک ہو
کیون نہ روشن ہو کہ ہین بے فیض کل اہل شکوہ — جب ہمیشہ چشمۂ خورشید خاور خشک ہو
عین باران مین جو برق آہ چمکی ای فراق — آگ برسے بوند ہر اک مثل اخگر خشک ہو
داغ دل تازہ نہو کیونکر جب منھ سے لگے نہ وہ — زخم گل ناسور بلبل کب برابر خشک ہو
دست رنگین مین بہار تازہ وہ کہلائے چھڑی — شاخ مرجان سبز ہو شاخ صنوبر خشک ہو

یہ کرامت ہی کہ ہو موجود ہر دم آفتاب
پر نہ میخوارون کا واعظ دامن تر خشک ہو

رنگ کچھ لائے نکیونکر خون ناحق پیش حق
جیب و دامن تیغ کا تا روز محشر خشک ہو

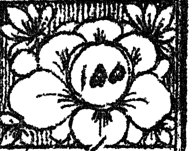
دیدۂ یعقوب یارب پھر نکیونکر تر رہین
چشمۂ رحمت جو یون بہر پیمبر خشک ہو

جب لگے دست حنائی تیرے سینے پر وہ شوخ
نخل غم کیسا ہی دل مین ہو ہرا پر خشک ہو

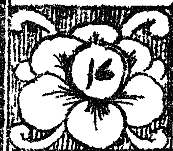
غنچۂ دل مین مرے یون بوے گیسو گھر کرے
ناف مین آہو کے جیسے مشک اذفر خشک ہو

یاد بت مثل حباب نامہ دلبر نقش ہے
بعد مردن چشم تر کیا خاک پہتر خشک ہو

مثل وا نار زری کی کرتا ہی نادان بھی تلاش
طفل انگوتھا منہ مین لے جب شیر مادر خشک ہو



ہوش اوسدم ہر خطا سے پاک پیدا ہو کلام
زہد کے مانند جب خون سخنور خشک ہو



خون تیرے کشتۂ قد کا جو دامن گیر ہو
دامن صحرا ے محشر دامن شمشیر ہو

ہون وہ گریان کچھ بھی میرا حال اگر تحریر ہو
ابر گوہر بار کلک کاتب تقدیر ہو

باغبان تو دشمن بلبل ہوا ہی خار چمن
تو بڑھا کر ہاتھ گلچین کا گریبان گیر ہو

خط نکلنے پر مٹے یارب نہ زیب زلف یار
یہ قطار مور پاے مار مین زنجیر ہو

مرگیا ہون مین مرقع مین وہ نقشہ دیکھکر
قبر پر روشن چراغ روغن تصویر ہو

ابروے خمدار سے تیرے اگر ہو سامنا
دب کے ہر جوہر شرار آہن شمشیر ہو

تیری آنکھونسے بھلا کیا کوئی آنکھ [illegible]
گرد دامان نگہ جب سرمۂ تسخیر ہو

سخت دلکو سختی سے فائدہ کچھ بھی نہین
سبزہ آب تیغ سے کب دانۂ زنجیر ہو

قتل ہون تجھسے نہ یارو تکی ادھر آرزو کی
جو کھنچے تجھسے وہ میرے واسطے شمشیر ہو

حسن وہ کہلاے جنون مین اپری کاکل کی یاد
حور کا گیسو مرے اولجھی ہوئی زنجیر ہو

عشق شیرین ہی تو کر فرہاد محنت اسقدر
جسم مین ہر استخوان گہل گہلکے جوے شیر ہو

بانگ ہی مجھے سر محجوب مین اعجاز حسن
ورنہ پیدا اوس بال سے کیونکر کوئی شمشیر ہو

ہاتھ مین اگر نکلجاے نہو حل صل صال
دستیاب اوسکی کمر بالفرض و التقدیر ہو

فرط حسرت سے ہی میری دونو انکھونکا یہ حال
پہلوے تصویر مین جیسے کوئی تصویر ہو

جاؤنگین مجنون جو صحرا پاؤن یہ وحشی پڑین
دیدۂ آہو چراغ خانۂ زنجیر ہو

قابلیت تمکنت ہین ذکا و عقل و ہوش
کچھ نہو انسان مین جبکی ہوئی تقدیر ہو

۱۵۶ — ۱۹

حلقۂ زلف بتان کے پیچ نے مارا ہی ہوش
کیون نہ بعد مرگ مدفن خانۂ زنجیر ہو

ہاتھ مین اوس بت کے جسدن کچھ زرۂ تعزیر ہو
یا خدا پہلے مجھی سے کچھ نہ کچھ تقصیر ہو

وصف اوس زلف مسلسل کا اگر تحریر ہو
کیون سواد خط نہ مثل سایۂ زنجیر ہو

ہجر مین مر جائین یا وصل بت بے پیر ہو
کرتے ہین تدبیر ہم آئندہ جو تقدیر ہو

عشق بازی گنجفے کا کھیل ہی اوس مین
کم کی بازی مین ہین اکا بیش کی تم [illegible]

تب ہو لطف قید جب اونکے گلے مین ہاتھ ہم
طوق گردن مین پڑا ہو پاؤنمین زنجیر ہو

تم بھی گل ہو باغ عالم مین یہی شوق سے
نرگس مخمور کس دن قابل تعزیر ہو

فصل گل آئی ہی مجکو ناتوانی مین جنون
موج بوے زلف تیرے پاؤنمین زنجیر ہو

نظم کرتا ہون مین تیرا وصف جب صنا شعر مین
کیون زمین شعر مین جاری نہ جوے شیر ہو

کھیلے وصف مژہ مین داغ مضمونکا شکار
چاہیے جاے قلمدان ترکش پر تیر ہو

ہون نمازی ذبح مسجد مین اگر وہ دے اذان
یار کی تکبیر بھی قصاب کی تکبیر ہو

حادثات دہر سے محفوظ ہین اہل جنون
منہدم سیلاب سے کیا خانۂ زنجیر ہو

وہ کمان ابرو بلائے تو چلون ایسا شتاب
ہر قدم طی راہ چلتے وقت دو دو تیر ہو

لیجئے وہ شکل جبتک چار عنصر کی ہی خیر
چاہیے اس چوکٹے مین یار کی تصویر ہو

ظالم جو کرتا ہی عالم مین وہ ہوتا ہی ذلیل
غم نہ پاے شمع پر کیونکہ سر گلگیر ہو

ہون وہ گریان بیج آبی ہو و مانند حباب
میری مٹی سے مکان کوئی اگر

نزع مین اتنا تو لازم ہی خیال زلف یار
آنکھ مین حلقہ پڑے جو حلقۂ زنجیر ہو

دامن دولت ہی یا فتراک ہی ای شہسوار
صاحب اقبال ہی وابستہ جو نخچیر ہو

زیست مین کیا پوچھتے ہو مجہسے حال بعد مرگ
خواب سے پہلے بیان کیا خواب کی تعبیر ہو

١٥٧

جا سے خط بال سمندر کیون نہ بہیجون اسکو ہوش
حال سوز دل کسی عنوان نہ جب تحریر ہو

١١

جب یہ تیغ قاتل خونخوار تر ہو خشک ہو
کیون نہ لب فریاد کا ہر بار تر ہو خشک ہو

ہی عبث خوف خزان شوق بہار ای عندلیب
آہ و زاری سے ترے گلزار تر ہو خشک ہو

جب پسینا اور غازہ طرفہ دکہلائے طلسم
کیون نہ پہر آئینۂ رخسار تر ہو خشک ہو

آہ آتشبار جسدم سر کرین ہم اے جنون
ایکدم مین پہر تو جو کہسار تر ہو خشک ہو

بیٹھکر دل مین پلٹا ہی ترا تیر نظر
ہی یقین اب زخم دل سو بار تر ہو خشک ہو

میرے خون گرم کی تاثیر سے ناوک فگن
دمبدم تیر لب سوفار تر ہو خشک ہو

ای صبا گریان ہی بلبل کر تو آتش گل کی تیز
تا کہ جو گلزار کی دیوار تر ہو خشک ہو

صاف ہین جو دہر مین ہوتے نہین وہ منفعل
کب یہ دامان تصور یار تر ہو خشک ہو

آئینہ بہی خشک و تر آئے نظر ہر ایک کو
جسگہڑی یہ دیدۂ بیدار تر ہو خشک ہو

چپ ہون ہر بار جب ڈر سے ترے کچہ کہکے مین
پہر نہ کیون میرا لب اظہار تر ہو خشک ہو

١٥٨

غسل کرکے جب سکہائے کاکل مشکین وہ شوخ
ہوش پہر جو کوچہ تا تار تر ہو خشک ہو

١٥

سختیان کرنے دو تیغ ابروے جلاد کو
آتش رخ خود کریگی نرم اس فولاد کو

بیکسی مین کب کوئی پوچہا بہلا فریاد کو
شکر کی جا ہے کہ نکلے آہ تو امداد کو

کہل گیا سیب ذقن اوس سرو قد کا دیکہکر
ہی غلط فہمی سمجہنا بے ثمر شمشاد کو

طرۂ دلدار کے آگے جو لین تہین لٹبیان
دار پر کہنچوا دیا ہے طرۂ شمشاد کو

ہوگیا اوس شوخ کی آنے سے شادی مرگ مین
زخم دل سمجھا نمک شور مبارکباد کو

چوم کر خنجر صدا دی ہر دہان زخم نے
سنگ ہو دکا ملا ہے مرتبہ فولاد کو

یار کے جاتے ہی ہم جو مثل مردہ مین ہوا
مہر خاموشی ہوئی رخصت لب فریاد کو

سختی دل سے ترے یہ صاف آئینہ ہوا
رکھ لیا ہی جائے دل آئینۂ فولاد کو

بیت مضمون دہن کیونکر ہو قائم ذہن مین
ہوتی ہی کب پائیداری قصر بے بنیاد کو

یار ہاے دلکی کرتے ہین حفاظت اسلیے
حشر کو ظالم کرینگے پیش ان اسناد کو

پنجۂ مژگان نے ہین جسدم چھپا زلفون نے یہ
بیڑیان دوہری پہنائین بندۂ آزاد کو

نقطۂ شک کیون وہ دیتا یار کی تصویر مین
حل اگر ہوتا دہن کا مسئلہ بہزاد کو

تیرے دانتون کی چمک نے مجھکو دیوانہ کیا
آب گوہر سے بجھا دے نشتر فصاد کو

نخل قد یار کی آئی ہوا جب باغ مین
آگیا لرزہ وہین لے قمریو شمشاد کو

۱۵۹ — نیم بسمل ہوش کو ابرو ہلا کر کر دیا
باڑھ ہی درکار تیغ ابروے جلاد کو — ۱۲

زخم کا کہلنا کہان چہرہ کا نمایان تک نہو
دست قاتل ہین نہ ناز کش تیغ عریان تک نہو

کیا تری تیزی کی ہم قائل ہون اے دست جنون
پرزے پرزے تجھسے جب صحرا کا دامان تک نہو

لعل لب کی وصف مین مجھ کیون لال اپنی زبان
رنگ مین ہمسنگ جب لعل بدخشان تک نہو

کیون نہ مین قسمت کو رو رون جسکے غم مین جان دون
آکے میری قبر پر وہ اشک ریزان تک نہو

طائر جان کیون نہ اوڑ جاے ہوا شوق مین
جب کبوتر کی رسائی کوے جانان تک نہو

تیغ ابرو کو علم رکھتا ہی وہ سفاک روز
ہند سے مقتول کیونکر اب صفاہان تک نہو

خون ہوکر غم سے دل پیتا ہی ہر رنگ حنا
دست رس کیونکر ہمارا دست خوبان تک نہو

فخر عریانی کے جامے پر کرین کیا اے جنون
چاک کرنیکے لیے جیبین گریبان تک نہو

نو خطون کی بیوفائی سے عجب کیا بعد مرگ
سبزۂ مرقد چراگاہ غزالان تک نہو

کشتہ کس بیرحم کا ہون نہین کہ تربت پر مری ‌ ‌ شمع روشن بہی کرے کوئی تو گریبان تنگ ہو

دیکہنا گستاخی خال سیاہ رخ ذرا ‌ ‌ حافظ قرآن بنے لیکن مسلمان تنگ ہو





خوبان او دہر سے ظلم کا شکوہ عبث ‌ ‌ [illegible] مین پیچ ہو کوئی پریشان تنگ ہو

میرے رونے سے تہا چہہ بیابان سبز ہو ‌ ‌ داغ سودا بہی برنگ سنبلستان سبز ہو

سبزہ خط سے رخ جانان کا رتبہ کیا گھٹے ‌ ‌ قدر مطلق کم نہو جو جلد قرآن سبز ہو

خون تازہ میرا ای قاتل کہلائے گل نیا ‌ ‌ مثل گلشن دامن شمشیر عریان سبز ہو

حسن سبز یار کی تاثیر سے کیا ہے عجب ‌ ‌ ہاتہہ مین جب اوسکے آئے شاخ مرجان سبز ہو

یہ تن پرداغ ہو رشک پر طاؤس جب ‌ ‌ پہر عجب کیا جو کوئی سرو چراغان سبز ہو

کان کے سبزونکا اوسکے وصف اب لکہتے ہین ہم ‌ ‌ کاغذ دیوان ہمارا حتی الامکان سبز ہو

یاد خال رخ سے ثمرہ پائے کیونکر دل میرا ‌ ‌ دانہ بارود سے کب کشت دہقان سبز ہو

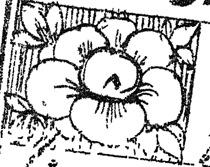
سبز بختی دیکہنا میری اگر رکہون قدم ‌ ‌ خشک ہو وہ سر بسر جو کوئی بستان سبز ہو

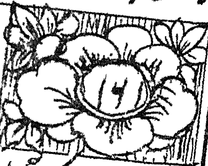
جب پسینے کی پڑین بوندین ٹپک کر وقت قتل ‌ ‌ مثل سبزہ جوہر شمشیر بران سبز ہو

کیا قد و رخ کی محبت خوش کرے مرنیکے بعد ‌ ‌ کب درخت گل سر گور غریبان سبز ہو

زور پر عالم کی سرسبزی مرے رونے سے ہے ‌ ‌ کیا تعجب ہے جواب لعل بدخشان سبز ہو

بارش باران رحمت ہو تو ای پروردگار ‌ ‌ نخل مقصد بہی برنگ باغ رضوان سبز ہو





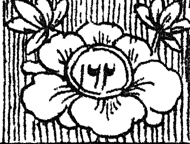
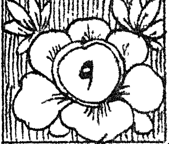
بوتے ہین ہم تخم مضمون چاہیے جو ابر سخن [illegible] ‌ ‌ یہ زمین بہی ہو وش مثل کشت دہقان سبز ہو

یاد اوس ماہ کا آیا جو تف پایا مجہکو ‌ ‌ مہر تابندہ ہوا داغ [illegible] مجہکو

وصف مین اوس لب شیرین کے بنی ایک نبات ‌ ‌ خامشی قفل دہن ہو گئی گویا مجہکو

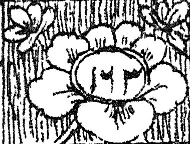
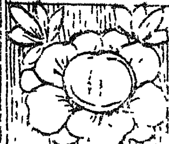
کشمکش مین تہی فرقت سے پڑی جان حزین ‌ ‌ موت پاس آتی نہین جان کے مردا مجہکو

مین وہ دیوانہ کاکل ہون جو بازار گیا
غیر زنجیر ملا کوئی نہ سودا مجھکو
غنچۂ گل کے چٹکنے سے یہ آتی ہی صدا
دست گلچین سے بچا بلبل شیدا مجھکو
مین نہ ای غیرت مہ لون تیرے جھومر کی عوض
مشتری دے اگر آب عقد ثریا مجھکو
طائر جان کے سوا خط او سے پونچائے کون
جب کبوتر نظر آنے لگے عنقا مجھکو

وعدۂ روز قیامت سے کم ای ہوش نہین
اوس دغا باز کا اب وعدۂ فردا مجھکو

جو سمجھون آنکھ کا تار تو وہ نا مہربان کیون ہو
زمین مسکن اوسکی میری حقمین آسمان کیون ہو
بنائے سنگ سو بھی تو رکھے سنگ سینہ پر
بتو نکی سر دہری سے کوئی گرم فغان کیون ہو
اثر پہیلے جو اپنے ضبط کا کچھ بھی زمانے مین
تو کیون مرغ سحر بولے شب وصلت اذان کیون ہو
وہ بلبل ہون کر رہ سکتا ہون گلکی سائے مین
گلستان جہا نمین مجکو فکر آشیان کیون ہو
یہ آفت ہی کہ دل لیے بہی نہین کر سکتے ہم باتین
پیا پا ہو چکا ہو جو وہ اپنا رازدان کیون ہو
تردد کچھ نہین ہی اسکو قصر تن کی ڈہائی مین
ہمارا طفل اشک ای مردم دیدہ جوان کیون ہو
جو ظالم ہین ہی تو بہولتے پھلتے ہین دنیا مین
چمن جو ہر کا تیری تیغ مین صرف خزان کیون ہو
دم فرقت وہ دلمین ہی نہ بگڑیگا یہ گہر ہرگز
مکین خود جسکا ہو موجود ویران وہ مکان کیون ہو

کسی نازک بدن کا کیا تصور دلمین رہتا ہی
کہو تو ہوش ان روزون تم اتنے ناتوان کیون ہو

خون سے جب ملتا ہون کے وہ خنجر سرخ ہو
چہرۂ عاشق اگر ... سرخ ہو
اوس سے ہو برہم زمانہ غصہ وہ جسپر کرے
مثل مریخ ای فلک ہر ایک اختر سرخ ہو
آتش گل سرد ہو جائے وہین ای عندلیب
یار کا غازے سے جسدم روئے انور سرخ ہو
اشک خونی جب ان آنکھوں سے ہون آنکھین ہون لال
پھر نہ کیونکر بادۂ گلرنگ ساغر سرخ ہو
باغ عالم مین ترے قد کو کہین نخل چنار
جب ترا ملبوس ای رشک صنوبر سرخ ہو

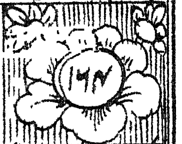
سرخ جامہ جب پہنکر ناز سے وہ گل چلے
فتنہ ہو برپا نسا دامان محشر سرخ ہو

جب دم وحشت ہو ہمدم یاد مژگان صنم
پھر لہو سے میرے کیون فصاد نشتر سرخ ہو

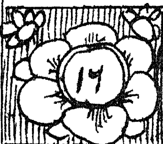
پیک تھوکے پان کہا کر جب کبہی دریا مین وہ
کیا عجب پہر لعل کیصورت جو گوہر سرخ ہو

یاد آئے جب رخ رنگین جانان ہجر مین
داغ دل بھی مثل مہر صبح محشر سرخ ہو

ہردم فکر سخن خونریزی قاتل کا دہیان
طائر مضمون کا پہر کیونکر نہ شہپر سرخ ہو



وصف خط سبز و لعل لب کیا کثرت سے ہوس
ایک دفتر سبز ہو تو ایک دفتر سرخ ہو



مین کس صورت کرون قابو مین اوسکے وصف قامت کو
مسخر کر سکا ہی کوئی بھی عامل قیامت کو

رکھو نمین ہر گھڑی جب پاداوس کان ملاحت کو
ترقی کیون نہ ہوتی جائے پھر ہر دم جراحت کو

وہین ہوتا ہی چسپان عالم بالا کے مصرع سے
وہ مصرع باندہتے ہین جسمین ہم مضمون قامت کو

صف مژگان صف محشر ہی رخ خورشید تابان ہی
سراپا مین ترے پاتے ہین ہم شان قیامت کو

شرار آہ کو جگنو سمجھکر وہ پکڑتا ہے
پوچھتے ہین کہان دیکھو شرارونکی شرارت کو

نکیون ہو سبز کشت حسن دلبر میرے رونے سے
یہ کہتے ہین کہ بارش سبز رکھتی ہی زراعت کو

حرارت ہوگئی کافور جسدم یہ خبر سن لی
کہ اب وہ سرو پھر آتا ہی خود میری عیادت کو

جواب خط مین خونریزی کا مضمون لکھکے وہ بھیجے
مقرر طائر رنگ حنا ہو اب رسالت کو

بیاض صبح اوسدن سے مرے دیوان کو کہتی ہین
لکھا جسدن سے مینے یار کے وصف صباحت کو

الم کی فوج نے گھیرا جو آکر ہجر جانان مین
تو اپنے نالہاے گرم بھی نکلے حمایت کو

اشارا قتل کا کرتی ہی تیغ ابروے قاتل
کسی صورت نہین چہوٹین ہم قرآن کی آیت کو

نہین جس زلف کے پھندے سے چھٹنا عمر بھر ممکن
وہان اولجھا دل نادان کی دیکھو تو حماقت کو

کرد نہین یاد کس وصف کو تیری جدائی مین
صباحت یا نزاکت یا نفاست یا لطافت کو

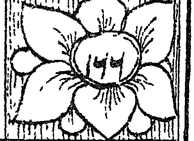
وہ بنجاتا ہی سوز غم سے فوراً لفظ آتش کا
زبان سے جب ادا کرتا ہون حرف شکایت کو

حسینونمین نہوتا تو اگر تو دیکھتے ہم بہی	جو کوئی بھی نکلتا اس جماعت مین امامت

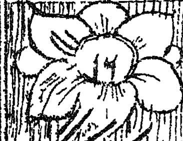
۱۶۵ کیا رام اوس بتِ یکتا کو تونے دو ہی باتونمین ۲۰
مقر رہا نتے ہین ہوش ہم تیری فصاحت کو

اُٹھنے ہی کیونکر نہ سینے مین بٹھاؤن تیر کو | صدر پر دیتے ہین جا مہمان با توقیر کو
تولتے رہجاتے ہین نازک بدن شمشیر کو | پاتے ہین دلمین ترازو ہم نگہ کے تیر کو
خط کے آتے ہی ترے رخ پر ملا ہمکو جواب | نامہ بر سمجھین نکیون ہم منشی تقدیر کو
قتل کیا ہوتے کیا تہا ناتوانی نے عدم | سر جھکا نادم کا دیتا تہا فقط شمشیر کو
دیدۂ حیران مین اوس بت کا تصور ہی مقیم | پاتے ہین بہزاد ہم تصویر مین تصویر کو
مُنہ سے بولو قتل کرتا ہی اشارا آنکھ کا | کام مین لاؤ نہ یون ہر دم زبان تیر کو
دیکھنا شوخی لبون سے جوہر آتش مزاج | کہتے ہین جگنو شرار آہن شمشیر کو
پھلیان پھنستی ہین اسمین عاشقونکی اسمین دل | گیسوؤن سے کیا ہی نسبت دام ماہی گیر کو
ظلم پوشیدہ ہی اوسکا جسکو حاصل ہی عروج | ایکدن دیکھا نہ آغوش فلک مین تیر کو
جب مقید الفتِ ابرو کا مرغ دل رہے | دام سمجھین کیون نہ پھر ہم جوہر شمشیر کو
ہی نہایت ناتوان یہ بسمل تیغ نگاہ | باندھنا تارِ نظر سے ترک اس نخچیر کو
تشنہ کامان شہادت کو نہ تو ابرو دکھا | دم مین پی جائینگے یہ آبِ دم شمشیر کو
چھلے یاد حلقۂ گیسو مین کیونکر داغ دل | کسنے دیکھا ہی چراغ خانۂ زنجیر کو
چاند دکھلانے اوسے لیجاؤن تنہا بام پر | مین ہلال عید کر دون ناخن تدبیر کو
کیون دل صد چاک کو گیسوے جانان کی جگہ | شانے کی حاجت کہان زلف شب تصویر کو
روبروے ابرو کے خود ہی سر جھکا دیتے ہین ہم | باندھتے ہین اپنے سر ہم آپ ہی تقصیر کو
ہم سنی جاتی رہی زلفین بنائین یار نے | ہم ہوئے قیدی بڑھایا اوسنے جب زنجیر کو
سر چڑھین اغیار زیر پا بھی مین پاؤن نہ جا | اے ہتو بتلاؤ تم چھوڑون کہان تقدیر کو

ہجر جانان مین ہین ہر ماہ ماہِ صوم ہی ۔۔۔ دیکھکر پہر چاند ہم دیکھین گے کیون شمشیر کو



ہون امام شاعران قبضے مین راہ راست ہی
کیون نہ پہر رکہون عزیزا ای ہوش طرز میر کو



ہی برابر قد موزون کے ترا اے گیسو ۔۔۔ مصرع عالم بالا ہو نکیون کر گیسو

گہر کرین لمین جو چاہین یہ فسونگر گیسو ۔۔۔ صورت خال سویدا ہون ستمگر گیسو

رنگ کچہہ اور ہی دکہلائینگے بڑہکر گیسو ۔۔۔ ہونگے طول شب ہجران کی برابر گیسو

کسیلیے سورۂ واللیل سے دیتے ہین خبر ۔۔۔ جو نہین حسن کے عالم مین پیمبر گیسو

رشتۂ الفت گیسو ہی مرا تار نفس ۔۔۔ حال ابتر ہو نہ دیکھون جو بین دم بہر گیسو

دولت عجز جگہ پائے ہر اک کے سر پر ۔۔۔ دہر مین آگے جہکا کر جو چلے سر گیسو

کیا مری آہ شرربار سے دہشت ہوا نہین ۔۔۔ برق رخسار کی گرمی کے ہین خوگر گیسو

شانہ جو پنجۂ رنگین سے کیا اوس گل نے ۔۔۔ طائر رنگ چمن کے ہوئے شہپر گیسو

خاک کو میری نہ مین جانے ہر اک صندل کی ۔۔۔ غسل کرکے جو نچوڑے وہ لحد پر گیسو

گرمی روز قیامت سے ہی عشاق کو خوف ۔۔۔ کہولنا اپنے خدا را دم محشر گیسو

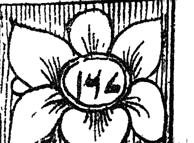
تاج سر آئینہ رویون کے نہوتے ہرگز ۔۔۔ مانگ لاتے نہ اگر بخت سکندر گیسو

لاغری سے مری دیتی ہی نشان اونکی کمر ۔۔۔ مظہر حال پریشان ہین سراسر گیسو

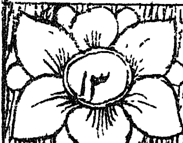
جب تجلی رخ جانان کی دکہائے تاثیر ۔۔۔ کیون نہون مثل شب قدر منور گیسو

قابل عفو سیہ کار ہی سمجھتے ہین مدام ۔۔۔ کبہی دیکہا نہ کسی نے نہ خنجر گیسو

دیکہنا ان مری آہونکے دہوئین کی شوخی ۔۔۔ چوم لیتا ہے رخ یار کو بنکر گیسو



جمع ہو نامۂ اعمال سیہ کار کا جب
ہوش کسطرح نہون پہر سر دفتر گیسو



خط سے جب آتش رخسار سبز و سرخ ہو ۔۔۔ کیون نہ رنگ عاشق بیمار سبز و سرخ ہو

گھر مری شکونسے ہی برسات مثل قوس چرخ
ای خیال ابروے خمدار سبز و سرخ ہو

اوڑھکر دھانی دوپٹہ نکلے جب وہ شعلہ رو
کیون نہ رنگ شربت دیدار سبز و سرخ ہو

فرد ہی نیرنگ سازی مین مقرر طفل شوخ
جب وہ چلے طرۂ طرار سبز و سرخ ہو

طائر رنگ حنا اوڑکر شفق جب دم بنے
پھر تو رنگ چرخ مینا کار سبز و سرخ ہو

حب خط سبز و لعل لب ہی دلمین جاگزین
کیا عجب میرا لب اظہار سبز و سرخ ہو

ملتے ہین مستی کی جا گردن مرد شعلہ خو
کیون نہ اونکا دامن گفتار سبز و سرخ ہو

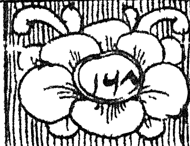
جب دو رنگی کا نہ ملک حسن سے اوٹھے رواج
کیون نہ پھر رنگ قبائے یار سبز و سرخ ہو

زہر خوردہ ہو نمین خط سبز پہ کر مجکو قتل
تا کہ ای قاتل تری تلوار سبز و سرخ ہو

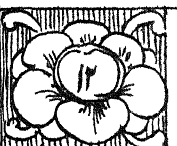
قصد جانے کا کرے گلشن مین وہ آکر اگر
بلبلو رنگ رخ گلزار سبز و سرخ ہو

گیسوے مغسول بدلین رنگ کیا ممکن ہی یہ
زرد ہو یا ابر گوہر بار سبز و سرخ ہو

رنگ لائے الفت خط بتان جب ای جنون
پاؤن کے رکھتے ہی نوک خار سبز و سرخ ہو



گو زمین بیرنگ ہی ای ہوش پر دعوی ہے یہ
وصل کیا پایا کہ جو بیکار سبز و سرخ ہو



ہم چاہتے ہین اسے خم گردون شراب کو
لین داغ دیکے بھی نہ ترے آفتاب کو

یہ لطف ہی عجیب کہ رکھتا ہی وہ عزیز
شوخی سمجھکے اپنی مرے اضطراب کو

رویا مین آئین آنسو پچھین دل جلون کے کیا
دامن کہان نصیب ہوا اشک کباب کو

ثابت ہوا عروج کی ہستی ہی آب پر
دیکھا جو سربلند جہان مین حباب کو

پھونکا ہی سوز ہجر نے اوس ترک مست کے
اب صید کیون کرون نہ مین مرغ کباب کو

لیتا ہون مین جو بوسے تو کرتے ہو کیون شمار
جو دوست ہو تو دلمین رکھو نہ حساب کو

آتی نظر ہی جلوۂ بت مین خدا کی شان
پاتے ہین ہم عذاب مین پنہان ثواب کو

نفرت ہمین ہوا اور وہ بت چاہے ایفلک
اللہ ہی جو دیکھ لین اس انقلاب کو

چلنے مین جب وہ دوہرے ہوے آئی یہ صدا — نخوت نے لو ہلال کیا آفتاب کو

دیکھو سر زمین نہ عیان مہر حشر ہو — چہرے سے اپنے تم نہ اوٹھاؤ نقاب کو

وصف کمر کیا تو یہ بول اوٹھے موشگاف — ہم مانتے ہین اس سخن لاجواب کو

۱۶۹ — ۱۳

سرمہ بناؤن دیدۂ دل کے لیے نہ کیون

پاؤن جو ہوش خاک در بوتراب کو

دم گریہ وہ مرے لخت جگر دیکھین تو — نخل ماتم مین بھی آئے ہین ثمر دیکھین تو

اس تمنا مین پس مرگ بھی وا ہین آنکھین — کب شب ہجر کی ہوتی ہے سحر دیکھین تو

رخ سے آئی اوتر تیغ ہلال ابرو کی — کام کیا مہر کی آتی ہے سپر دیکھین تو

پار دریاے فنا سے وہ کرین یا نکرین — ڈوبتے عمر کی کشتی کو مگر دیکھین تو

پھر نکل آئیگی آئینۂ دل کی صورت — ماہ رو ساتھ مرے ماہ صفر دیکھین تو

منع کرتے نہین ہم باندھیے دوہرے خنجر — پر ذرا غور سے آپ اپنی کمر دیکھین تو

زلف کیطرح تو کی دود جگر نے پیدا — بنتے افشان ہین کب آہ کے شرر دیکھین تو

گیسوؤنکی وہ ہوا دین تو ہمین غش آئے — پھر ہم ترا نالۂ شبگیر اثر دیکھین تو

بخدا تیر نگہ پر ہمین قربان نہین — مرغ بسمل ہو قضا آپ اگر دیکھین تو

وصل قسمت مین نہین ہے تو نہو اے ہمدم — یہ تمنا ہو اونہین شام و سحر دیکھین تو

کھٹکے ہین تار نظر آپکا نبھاؤنگا — نظر پھر ہی سے آپ ادھر دیکھین تو

یون تو پر شور جہان نوح کے طوفان سے ہے — پردہ کھاتا ہے یہ کیا دیدۂ تر دیکھین تو

۱۷۰ — ۱۰

ہوش ڈوبے مری آنکھون کے نہین دام سے کم

آکے جاتا ہے خیال اونکا کدھر دیکھین تو

جی مین ہے لکھین مدحت گیسوے یار کو — قربان زمین شعر پہ کیجے تتار کو

ڈوبا ہوا جو خون مین پائین بہار کو — رغبت سے دیکھین کیا چمن و زرکار کو

وعدے پہ وہ نہ آئے قیامت ہی ہو چکی | گنتے ہی ہم تو رہ گئے روز شمار کو

اللہ رے پاس جب سے ہوا ہوں میں مر کے خاک | دامن سے وہ جھٹکتے نہیں ہیں غبار کو

نغمے کے طور سالے فغاں میں ہیں مغنیو | تار ستار کیجیے رگ جان زار کو

ٹھوکر سے جو امید نہ اوٹھنے کی ہو ہمیں | کھو بیٹھیں کیوں نہ زندگی مستعار کو

لکو تو جبر کرکے طبیعت پہ چھوڑ دیں | پر کیا کریں ہم اس دل بے اختیار کو

ممکن نہیں کہ جیت لو آنکھیں لڑا کے تم | سر دیکے سر کرینگے ہم اس کارزار کو

وصاف ہوں علی کا مرے مصرعہ کا شعر | کرتے ہیں زندہ صاف دم ذوالفقار کو

۱۸ پھیری میں ہوش رنگ طبیعت دکھا میں کیا ۱۹
پایا خزاں میں کسنے ہے لطف بہار کو

ہم وہ تھے شمع بجھایا نہ صبا نے ہمنے | گل کیا دامن دل ہی کی ہوا نے ہمکو

حشر تک قبر نہ دیگی کہیں جانے ہمکو | عمر رفتہ نہیں آنیکی بلانے ہمکو

فرقت یار میں پھولا ہے چمن داغوں کا | بلبلو نالہ موزوں ہیں ترانے ہمکو

لوریاں ہچکیاں ہیں آنکھ ہوئی جاتی ہے بند | موت آئی ہے شب ہجر سلانے ہمکو

ٹکڑے اوڑا دیتے ہیں مضموں لبوں کا اکثر | خوب ہی آتے ہیں دلال لڑانے ہمکو

فال دیکھیں دم گریہ جو ترے ملنے کی | قطرۂ اشک ہوں تسبیح کے دانے ہمکو

دل عشاق مرے بیٹھے ہیں چشموں سے سوا | نظر ان حوضوں کے آتے ہیں خزانے ہمکو

حشر تک وہ نہ سکے دیکھتے ہی راہ میں ہم | یہ بٹھایا ترے نقش کف پانے ہمکو

غل مچاتے ہی ہے صورت زنجیر مدام | یاد زلف آئی بھی گو سرمہ کھلانے ہمکو

خاک و اژدونی قسمت پہ پڑے جو بس مرگ | خاک میں بھی نہیں آئے وہ ملانے ہمکو

بھرتے ہیں آہ شرربار تھموا ہی شکو | خیمۂ چرخ میں دو آگ لگانے ہمکو

ہے تحیر وہ ادھر محو خود آرائی ہوں | حیرت آئی ادھر آئینہ دکھانے ہمکو

ذب کو کھیل بنا ہین وہ تماشا جب ہو
روٹھے ہم بیٹھے ہون وہ آئین منانے ہمکو

ار دیوار عناصر ہو ابھی دم مین عدم
چار آنسو بھی جو دے ضبط بہانے ہمکو

ہر زخم یہ دیتے ہین صدا قاتل نے
نہ دیا تیغ کا پانی بھی چرانے ہمکو

ناتوان ہین رہین ہم اونکی نزاکت بنکر
اپنے دلمین تو ذرا دین وہ سمانے ہمکو

ہاتھ آیا ید بیضا نہ ہمارے ہیہات
پاؤن تک بھی نہ دیے اسنے دبانے ہمکو

بت پریزاد اگر ہین تو ہون ناحق ہی گھمنڈ
دے رکھا ہی شرف اونپر تو خدا نے ہمکو



چھوٹے ہین پنجۂ مژگان سے تو دوہری زنجیر
ہوش پہنائی ہی اوس زلف دوتا نے ہمکو



ردیف الہا

ہی ہتیلی صاف دست سیمتن مین آئینہ
کھولتے ہین خط کہ باندھا ہی رسن مین آئینہ

دیدۂ بیدار کو کیا ہو خیال زلف یار
صورت خورشید کیون لائے گہن مین آئینہ

آتی ہی اعمال کی صورت نظر مرنیکے بعد
دیکھتے ہین ہم سپیدی سے کفن مین آئینہ

پھوٹ نکلا چہرۂ رنگین سے ہم وسکے نور خط
تو ہوا روشن کہ تھا پنہان چمن مین آئینہ

مین سراپا سوز ہون پی جاؤن آب تیغ اگر
سوکھ کر ہو صاف زخمون کے دہن مین آئینہ

زال دنیا صاف باطن کو رکھے کیونکر عزیز
موجب خندہ ہی دست پیرزن مین آئینہ

نور جان دیتا ہی رونق یون جسد خمسہ کو
ایک جس صورت ہو کافی پنجتن مین آئینہ

باغ مین شادی ہی گل منقار مین بلبل کے ہی
ایک دل دو مین ہی یا دولہ دولہن مین آئینہ

صورت دل تیر مژگانسے ہو جب بیچاک چاک
شانہ بنکر یونہی زلف پرشکن مین آئینہ

تو بھی آئینہ ہی بزم حسن مین رہ صاف دل
دیکھلے بیمثل ہی کیا سادہ پن مین آئینہ

حلقۂ گیسو مین مشاطہ دل عالم نہین ہو
جو دکھاتا ہی جہان وہ ہے ختن مین آئینہ

خود نمائی کا یہ ہی بزم حسینان مین رواج
شمع کی جا بھی لگاتے ہین لگن مین آئینہ

یاد رخ برسون جو کی نور مجسم مین ہوا
دیکھہ ای جدّال ہی داغ کہن مین آئینہ

لیچلا ہون ساتھہ اپنے آئینہ رویونکی یاد
چاہیے رکھنا مری جیب کفن مین آئینہ

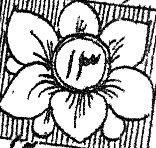
چہرۂ رنگین و مژگان کا پڑے سایہ اگر
نوک کی لے پھر گلون سے بانکپن مین آئینہ

دیکھنا چاہیے جو صورت سوکھکر ہر آبلہ
بیکسی بنجائے پھر قیس بن مین آئینہ

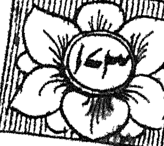
اچھی صورت کیا مری غربت مین نکلی ای جنون
دل نہین چھوڑا رہا گو یا وطن مین آئینہ

سارا عالم مجلس حیران ہی اوسکو دیکھکر
ہی نہ اک حیرت زدہ اس انجمن مین آئینہ

کروٹین بدلے جو خواب ناز مین وہ عین نور
کیون نظر آئے نہ بستر کی شکن مین آئینہ



صورت معنی دکھاتا ہی ہر اک مضمون صاف
ہوش ہی شکل حلب ملک سخن مین آئینہ



اوسکے زانو سے بڑھی توقیر پشت آئینہ
صبح سے بدلی شب تصویر پشت آئینہ

دل جو مجھہ مضطر کا ہو تصویر پشت آئینہ
پھوٹ جائے کیون نہ پھر تصویر پشت آئینہ

لکھکے خط اوس آئینہ رو کو جو چاہون نامہ بر
اوڑکے آئے طوطی تصویر پشت آئینہ

ایکدن دیکھی نہ سیر اوسکے گل رخسار کی
کیا تھی میری خاک سے تعمیر پشت آئینہ

پشت جانان ہی جگہ پاؤن اگر مین ہم مین
لاکے وارون طوطی تصویر پشت آئینہ

اوس سپر حسن کے زانو پر اوسکی ہی جگہ
ای سکندر دیکھہ تو توقیر پشت آئینہ

آئینہ مین عکس کاکل نے دکھایا تازہ سحر
اوس طرف جاکر بنا زنجیر پشت آئینہ

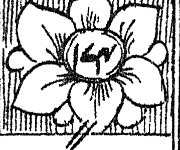
تیری تاب رخ سے ہی خاک آئینہ کا کیا قصور
ہی عبث سیماب دامنگیر پشت آئینہ

پشت جانان کی نزاکت نے دکھایا طرفہ رنگ
نیل تکیہ کا ہوا تصویر پشت آئینہ

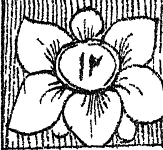
سامنے اوسکے نہ جب پہنچے تو پھر اپنا نگیون
نوچ لے منہ ناخن تدبیر پشت آئینہ

خوشنما کیا خط پشت لب ہی ای آئینہ رو
کب ہی ایسا طوطی تصویر پشت آئینہ

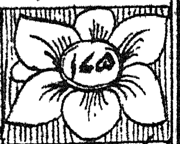
ہوگیا خط سے مکدر صاف رو کے صاف یار
تہا یہ مضمون لائق تحریر پشت آئینہ



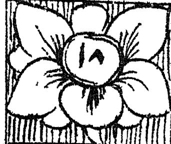
قافیے چسپان تو ہون ای ہوش کہنا کیا ضرور
تیر پشت آئینہ شمشیر پشت آئینہ



دست رنگین مین نہ لو تم اپنے اکثر آئینہ ۔ ہو نجائے پہول کر جامے سے باہر آئینہ
چپ ہے فرط تحیر سے نکیونکر آئینہ ۔ ایک مدت سے خموشی کا ہی خوگر آئینہ
دل مرا آئینہ اوسمین روے دلبر کا خیال ۔ رکہہ لیا ہی مین نے آئینہ کے اندر آئینہ
معرکے مین صاف صورت موت کی آئی نظر ۔ ہو گیا حق مین مرے قاتل کا خنجر آئینہ
سرکشی پر آئے اوس قد سے اگر سرو چمن ۔ آب آب وسکو کرین نہرین دکہا کر آئینہ
وقت زینت کے نگاہ تیر جب اوس ترک نے ۔ تیر کہا کر بنگیا لوٹن کبوتر آئینہ
ہی خیال اوس آنکہہ کے ڈورونکا دلمین جاگزین ۔ بنگیا ہی اندنون ہمشکل مسطر آئینہ
قبر سے عشاق نکلین ہاتہہ پر رکہہ رکہہ کے دل ۔ روز محشر ہی اگر لائنگے وہ دلبر آئینہ
آئینہ مین عکس بیت ابروے جانان نہین ۔ ہو گیا ہی آجکل گویا سخن ور آئینہ
روے صاف یار پر رہتی ہی جو اپنی نظر ۔ بنگیا ہی آئینہ کا اندنون گہر آئینہ
زر نہو جب پاس تو کیا خاک ہو قابو مین دل ۔ غیر ممکن ہی خریدے مرد بے زر آئینہ



حسن صاف یار پر شاید نظر ڈالی ہی ہوش
بحر حیرت مین جو ڈوبا ہی سراسر آئینہ



کیا کرون حالت بیان مین ناتوان سوختہ ۔ ہون تپ غم سے جہان مین اک فغان سوختہ
آتش رنگ چمن یہ گل کی آن سوختہ ۔ بنگئی ہی بلبل تفتہ کی جان سوختہ
عاشقونکی جب دل پر سوز سے اوٹہین دہوین ۔ اور ہو زیر فلک اک آسمان سوختہ
جسم کو میری چہپاتی ہین یہ گر اشک گرم ۔ پہنتا ہون جامۂ آب روان سوختہ
مہندی اونگلی مین لگی ہی پہونکدو سارا جہان ۔ پہلے لازم ہی کہ لے لو امتحان سوختہ
مجہہ سراپا سوز کے دیکہے تن پر داغ کو ۔ جسنے دیکہا ہو نکوئی گلستان سوختہ

کیون نہ بت جلکر تجلی سے کرین آنکھون مین گھر
تو تیا ہی دہر مین سنگ گران سوختہ

سرخ مین پر سوز کر سکتا نہین یون تیغ یار
جس سے لالی لا نہین سکتا ہی پان سوختہ

چاک ہو دامان گلشن آئے عجب وہ ماہوش
زخم گل مین باغبان بھر دے کتان سوختہ

باغبان وصف مسی مالبدہ لب ہوا ایسی کیون
کام مین سوسن کی آئے کیا زبان سوختہ

مین سراپا سوز لاغر بت آتش مین رہون
گرم مضمون سے کہی لایق یہ مکان سوختہ

اوج ذاتی دور کر سکتا ہی کب افلاس کو
یہ چرخ اک خورشید کی رکھتا ہی نان سوختہ

آہ آتشبار سر کرتا نہین مین سوے چرخ
ای تپ غم لے رہا ہون امتحان سوختہ

شعلہ رخسار جانان نے کیا کشتہ مجھے
چاہیے پھر کفن آب پرنیان سوختہ

بلبلون کی آہ سوزان کچھ جو دکھلائے اثر
پھر عجب کیا جو بنے گلشن جہان سوختہ

بام پر اوس شعلہ رو تک پہونچون مین کسطرح سے
پاس آہ گرم کے سے نردبان سوختہ

قربت زلف سیہ جو مانگ کو کالا کرے
ہاتھ مشاطہ کے آئے کہکشان سوختہ

۱۷۶ حضرت آتش جو دیکھین گرمی اشعار ہوش
بول اوٹھین بیساختہ ہی یہ بیان سوختہ ۱۷

ردیف الیا

ہین ابھی کاوش گل زخم کہلانے والے
عین وحشت مین ہی گل ہین ہنسانے والے

دہر مین ہین جو تری زلف بنانے والے
اونسے بڑھکر نہین یہ سانپ کہلانے والے

بیٹھی نظرون سے مرے دل کے لبھانے والے
ہین وہی شربت دیدار پلانے والے

ہم بھی اونکو نیش دل ہین کہانے والے
آج بجلی یہ ہین بجلی کو گرانے والے

ہیجا او نہین عذر حنا وہ نہین آنے والے
ہین بہانے سے مرا خون بہانے والے

ہے آئینہ دل صاف کو پہچان کیا خاک
راہ پر وہ کسی صورت نہین آنے والے

پہنچیگا کوئی حسین سامنے کیا اونکے فروغ
وہ تو خورشید سے ہین آنکھ لڑانے والے

دیکھکر خنجر قاتل کو صدا دی دل نے
تیرے قربان مری پیاس بجھانے والے

قاتل آیا تو اوٹھا شور کہ لو وہ آئے
نقش امید کو کرسی پہ بٹھانے والے

بیکسی غم نہین جو قبر پہ آئے نہ کوئی
ہین مہ و مہر تو چادر کے چڑہانے والے

کہتے ہین مرغ چمن دیکھکے شبنم گل پر
ہم بھی ہین ساتھ ترے اشک بہانے والے

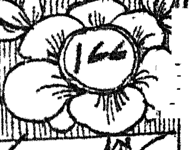
مہندی اونکے جو ملی مینے عدو جلکے اوٹھے
رنگ کیطرح اوڑے رنگ جمانے والے

دل مسل دیتے ہین عاشق کا خدا انسے بچائے
بت یہ اللہ کے گھر کو بھی ہین ڈہانے والے

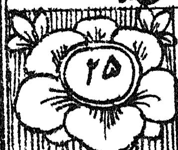
کیون نہ اشکون کو جگہ آنکھ مین دین ای مردم
یہ تو ہین آبروے ابر گھٹانے والے

نقد ایمان نہ لیجائین عدم ہم کیونکر
سنتے ہین حشر کو ہین منہ وہ دکھلانے والے

ہین اگر داغ سلامت تو نہو گا اندھیر
راہ الفت مین ہین مشعل یہ دکھلانے والے



لکھنؤ کی جو زبان پائی تو ای ہوش ہوئے
ہم زمین شعر کی گردون سے ملانے والے



گالیان دیکے پاس سے سرکے
بیٹھے بیٹھے بھی دے گئے چرکے

چاہ کرکے رہے نہ گھر در کے
شکوے کس سے کرین مقدر کے

ساتھ سوئے جو ہم قمر بر کے
جاگ اوٹھے نصیب بستر کے

آئے چل بھی دیے وہ مثل شباب
دیکھنے پائے ہم نہ جی بھر کے

ہنس پڑے دیکھکر تپش میری
دیدیے چھینٹے آب گوہر کے

سر اگر جائے کچھ نہین پروا
پائے ہمت نہ پڑ ذرا سرکے

نقش دل پر ہین اپنے وصف بتان
ہین رگین تن کی تار مسطر کے

روے خوکردہ پر موا ہی جہان
دو کفن دامن گل تر کے

آنکھین کہتی ہین اونکی ای مردم
صاد ہین حسن کے یہ دفتر کے

داغ یاد بت مٹین نہ دل سے کبھی
ہین یہی تو چراغ اس گھر کے

بیکسی چھا رہی ہے تربت پر — نہین محتاج مہ کی چادر کے

دھیان آیا ہی اوسکا خلوت ہی — لوگ آنے نہ پائین باہر کے

چل رہا ہی گلے پہ رُک رُک کر — ناز دیکھے تو اونکے خنجر کے

آبرو ابر کی گھٹا دین ابھی — حوصلے ہین یہ دیدۂ تر کے

طائر جان کو پھانس رکھتے ہین — تیغ مین ہین جو دام جوہر کے

کیون نہ چاہین سر پہ چھاتی پر — پائین جس سنگ در کو مر مر کے

زلف بگڑی ہوئی مکدر وہ — لگ گئے لو دے گرد عنبر کے

کوے قاتل مین جا بجا پائے — ہمنے چھڑکاؤ آب خنجر کے

کیا اوڑائین اودھر کبوتر کو — جس جگہ پر چلین کبوتر کے

[illegible] غم کا خدا حافظ — ناخدا ہی نہ ڈھنگ لنگر کے

دو قدم جب چلے اوٹھا کے نقاب — ہوے آثار صبح محشر کے

اونکے ڈر سے اوٹھینگے کیا عشاق — نقش سب بنگئے ہین پتھر کے

ہوگئے آگ دیکھکر مجھکو — خیر باعث ہوے وہی شر کے

خون کے نعرے وہو تیغ سے تو — قتل ہین قاتل یہ چشم جوہر کے

نوک سے کھلی خیال مژگان نے — ناز اوٹھائے نہ ہوش نشتر کے

[illegible] شراب کے بدلے — جگر ہی سینے مین بریان کباب کے بدلے

کیا جو وصل کی شب مینے بے حجاب اوسے — پسینا آگیا فوراً حجاب کے بدلے

شراب عشق کا مانع نہو تو اے واعظ — کہین عذاب نہو اس ثواب کے بدلے

ڈبو دین نہ چشم کے طوفان سے کسطرح مردم — ہو جسمین گنبد گردون حباب کے بدلے

کیا ہی نامہ کے لانے سے منع قاصد کو — جواب وسنے دیا ہی جو اب کے بدلے

[illegible] / [illegible] جیسے وہ حسن شباب کے بدلے

کہاں شراب یہ [illegible] ساقی مین / بھرا ہی جام مین پانی شراب کے بدلے

[illegible] لین / جو عمر خضر کوئی دے شباب کے بدلے

سوار جب ہی [illegible] جوانی پر / لگے ہین آنکھون کے حلقے رکاب کے بدلے

[illegible]

[illegible] / [illegible] حساب ہوتا ہی

[illegible] / [illegible] وصل ثواب ہوتا ہی

[illegible] / [illegible] لاجواب ہوتا ہی

[illegible] / [illegible] آفتاب ہوتا ہی

خیال [illegible] / [illegible] سراب ہوتا ہی

[illegible] / [illegible] کباب ہوتا ہی

[illegible] / [illegible] حسن کو آب ہوتا ہی

[illegible] / [illegible] کا جواب ہوتا ہی

[illegible]

[illegible] / [illegible] ہوتا ہی

مین اپنا چاک گریبان اگر دکھاتا ہون / تو رو کے دامن گل باغبان بھگوتا ہی

پسینا [illegible] دلاتی ہے رنگ گل کو شبنم یاد / کہ آنسوؤن سے وہ ہر صبح منہ کو دھوتا ہی

خیال دل کو ہی یا رب یہ کسکی مژگان کا / ہر ایک رگ مین جو نشتر کوئی چبھوتا ہی

مین کانپتا ہون نہ پریان اوٹھا کے لیجائین
کبھی جو چاندنی مین جاکے یار سوتا ہی

محبت قد جانان سے پھل ملے کیونکر
چمن مین سرو ثمردار کوئی ہوتا ہی

بھلا کہان وہ رندان کہان وہ غلطان
مقابل آکے عبث آبرو کو کھوتا ہی

رقیب ہاتھ لگاتا ہی خط سبز کو کیون
کہ اپنے حق مین وہ نافہم زہر بوتا ہی

ہمارے دیدۂ تر سے نہ ابر ہو ہمچشم
خدا کو مان عبث آبرو ڈبوتا ہی

جو تیری زلف کا ہی شمع رو ہی پروانہ
تمام رات وہ مانند شمع روتا ہی

نہین امید کہ آئین وہ خواب مین بھی نظر
مین جاگتا ہون شب ہجر بخت سوتا ہی

جسے خیال ہو دانتون کا عین رونے مین
وہ تار اشک مین دُرِ عدن پروتا ہی

١٨١

نہ تخم فکر کو ضائع کر اس زمین مین ہوش
خراب کھیت ہی بویا ہے یہ نہ جوتا ہے

١٣

غلط وہ سمجھے ہین جو ستارا ہی
وہ خال آتش رخسار کا شرارا ہی

یہ خون نے کانٹون کی کاوش سے جوش مارا ہی
کہ میرے پاؤن مین ہر آبلہ ہزارا ہی

عجب نہین جو فلک پر بندھے زمین کی ہوا
پتنگ وہ مہ خوبی کا چاند تارا ہی

سمائی صاعقہ برق خاک آنکھون مین
کہ میری آہ کا اوڑتا ہوا شرارا ہی

ملی ہی آئینہ داری کی یار سے [illegible]
ہی آئینہ مرا چمکا ہوا ستارا ہی

چھپا ہی پردے مین وہ جابجا ہی جلوہ [illegible]
نہان ہی مہر مگر دھوپ آشکارا ہی

برنگ غنچہ نہ دلتنگ خط سبز سے [illegible]
غزال چشم کا اے گلبدن یہ چارا ہی

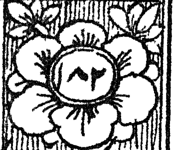
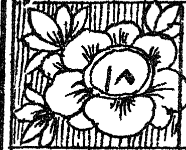
وہ ناتوان ہون کہ ہر روز ہی گمان [illegible]
ہزار بار لب گور نے پکارا ہی

ہمارے دل کو نہ پامال ظلم کر ظالم
ارے یہ مصحف باری کا ایک پارا ہی

کسی حسین کو جو دیکھا نکل گئی تن سے [illegible]
بدن مین یہ دل مضطر نہین ہی پارا ہی

جو سر پہ اپنے یہ چلتا ہی رشک سے آرہ
مگر رقیب نے گیسو ترا سنوارا ہی

چمک رہی ہی نقاب سفید سے وہ رخ ٹو
کہ چاندنی مین یہ خورشید کا نظارا ہی

خموش ہو عرش نکر سبز کشت مضمون کو
زمین شعر مین کسکا بھلا اجارا ہے

سب کہتے ہین قد کو ترے طوبیٰ ہی تو یہ ہی
کچھ عالم بالا سے بھی بالا ہی تو یہ ہی

اوس گل نے جو کی بات دہن سے تو کھلا صاف
گلزار عدم مین جو شگوفا ہی تو یہ ہی

کیون خانۂ دل مین نہ جگر داغ کو دین ہم
اس اب چھٹے ہوے گھر کا اوجالا ہی تو یہ ہی

کیا چشم ترحم وہ ہمین دیکھ کے روتا
ہنس پڑتے ہین بیساختہ رونا ہی تو یہ ہی

لاشے کی تصویر سے یہ تصدیق ہوا صاف
موے کمر یار کا نقشا ہی تو یہ ہی

بخشائیگا اے دل نہ حسینون سے ملاکر
پہلے یہ کرم کرتے ہین دھوکا ہی تو یہ ہی

گھائل اسی شمشیر سے ہی سارا زمانہ
جنبش سے اوس ابرو کا اشارا ہی تو یہ ہی

اک دم بھی تصور نہ ترا جاے نکل کر
بند آنکھون کے کرلینے مین پردا ہی تو یہ ہی

پھولا ہین خوشی سے یہ سنا جبکہ وہ آئے
پھر غیر بھی ہمراہ ہی کانٹا ہی تو یہ ہی

بل کرتے تھے تم جیسے مرے سامنے ہر بار
اب زلف بناتے ہین وہ طرا ہی تو یہ ہی

الفت کا یہ ثمرہ ہی تری تیغ کے پھل کو
ہم پھول سمجھتے ہین شگوفا ہی تو یہ ہی

گلزار جوانی مین ہی سب طرح کی نزہت
اک روز خزان آئیگی کھٹکا ہی تو یہ ہی

ہم موت سے ڈرتے نہین کر شوق سے تو قتل
خوش ہونگے عدو مرنے سے مرنا ہی تو یہ ہی

شادی سے چلی روح کیا یاد جو اوسنے
بجتی نہین اس کوچ کا ڈنکا ہی تو یہ ہی

اندھیر ہی مجھسے نہین چھٹتا سر کاکل
اس پھندے مین لٹکا ہون سودا ہی تو یہ ہی

بسمل کیا جسنے وہی اک کھیل سمجھکر
آتا ہی تماشے کو تماشا ہی تو یہ ہی

واللہ زبان بھری آتی ہی حلاوت
لب چھینے مین آپکے میٹھا ہی تو یہ ہی


اشعار کے پڑھنے کا نہین شوق ہوا ہوش


جو قتل ہوں تو مسرت کمال ہو جائے
وہ تیغ عید کا مجھکو ہلال ہو جائے

چھپائی کشور دلبر ہے زلف جانان کی
الٰہی فتح پہ اب [illegible] زوال ہو جائے

پڑے جو اوٹ کے تن داغدار پہ میرے
تو کیوں نہ عنبر [illegible] ہو جائے

غضب ہے تیغ قضا سے بچے ہیں فرقت میں
سپہر [illegible] ہو جائے

فروغ حسن نہ زائل ہو خط نکلنے پر
[illegible] کا خال ہو جائے

ہے معتقد قاتل یہ روح قتل کے بعد
الٰہی جوہر شمشیر جال ہو جائے

نظر کا تار ہے بیٹھے زلف چہرے پر
[illegible] حال ہو جائے

ہو مثل دولت حاتم چھپا ہے دولت حسن
[illegible] ہو جائے

[illegible] بھی مضمون معنی ہیں یار پہ
کفن بجھے مری گرد ملال ہو جائے

[illegible] وہ صبح تبسم [illegible] قتل [illegible]
لہو مرا بھی آب زلال ہو جائے

[illegible] فروغ [illegible]
خمیدہ جسم اگر ہو ہلال ہو جائے

[illegible] یار کا [illegible]
[illegible] چشم عدم کا وہ خال ہو جائے

[illegible] تصور [illegible]
یقین ہے دل کوئی وحشی غزال ہو جائے

الٰہی اسکو کبھی [illegible]
[illegible] کبھی گلرو کا گال ہو جائے

[illegible]
تو [illegible] عدم بھی خیال ہو جائے

وہ [illegible]
تو لب کو دیکھتے ہی لعل لال ہو جائے

زوال کے ہیں حقیقت میں ہوش وہ طالب
جو چاہتے ہیں کہ حاصل کمال ہو جائے

یہ جوش اشک سے آج مری چشم تر میں ہے
کشتی یہ چرخ جس سے مقام خطر میں ہے

اوس مہر کا خیال جو آنکھون مین ہی مقیم
[illegible] ع کا تار نظر مین ہے

جھومر نہین ہی جبہۂ پرنور یار پر
ایسے رخ و یکھہ عقد ثریا قمر مین ہے

ممکن نہین کہ جور ہو و مہر رخ مین جاگزین
کیونکر کرون یقین کہ وہ شمع گہر مین ہے

کہتا ہی اشک سرخ کو وہ شوخ دیکھکر
کیا لطف ہی کہ شعلۂ آتش گہر مین ہے

تیرا خیال ہی دل پر داغ مین مقیم
کیونکر قرار شمس کو برج قمر مین ہے

دکھلاکے نور شمع کٹاتی ہی اپنا سر
اندیشہ جان [illegible] ہنر مین ہے

انکار وصل سنتے ہی مردہ ہوا ہون مین
عالم چراغ گور کا داغ جگر مین ہے

بوسے سے اے ملیح ترے لب پہ کھلا
آمیختہ نمک بھی ضرور اس شکر مین ہے

ٹوکیا گیا کہ روح بھی تن سے نکل گئی
تن ہی وطن مین روح ہماری سفر مین ہے

[illegible]

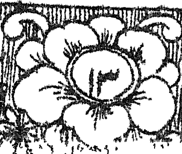
وہ سہی شمشاد قامت [illegible]
گل خورشید کی طالع سے بالا اختر گل ہے

چمن بھی چاہیے اوس سرو گل اندام کی الفت
ہوائے سرو قمری کو ہی بلبل کو سر گل ہے

ٹپکے کیون ابرو رخ سے نہ قطرے پسینے کے
چمن مین بلبلو دیکھو کہ شبنم نور گل ہے

عیان سرخی نہین اوس ساقی مخمور کے رخ سے
مئے گلرنگ سے لبریز گویا ساغر گل ہے

صدا کیون ہر قدم خلخال سے آئی نہ بلبل کے
کہ اوسکے کفش پا کا گل سراسر ہمسر گل ہے



[illegible] مین کے
کہ تختہ اس زمین کا ہوش یکسر دفتر گل ہے



صاف یادِ رخ سے جان و دل ہوئے
آئینے یہ نذر کے قابل ہوئے

یوسفِ ثانی بنایا یار کو
حضرت صانع بھی نا قائل ہوئے

ہم عدم ہی مین تھے مجنون اسلیے
قیدی زندان آب و گل ہوئے

جل اٹھون کیونکر نہ مثل شمع مین
گرم وہ مجھ بن سر محفل ہوئے

یاد رخ مین جب چلے سوے عدم
مرحلے قرآن کی منزل ہوئے

خون سودائی کے یہ قطرے نہین
تیغ کے منہ پر بھی پیدا تل ہوئے

جمع ہین زخمون مین وہ پیکان تیر
سینے کے پہلو مین پیدا دل ہوئے

زاہدو کیون بت نہون ہمکو عزیز
سنگ مرمر کے ہمین حاصل ہوئے

چین پیشانی نیا خنجر بنی
دیکھنے سے جسکے ہم بسمل ہوئے

اشک سان چشم فلک سے گر کے ہم
خلعت و مال کے قابل ہوئے

لاغری ہلنے نہین دیتی ہمین
ہو کے تنکا لاکھ من کی سل ہوئے

گھر ہی یہ ہی کہ اک ہم رہ گئے
ساتھ والے داخل منزل ہوئے

۱۸۷

پارسا رہنا تمہین تھا ہوش اگر
دختر رز پر کسلیے مائل ہوئے

۱۴

چاہتا تھا پردہ ہو اُس روئے روشن کے لیے
باغ مین کانٹون نے لئے گل کے دامن کے لیے

گرد کلفت پر گمان کیمیا ہوتا گیا
خاک چھانی ہمنے جتنی یار پر فن کے لیے

جان دی ہی ہمنے خوشبوے لباس یار پر
ہی زمین عطر زیبا اپنے مدفن کے لیے

باغ کا جانا جو تو چھوٹے عزاخانہ ہوا باغ
نخل ماتم بلبلین ڈھونڈھین نشیمن کے لیے

یار کی زلف مسلسل مین ہین حلقے جسقدر
ایکون سب طوق ہین وہ میری گردن کے لیے

دانہاے خال کو کب تک رخ سے ہی گزند
کون کہتا ہی مضر ہی برق خرمن کے لیے

گل جب اس داغ دل پایا جو آئی بوے یار
ہی نسیم صبح قاتل شمع روشن کے لیے

راہ عشق زلف مین کیا خوف نکلا خط سبز
خضر سا سرکوب ہی اس راہزن کے لیے

رشتۂ الفت ہی لازم تار گیسو سے ہمین
سبحہ و زنار ہین شیخ و برہمن کے لیے

حال کمخواب آنیکا مینے بھی لکھ بھیجا ونہین
جب سنا کمخواب منگواتے ہین چکن کے لیے

جب اوٹھائی اس کمان ابرو نے دیوار حجاب
تیر چھوٹا اپنے نالے کا بھی روزن کے لیے

غم نہین تن پر نہو دست جنون سے ایک تار
اشک کا دامن ہی کافی پوشش تن کے لیے

ٹھنڈی سانسون نے ضرر کیا داغ پیشانی کو ہو
کیا ہوا سے ڈر چراغ زیر دامن کے لیے

۱۸۸ — ۱۰
معنی باریک ہم فرط نقاہت سے ہین ہوش
ہی زمین شعر کافی ہمکو مسکن کے لیے

ایجنون مجکو یقین ہی ضبط کی تاثیر سے
بیڑیان پہنون تو غل ہو پا نہو زنجیر سے

دیکھکر روتے مجھے جب ہنس پڑا وہ سبز رنگ
جل گیا نخل تمنا برق کی تنویر سے

گل کترتا ہی جو وہ یہ خط ترا ای شمع رو
کیون نہ ہم تشبیہ دین مقراض کو گلگیر سے

شیخ پابند شریعت ہم مقید عشق کے
ہوگئے دونون مساوی خوش اثر تکبیر سے

اوسکے ابرو سے ہر اک ہی شکل لالہ داغدار
طرفہ پھولا ہی چمن یہ جوہر شمشیر سے

مین وہ ہون پژمردہ پڑ جاے اگر سایہ مرا
نالہ پیدا ہو زبان بلبل تصویر سے

ناتوان ہون عکس کا گل ڈالکر قیدی کرو
کب نکل سکتا ہون تار سایۂ زنجیر سے

الفت کاکل نے کی مجکو عطا عمر دراز
ہاتھ اپنے آگیا یہ سلسلہ تقدیر سے

پہلے تھے نابود جب ہستی مین آئے کھل گیا
خواب یہ پیچھے نظر آیا ہمین تعبیر سے

۱۸۹ — ۵
گلشن مضمونکی شادابی سے ظاہر ہی یہی
ہوش نسبت ہی زمین شعر کو کشمیر سے

پوچھ اوس ماہرو مین عجب دلبری ہی
کہ سو جان سے مشتری مشتری ہی

ترا جلوۂ حسن دیکھا نرالا
کہ سایہ بھی خوبی مین شکل پری ہی

پسند آسمانی [illegible]
رقم [illegible] شان کا ہی عالی خطین [illegible]

[illegible] بر قمری [illegible]
[illegible] اور نامہ بری ہی

کاکل یار کی مانند ہی کیا یہ بھی دراز
پاؤن سے دشت مین توڑا ہی سر اوسکا اکثر
دیکھنے والے ہین اوس چشم کے مقدور ہی کیا
پھر سر کاکل شبرنگ ہوا اپنے سر کو

گر جو کاٹے نہین کٹتی شب ہجران ہمسے
کیون نہ کاوش سے کھے [illegible]
چار آنکھین جو کرے نرگس حیران ہمسے
آنس پھر رکھنے لگی شام غریبان ہمسے

[illegible] تازہ بہار خوبی
بیت دیوان جمالی کی [illegible] ہی لکھی
انتظار اوسکا جو تھا قبر کی زینت کے لیے
پھر ہی اپنے مقدر کا جو پھر ظالم نے
[illegible]
[illegible] طفل [illegible]
[illegible]

[illegible] پھرتے ہین گھبرائے ہوئے
[illegible] نظر آنے لگے گھر اوجڑے ہوئے
[illegible] نہین ہم [illegible]
[illegible] ہوئے
[illegible] اغیار کے [illegible] ہوئے
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہوئے

[illegible]

۱۹۲ — ماہ وخورشید جو دامن کو ہین پہیلائے ہوئے — ۱۶

چاہتے ہین یہ بدل روح نہ جانے پائے
درد اوٹھتا ہی کہ اب سانس نہ آنے پائے

جان پر کہیل گئے یاد جو آئی کاکل
ہمتو دم بہر بہی نہ یہ سانپ کہلانے پائے

جمع رہتے ہین جو داغونکے درم انجمن مدام
دل یہ عشاق نے پائے کہ خزانے پائے

غمسے دل خون ہوا پر تری محفلمین کبہی
ہم نہ ہمرنگ حنا رنگ جمانے پائے

یہ مری ضبط سے کہتے ہین تمہارے ابرو
زخم دل تیغ کا پانی نہ چرانے پائے

گم کرے یاد کمر کی جو مجہے عالم سے
تو پس مرگ وہ کیون خاک اوڑانے پائے

دلکی بیتابی نے جمنے نہ دیا دہیان اوسکا
نقش امید نہ کرسی پہ بٹہانے پائے

ٹکڑے ٹکڑے ہر الاشہ تہا جو ڈہونڈا سبنے
کہین سینہ کہین گردن کہین شانے پائے

پاؤن رکہین جو زمین پر یہ بتان مغرور
فتنۂ حشر کبہی سر نہ اوٹہانے پائے

ظلم گردون سے کبہی ہم نہ ہوے بہوک مین سیر
پائے وحشت مین تو زنجیر کو دانے پائے

لیگئے جلد سر قبر سے بہڑکا کے رقیب
خاک مین وہ نہ مری خاک ملانے پائے

مدد ای طول شب وصل کہ تا روز جزا
شب فرقت نہ مجہے آکے ڈرانے پائے

قیدی زلف مسلسل ہی رہے تا دم مرگ
ہم یہ زنجیر کسی دن نہ بڑہانے پائے

کہین پڑ جائے نہ آنکہہ اوس بت ہرجائیکی
کوئی صحبت مین طرحدار نہ آنے پائے

قتل سے نازکی یار نے رکہا محروم
وہ دم غیض بہی خنجر نہ اوٹہانے پائے



دن جوانی کے گئے ہی یہ مناسب ہے ہوش
جز خدا اب نہ کوئی دل مین سمانے پائے



دیکا کمر کا دہیان عدم کا نشان مجہے
دکہلائیگا خیال دہن لامکان مجہے

وحشت جو ہو بہار مین اے باغبان مجہے
موجین ہون بوئے گل کی نہ کیون بیڑیان مجہے

ہنستے ہین دیکہہ دیکہہ کے خرد و کلان مجہے
اس عشق نے کیا ہی گل زعفران مجہے

یار قد بلند بڑہاتی ہے جب الم — کہتے ہین لوگ لشکر غم کا نشان مجھے

ساکت ہین اوسکے سامنے رہتا ہون اسطرح — گویا خدا نے دی نہین مطلق زبان مجھے

ثابت کرونگا رشتۂ الفت کمر سے مین — ہونے تو دو فراق مین تم ناتوان مجھے

یہ رنگ دیکھتا ہون تو ہوتی ہی مجکو پند — ہی صفحہ جہان ورق بوستان مجھے

گو چپ ہون کہہ رہا ہون پر احوال زخم دل — کیا مثل تیر دی ہی خدا نے زبان مجھے

چشم عدم کے ڈورے کا تن پر ہوا گمان — جب ہیان نے کمر کے کیا ناتوان مجھے

گردش سے بعد مرگ نہین کچھ بعید یہ — ہو گنبد مزار بھی جو آسمان مجھے

مین تیرہ بخت ہونگا پریشان اگر کبھی — جانے گا پھر تو دیدۂ گردون ہوان مجھے

قائل نکیون ہون دید کا مین تجکو دیکھکر — حیرت بنا لے آئینہ جب جان جان مجھے

تو سر خرد عدو کو کرے پان دیکے جب — نشتر نکیون ہو بار رگ برگ پان مجھے

پہلو کا تیرے داغ ہون مین مثل آفتاب — تو پینا سمجھ کے ذرا آسمان مجھے

روز ازل سے تہا مین سیہ کار کیون نہ پھر — ملتا قیام کے لیے ہندوستان مجھے

پیچھے جو قافلے کے مین رہتا ہون ضعف سے — کہتے ہین لوگ گرد پس کاروان مجھے

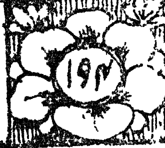
سمجہا مسیح بھی ہے مجھے گنڈا ابخار کا — جسدم تپ الم نے کیا ناتوان مجھے

قبضے مین آئینہ نہین زانوے یار کا — حق نے حلب پر آج کیا حکمران مجھے

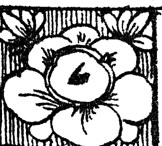
اعجاز کا مرے ہے سر سبز کیون نہ کہیت — جب محو کردے یاد لب نوخطان مجھے

ہو جائینگے وہ آپ ہی سیدھے بشکل تیر — کھینچے تو دے سپہر مثال کمان مجھے

میرے سکوت سے بھی عدو کٹتے ہین مدام — مثل زبان تیغ ملی ہے زبان مجھے



غبار الم پہیچے جو دم فکر جب یہ ہوش
پھر کیون زمین شعر نہو آسمان مجھے



عجب تغیر ہوے ہم ایسے ہوے دلدار بگڑے — هر دم دیدہ پر اس جرم مین تلوار پڑے

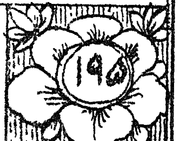
آیا سودے مین کسی زلف دوتا کا جو خیال
پا مین زنجیر کی جا جیب کے دو تار پڑے

چشم تسکین ہو کہان دیدۂ آہو سے اوسے
جو غم نرگس بیمار سے بیمار پڑے

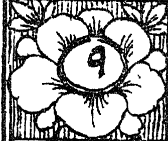
یہ خطا کی کہ تری زلف کو شب مینے چہوا
شاخ سنبل سے مناسب ہے اگر مار پڑے

رو کے شکوے نسے کرین آتش گل کو ٹھنڈا
بلبلون کو نظر اوس گل کا جو رخسار پڑے

اوس گلی مین نہین اک شمس و قمر سرگردان
ایسے پہرتے ہین ہان اور بہی وچار پڑے



ہوش اوس بت سے ہوا رشتۂ الفت مجکو
جاے تسبیح گلے مین مرے زنار پڑے



چمن مین ہو کے جب ہی ساقی مخمور تو نکلے
شکست رنگ گل سے بہی صداے ہای وہو نکلے

وہان تنگ ہے اوس گل کے کیونکر گفتگو نکلے
کھلے غنچہ نہ جبتک غیر ممکن ہے کہ بو نکلے

رہینگے حرف ہو کر منحرف سب اوسکے گہر والے
کہین قاصد نہ تیرے منہ سے حرف آرزو نکلے

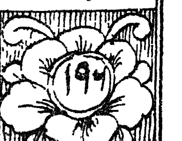
یہ چہوڑا ضعف نے بہر تلاش ماہرو جسدم
تو دلسے نالۂ شبگیر بہر جستجو نکلے

کرو باتین کہ چاک زخم دل یجان سلجاے
تمہارے رشتۂ تقریر سے کار رفو نکلے

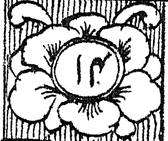
پرونے جو پروے اشک لعلی مردم دیدہ
انہین ناچیز سمجھے تھے مگر با آبرو نکلے

دم قتل اور بہی برہم کیا شکون نے قاتل کو
جنہین نور نظر گنتے تھے وہ اپنے عدو نکلے

ترے گیسوے مشکین کا ہی سودا کیا تعجب ہی
لہو بہی جو دم فصد اپنی رگ سے مشکبو نکلے



دل صد چاک مین تار مژہ کا جب خیال آئے
نکیون اے ہوش چاک دل کی تدبیر رفو نکلے



آگیا آج مرے گہر وہ دعا سے پہلے
بھر گیا کاسۂ مقصود صدا سے پہلے

اوٹھ گئے آتے ہی ہوئی شوق کی تحریک ایسی
کہل گئی دل کی گرہ بند قبا سے پہلے

مسّ جو اوس رخ کا ہی منظور تو ای درد جگر
رشتۂ انس بڑہا زلف رسا سے پہلے

وصل ہونے ہی نہ پایا کہ ہوا شادیِ مرگ
درد دل دور ہوا دارو دوا سے پہلے

ہا مین بت پیر مغان کو جو عرش مطلب
آئے آغوش تمنا مین دعا سے پہلے

ابھی گیسو نہ چہوٹے تھے کہ پھنسے دام مین ہم
کیون سزا ہمکو ملی یار خطا سے پہلے

اب یہ کیا ہی جو مرون بھی تو نہ لو تم کروٹ
زہر کے نام سے دیتے تھے دلا سے پہلے

لب ابرو تیرے نیرنگ کہاتے ہین نیا
جیتے مرتے ہین ہم اے یار قضا سے پہلے

پیچھے اوس عیب کہ لائی پھر تو منہ چڑھ لینا
اک ذرا سا متا کر لے کف پا سے پہلے

دولت حسن کے لینے مین نہ رہتے پیچھے
ہم بھی گھٹ جاتے اگر دزد حنا سے پہلے

چھٹے رہتے ترے دامن سے بھلا ہم کیونکر
خاک ہوتے نہ اگر یار فنا سے پہلے

یاد چہرے کو کیا نزع مین پھر مر گئے ہم
سورہ نور پڑھا ہمنے شفا سے پہلے

دیکھکر چہرہ رنگین کو شکستہ یہ ہوا
اوڑ گیا رنگ گل باغ ہوا سے پہلے

دہیان کاکل کا نہ آیا تہا کہ جاری ہوے اشک
مینہ برسنے لگا ای ہوش گہٹا سے پہلے

(۲۰)

[illegible]
کیون نہ گہرے بنے فصل کی بہار رہے

یہ صاف کہیے کہان پھر یہ خاکسار رہے
جب آپ ہی کے دل صاف مین غبار رہے

پری تو فضل خدا سے ہو تم مگر کیا لطف
ہمیشہ سر پہ جو غصے کا جن سوار رہے

خیال چہرہ رنگین مین کیون نہ بہین یہ دن
روان چمن مین نکسطرح آبشار رہے

مٹا دے جسم کو جب ضعف روح بھی ہو فنا
رہے نہ شہر تو کسطرح شہریار رہے

خدا کی شان کہ منت کی پہنین وہ زنجیر
جنون مین طوق ہمارے گلے کا ہار رہے

خیال زلف و دہن مین تمام عمر کٹی
لحد ہماری نہ کسطرح تنگ و تار رہے

فروغ داغ جگر مٹ کے یا خدا نہ مٹے
یہی چراغ ہمارے سر مزار رہے

پسینا جب رخ رنگین کا چھڑکے باغبان وہ
ہمیشہ کیون گل و بلبل مین پھر نہ پیار رہے

جو اہل فیض ہین اونپر رہی سختی عالم
زمان مین سنگ سے کب نخل میوہ دار رہے

ہمیشہ صحبت احباب مین کٹی مری عمر
عجب نہین ہی جو میلہ سر مزار رہے

اوٹھاکے سر جو چلے دھر مین ستم پیشہ
فلک کیطرح وہ کیونکر نہ شرمسار رہے

بناؤ منہ نہ برا موے خط نکلنے سے
بگاڑ کیا ہی اگر پاس گل کے خار رہے

اثر یہ الفت کاکل دکھاے وقت سخن
کہ منہ سے بات نکل کر بھی پیچدار رہے

مقیم ہونے کو تیر نظر سے ہم کہین کیا
رہے بھی وہ تو یقین ہی کہ دل کے پار رہے

یہ چھیٹ اوڑکے پڑے تیرے رنگ و روغن کی
گل چمن تری صحبت مین گو ہزار رہے

سیاہی کم ہو کاکل کی رہنے سے رخ پر
عجب ہے حافظ قرآن گنہگار رہے

طریق نشۂ مے مین یہ دہیان لازم ہی
کہین چڑھاؤ رہے تو کہین اوتار رہے

خدایا آنکھ نہ پھیرے وہ فتنۂ عالم
رہے بلا سے جو برگشتہ روزگار رہے

۲۱

اثر ہی جام خرابات دھر مین اولٹا
یہان جو ہوش ہو بیہوش ہوشیار رہے

روان فراق مین اشک نگاہ فنا ہو جاے
شکست دل کی صدا چاہیے ذرا ہو جاے

رقم اگر دل نادان کا ماجرا ہو جاے
صریر کلک نکیون صور کی صدا ہو جاے

چراغ حسن صنم ہی زمانے مین روشن
ہوا زوال کی کہدو ابھی ہوا ہو جاے

وہ پائین مرتبہ جن پر پڑے ترا سایہ
پری کا سایہ وہین سایۂ ہما ہو جاے

پڑے ہے خیال جو گیسو کا عین رونے مین
تو میری آنکھ کا پردہ ابھی گھٹا ہو جاے

جھکاؤن سر کو مین محراب تیغ قاتل مین
قضا نماز ہوئی ہے یہین ادا ہو جاے

فراق یار مین مرتا نہین مین اس ڈر سے
کہین رقیب کا حاصل نہ مدعا ہو جاے

سما دکھاے نکیون اوسکی بزم روشن کا
چراغ گور مین روشن جو داغ کا ہو جاے

زبان وہ اپنی مرے منہ مین دی جہین بات
نبات کا مجھے حاصل نکیون مزا ہو جاے

چمن سے جاے جو تو خار غم کرے یہ خلش
کہ ٹکڑے ٹکڑے ہر اک پھول کی قبا ہو جاے

ردائے اشک ملے یا غبار کی چادر
غرض یہ ہے کہ کفن کچھ برا بھلا ہو جائے

وہ پہلے قتل سے کرتے ہیں سنگسار مجھے
کہ تیز اور ذرا خنجر جفا ہو جائے

پڑے چلیں جو توکل کا ہم فقیروں میں
بجائے سکۂ زر نقش بوریا ہو جائے

ہنسی میں پھول جھڑیں اونکے نہ سہم کہیں
گلوں سے صحن چمن دامن حیا ہو جائے

یہ آب خنجر جلاد ہی عجب پانی
کہ تشنگی رہے موجود تر گلا ہو جائے

تو اپنے منہ سے نہ کہہ مشک اپنے گیسو کو
دہن کہیں نہ ترا نافۂ خطا ہو جائے

وہ سنگدل رہے دل میں خدا کی قدرت ہے
مقام جلوۂ بت خانۂ خدا ہو جائے

بہت ہے وصل کی خواہش مگر یہ ڈرتا ہوں
کہیں نہ بیچ میں پردا تری حیا ہو جائے

چلے وہ فتنۂ عالم جو یار کی رفتار
تو جانے گنج شہیداں میں کیا سے کیا ہو جائے

کہیں درازی کاکل نہ یہ کرے اندھیر
کہ بڑھتے بڑھتے ہمارے لیے بلا ہو جائے

۱۹۹ ۲۰

ذرا جو وصف کف پاے یار ہو تحریر
تو ہوش سب قلم ہی چراغ پا ہو جاے

شعلہ رو کیا ہی ترے کشتے کی توقیر ہوئی
سب حسینوں میں بٹی خاک تو اکسیر ہوئی

سیدھی ہی راہ عدم اولٹی جو تقدیر ہوئی
کارگر کچھ بھی فلاطوں کی نہ تدبیر ہوئی

ہوکے زخمی ہی رہا چشم کا صیاد کا دھیان
یہ پری مردمک دیدۂ نخچیر ہوئی

وہ دکھائیں جو نہ جلوہ تو ہوں کچھ ہی نہیں
میری صورت نہ ہوئی عکس کی تصویر ہوئی

قبضہ ابرو نے کیا ہے ترے اک عالم پر
اے شہ حسن یہ شمشیر جہانگیر ہوئی

زلف کے دھیان میں سر ہوتی ہے آہ سوزاں
شمع ساں زیب دہ خانۂ زنجیر ہوئی

یار سے پہلے نکیوں خلقت یوسف ہوتی
خواب تھا ایک وہ یہ خواب کی تعبیر ہوئی

ہم ہوئی تیغ تری آکے گلے تک قاتل
یہ پری شیشۂ دل میں بھی نہ تسخیر ہوئی

دل میں رہنے لگی ہر دم طلب زلف صنم
بڑھتے بڑھتے یہ ہوا عرش کی زنجیر ہوئی

دہن تنگ کا جب ذکر زبان پر آیا
بات اولجھکر شکن ہمین تقریر ہوئی

قاصدا دیکھتے ہی نامے کے بگڑا وہ شوخ
سلسلہ برہمی یار کا تحریر ہوئی

ہین سیہ بخت پس قتل بھی بیباک ہا
خون کی بوند بھی خال رخ شمشیر ہوئی

حسن پابند بیان کسلیے ہے اے گردون
کیا اوسے موج صفا پاؤن کی زنجیر ہوئی

جب وہ غیرونسے ہنسا جلنے لگا خرمن عیش
در دندان کی چمک برق کی تنویر ہوئی

اے غم ہجر لگا گھومنے سر گردون کا
گریہ و سوز جگر ملکے جو تسخیر ہوئی

لب جان بخش مقرر ہین شفا کی آیت
مستی اون ہونٹونکی ہمرتبۂ تفسیر ہوئی

جو سکر روح ہین ہوتے نہین گاہے وہ خجل
آہ کی شمع کو کب حاجت گلگیر ہوئی

کشت پر تازہ مضامین کی پڑا ہے پالا
دیکھنا سبز زمین شعر کی کشمیر ہوئی

زردی رنگ نے وحشت مین کیا مجکو غشی
پہنی جب مینے سنہری مری زنجیر ہوئی

۲۰۰ ۱۳

پتلی جاتا مجھے آنکھونکی ہر اکنے اے ہوش
سرمۂ چشم جو خاک در شبیر ہوئی

ہو رندون پر نکیون رحمت خدا کی
جنہون نے حور جنت تک نہ تاکی

نہ گاہے وصف گیسو مین خطا کی
بلائین بیچیے فکر رسا کی

کشاکش کچھ عجب دنیا مین پائی
گھٹا کی عمر تو غفلت بڑھا کی

نہ آئی ہجر جانان مین تو جانا
ہماری موت نے شاید قضا کی

جسے مخلوق کہتی ہے قیامت
وہ اک شوخی ہے چشم فتنہ زا کی

کبھی پائے نظر ٹھہرا نہ میرا
تلاش اسنے نہ کی تھا نسرا کی

بگڑتے صورت لف آپ ہین کیون
خطا بتلائیے تو ہمنے کیا کی

سوا اپنے ادا و ناز و غمزہ ہے
عدو کو دو یہ رنگین ہین سوا کی

ہنسے گا باغ مین گل یون جو بلبل
گرہ کھلجائیگی بند قبا کی

مرض جاتا رہا دیکھا جو تو نے ہوا جلوہ مجھے آیت شفا کی
رہوں آنکھوں میں اوسکی زار ہوکر اگر قسمت ملے مجھکو حیا کی
گرے جس جا نہ اوٹھے پھر وہانسے روش ہے نے اوڑائی نقش پا کی

۲۰۱ جو پیسا سنگ فرقت سے ہمیں ہوش
تو خون ہو کر بنی رنگت حنا کی ۱۴

کیوں صفائی پہ نہو دل کدورت تیری سورۂ نور ہو جیسے دہر میں صورت تیری
واں قتل ہوئی یار نزاکت تیری تو ل کر رہ گئی تلوار کو ہمت تیری
تو ہی بتلا کہ نہیں ہے جو یہ حکمت تیری کسطرح مظہر کثرت ہوئی وحدت تیری
اے صبا زلف سیہ فام کے سر چڑھتا ہے کہدے سنبل سے کہ کیوں آئی ہے شامت تیری
ناتوانی مری مجھسے کہیں بہتر ٹھہری کہ چلی ملتی ہوئی اوس سے نزاکت تیری
ایک دن بھی نہ کیا مصرعۂ ابرو سیدھا ہمنے اے آہ مگر دیکھ لی جرأت تیری
زیر فرمان ہیں تیرے جن و بشر حور و ملک تو وہ آدم ہے کہ ثابت ہے خلافت تیری
تیرا سایہ ہے جسے کہتے ہیں خورشید فلک کہہ رہی ہے یہی عالم میں صباحت تیری
ڈنکے تو ہجکو ں سکے بجنے لگے فرقت میں کہہ تو اے موت کہ کب آئیگی نوبت تیری
آتش ہجر سے کشتہ ہوے غمسے چھوٹے اپنے حق میں ہوئی اکسیر عداوت تیری
ہم ہی عشق سے ہیں مست ہمیں چھیڑ نہ تو محتسب ہوش میں آگیا ہے حقیقت تیری
تو جو تصویر ہوا شکل مراد آئی نظر آئینہ صاف ہمیں ہوگئی حیرت تیری
پھر تو پتلی ہے مجھے آنکھوں کی سمجھتے مردم ہوتی جو عین کرم چشم عنایت تیری

۲۰۲ چھوڑتا کیوں نہیں تو خون جگر کا کہانا
ہوش کیا ہے کہ جو بہرتی نہیں نیت تیری ۱۹

کہہ نرالا سب سے رنگ گلشن ایجاد ہے ہر کہیں سنبل پریشان تو کہیں گل شاد

باغبان بلبل بھی گرم نالہ و فریاد ہے | کیا تر و دہی گلو نکا دل اگر فولاد ہے
خاک بھی ہو کر یہ چکر ہے کہ ہوں میں گرد باد | خاک وحشت پر پڑے مٹی مری برباد ہے
جیسے دیوانے ہوئے سارے خلش و [illegible] | خار صحرائے جنون ہی نشتر فصاد ہے
عشق نے میں تجلی کی گھٹا پایا ہے مجھے | لن ترانی کی صدا ہو سی مری فریاد ہے
سحر کیا ہی مرغ دل کا [illegible] کہتی ہے کیون | دام کیا ڈالے ہیں تیری آنکھ کیا صیاد ہے
[illegible] پستہ بادہ نوشی شوق سے | بڑھ کے کہتی ہے گھٹا رحمت کی امداد ہے
[illegible] | میں نیا مقتول ہون قاتل نیا جلاد ہے
جلنے کو ہمراہ آمادہ [illegible] | ہر مہینا اس برس ہمکو مہ خورداد ہے
[illegible] | طالب شانہ کہیں بھی طرۂ شمشاد ہے
اسطرح [illegible] | چرخ پر جیسے مہ نو خلعت استاد ہے
جس نے جانے کا کیا قصد اوسنے [illegible] جان دی | ای گلو کوچہ تمھارا جنت شداد ہے
[illegible] | کیون چھٹیں مر کر بھی ہم ہاں قید بے میعاد ہے
ناتوان [illegible] تعلق [illegible] | کیا تن لاغر خط پیشانی آزاد ہے
کون سا کان ملاحت غسل کرنے کو ہے آج | کیون زبان مرغ پر شور مبارکباد ہے
ای کبوتر ناتوانی کی تو کیا مے گا خبر | نامہ بر اپنا تو مرغ نکہت برباد ہے
استخوان تن گھلا کر کیا گئی ہے جیسے شیر | تیرا شیدائی بھی ای شیرین [illegible] فرہاد ہے
[illegible] بعد قتل | غسل میت کو یہ آب خنجر جلاد ہے

[illegible]

عدو جو ہوئے تو کیا غم ہے اک جہان ہو جائے | مگر وہ خوش ہون مرا تذکرہ جہان ہو جائے

جو نظم حال جفا کا تری بتان ہو جائے
زمین شعر بہی پہر کیون نہ آسمان ہو جائے

ہون ساتھ خبر کے طی سات دن جدائی مین
الٰہی نام مرے فتح ہفتخوان ہو جائے

وہ زرد رو ہون کہ دلمین جمی جو کشت امید
تو ہوتے ہوتے ہری شک زعفران ہو جائے

بیان وصف دہان کمر جو پائے عروج
تو صاف کرسی ہر حرف لامکان ہو جائے

اسی کو کہتے ہین الفت یہی تعشق ہے
کہ کہہ سکون نہ برا گو وہ بدزبان ہو جائے

بڑہی ہے نانکی اونچی کہ لاغری میری
نظر اوٹہا کے وہ دیکہین تو امتحان ہو جائے

وہ منہ چہپا مین تو چمکے نکیون یہ داغ جگر
عیان قمر ہو نکیون مہر جب نہان ہو جائے

جو سر جہکے خم ابرو مین نالہ سر کیون ہو
پس نماز بہلا کسطرح اذان ہو جائے

جو دیکہین جلوۂ قاتل تو ہنس پڑین سب زخم
وہ کہیت چاندنی کا کشت زعفران ہو جائے

نکالے ہاتہ جو مرا جنون ہوائے گردون
ابہی یہ دامن خورشید دہجیان ہو جائے

ملائے الفت شیرین دہن مین محنت کر
کہ جوے شیر ہر اک گل کا استخوان ہو جائے

بہے گلون کا تصور جو حال کہتے ہین
تو بوستان خیال اپنی داستان ہو جائے

کہین وہ بام پر آئین تو نالہ ہی دیکہے
نکلکے پہر تن زار نردبان ہو جائے

مین بلبل گل خسار ہون عجب کیا ہے
جو نخل طور پہ اے ہوش آشیان ہو جائے

جو ہم پہلے ہی یہ زلف جانا سے جدا کرتے
تو کیون ہوتے پریشان گیسوے شب فرقت کا گلا کرتے

ہم اپنی عمر زیر سایۂ ابرو بسر کرتے
مناسب تہا جو سر دیکر مہم عشق سر کرتے

شب فرقت مین یہ تارے دکہاتے ہم کو کیا آنکہین
جو پیش آتے تو آہون کے شرر زیر و زبر کرتے

نہ کیونکر صندلی دستے کا خنجر اونکو لا دیتے
کسی صورت تو آخر ہم علاج درد سر کرتے

جو بہتی وحشت دل عین رونے مین تو اے مردم
مثال مردم دیدہ تری کا ہم سفر کرتے

عنایت پر ہی اونکی انحصار اپنی بہی ہمت کا
وہ سر تیر نظر کرتے تو ہم سینہ سپر کرتے

وہ مردم ہین کہ گم ہوتے ہین ہم بھی ناتوانی کر
اگر ہم چاہتے تو دیدۂ عنقا مین گھر کرتے

دہان سے جیب تو پھرتا تو اپنی طائر جان کو
روانہ جو نہ ہم کرتے تو کیا اپنی نامہ بر کرتے

چرانا آنکھ کا ہوتا نہین منظور جو اونکو
تو پھر وہ کیون دہر ہر بار روز دیدہ نظر کرتے

تمنا بھی کمر ہوتا حشر برپا چال سے اونکی
ذرا ہم بھی مقابل ہو کے داغ جگر کرتے

ہمین برگشتگی بخت سے ثابت ہے اے گردون
کہ جو نالے اثر کرتے بھی تو اولٹا اثر کرتے

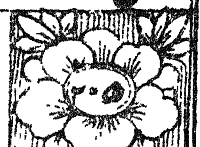
بڑھاپی اپنی گلو یاد کمر جو لاغری اپنی
تو بو ہو کر گل رخ مین تمہارے ہم گذر کرتے

وہ پھر ہی گئی دریا بہاتا رشک کے آنسو سے
اگر نالے مرے احوال سے اوسکو خبر کرتے

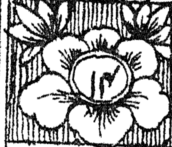
دم توصیف خنجر سی چلتی ہے زبان اپنی
عجب کیا نسر طائر کے بھی جو ہم قطع پر کرتے

اونہین یہ جادۂ ہستی عدم کا راستہ ہوتا
اگر ہو لے سے بھی خط سفلک یاد کمر کرتے

ثمر نخل تمنا سے وہ کیا اس لب مین پاتے
کہ جو اپنی زبان سے خود ہنر اپنا ثمر کرتے



کیون اے ہوش ہوتا نام اپنا دہر مین روشن
جو ہم بزم جہان مین شمع سان عرض ہنر کرتے



سرخ اوس شہری رنگ کے لب ہین پان سے
دو لعل ملکے نکلے ہین معنی کی کان سے

نکلی صدا یہ وقت غنا اوسکی تان سے
ناہید آج آئے اوتر آسمان سے

ہم ڈھونڈ لائین وصف کمر امکان سے
نکلے عدم کا پاؤن اگر درمیان سے

ہر پیچ کیون ہلال پہ ابرو کے دم سے
باہر یہ تیغ رہتی ہے ہر دم میان سے

کیا بات ہے کہ پڑھ چکے دفتر جفا کے وہ
حرف وفا مگر نہین نکلا زبان سے

پیری مین شعلہ آہ کا کیونکر بلند ہو
تیر شہاب سر نہین ہوتا کمان سے

تیوری چڑھائے تیغ برہنہ کیے ہوے
مقتل مین آ رہے ہین وہ کس آن بان سے

گوگالیون کی مشق ہے پر جیتتا ہے کون
آؤ زبان دیکھین لڑا کر زبان سے

اوس سنگدل کا وصف دکھائے اگر اثر
لین کام استخوان کا ابھی ہم زبان سے

لاغر وہ ہین [illegible] | [illegible] کبھی پاسبان سے

مجھ سخت جان پہ بار دگر ڈالیے نظر | یہ تیغ کند ہو گئی کیون ملکے سان سے

نقشہ کمر کا دل مین نکیون آج ہم جمائین | کل طی کرینگے راہ عدم کس نشان سے

موزون کرین جو وصف دہان و کمر کو ہم | لے دون کی ہر ایک غزل الامکان سے

[illegible]
[illegible] آسمان سے

[illegible] زلف تو ای مہر لقا رہنے دے | عالم حسن مین بھی صبح و مسا رہنے دے

یاد [illegible] بخش کی کہتی ہی | اپنی ای عیسی مریم تو دوا رہنے دے

[illegible] کبھی ہو شب ظلمت کی سحر | اپنے رخ پہ جو تو زلفون کو پڑا رہنے دے

[illegible] سلامت چہرہ | نہار ثابت نہ کوئی آبلہ پا رہنے دے

[illegible] حشر ہوا جاتا ہی | اپنے کوچے مین تو عشاق کو کیا رہنے دے

[illegible] کھنچا مین غبار | ہڈیون کو بس مرون جو ہما رہنے دے

[illegible] زخم سے ای قاتل | ابھی کچھ دیر تو تیغ جفا رہنے دے

[illegible] تو پڑ جائیگی وہ سیدھی نظر | چشم دل چاہیے انسان کو وا رہنے دے

[illegible] نہین چمن خار اگر وہ گل ہی | باغبان تو مجھے دامن سے لگا رہنے دے

[illegible] | کیون نہ پہر میان مین تیغ ادا رہنے دے

باغبان [illegible] بلبل | غنچے گلزار مین جو باد صبا رہنے دے

[illegible] دنبالے سے | پڑی ہر دم بیمار عصا رہنے دے

[illegible] آتا ہی بہشت | اپنی آنکھون ہی تک ای یار حیا رہنے دے

سبز بوس کی ای گل [illegible] | پہر دونون کشت تمنا کو ہرا رہنے دے

[illegible]

۲۰۷ اپنے عشرت کدہ مین ماہ لقا رہنے دے ۱۳

موجب استغنا کا حال رخ کی الفت ہوگئی — ایک دن انسے ہماری سیر نیت ہوگئی

اندنون نظم اوس قد موزون کی مدحت ہوگئی — تو زمین شعر مین برپا قیامت ہوگئی

ہجر ساقی مین برنگ خلد میخانہ چھپا — اپنے حق مین دختر رز حور جنت ہوگئی

جیب کا پردہ بھی اونکو بیچ سکتے ہم نہین — ترک [illegible] قلم رسم وکتابت ہوگئی

آنکھین کھلائیگی کیا یہ گردش لیل و نہار — اب ادھر اوس شوخ کی چشم عنایت ہوگئی

گھر کیا حیرت نے یہ مجھمین کہ آئینہ بنا — میری صورت اندنون صاف [illegible] ہوگئی

اہل دنیا کو جگایا خفتگان خاک نے — بند آنکھین دیکھکر وا چشم عبرت ہوگئی

شکل یاس آئی نظر جب ہوسے ہرگز نہ صاف — بیٹھتے بیٹھتے آئینہ اونکی کدورت ہوگئی

زلف نے ہٹکر بتایا مصحف رخسار کو — دیکھنا کافر سے بھی ہمکو ہدایت ہوگئی

ذکر بھی کیا یوسف مصری کا [illegible] ہوا — تیری اے شیرین سخن جب دن سے شہرت ہوگئی

طاق ابرو کے تصور نے کیا آخر یہ حال — ہوگیا جھک کر کمان دین طاق طاقت ہوگئی

ناموافق باغ عالم کی جو ہے ہمکو ہوا — گل پس مردن بھی اپنی شمع تربت ہوگئی

۲۰۸ [illegible] سے یاس بھی ۱۵

ہوش [illegible] جنون تیری بدولت ہوگئی

[illegible] کارگر نہ ہوئی — شب فرقت کی تو سحر نہوئی

کب وہ تیغ نگاہ سپر نہوئی — کب یہان داغ کی سپر نہوئی

رہگیا دود آہ اوٹھ اوٹھکر — زلف کے لام پر طرہ نہوئی

ہم تو گم ہوگئے تجسس مین — رہ عدم کی ہوئی مگر نہوئی

کشتہ شعلہ رو تھا اے گردون — خاک کیون میری خاک زر نہوئی

کب نہ چکر رہا کلکے ہمین — پھینک کسدن [illegible] نہوئی

روح کا جور سے رہا جھگڑا
دیکھے سر ہی مہم یہ سر نہوئی

جنکے غم مین بہا دیا دریا
بس مرگ اونکی چشم تر نہوئی

ہی عجب نخل غم کی شاخ یہ آہ
کہ کسی روز بارور نہوئی

قد بالا کا وصف پھل نہ سکا
یہ زمین آسمان پر نہوئی

اوڑکے پرزے گئے گریبان کے
تیری حاجت تو نامہ بر نہوئی

اوسکا خنجر کبھی گلے نہ ملا
عید اک روز بیکے گھر نہوئی

دیکھتے ہی ترے اوٹھا غوغا
اک قیامت ہوئی نظر نہوئی

روز کہتے وہ قتل عالم پر
یہ بھی حکمت ہی جو کمر نہوئی

ہوش اس دل ابتک تیری غفلت ہے
کیا کوئی دل خبر نہوئی

[illegible] نہین مجھے
کیا تخت اوسکے کوچے کا تحا نہین مجھے

اب چھپا نہین کوئی بھی کھٹکا نہین مجھے
کب مثل خار پاس وہ رکھتا نہین مجھے

[illegible] مین کھیلتا نہین کسدن مین جانپر
کس روز جانتا وہ تماشا نہین مجھے

[illegible] وصال کی شب ہی عدو مرا
بجتا گجر ہی شام سے دھڑکا نہین مجھے

کس شب تمہارے پاے منور نہین دیا
کہیے تو کب ملا ید بیضا نہین مجھے

موتی [illegible] آنسو کے دم [illegible] ہین یا بہ
حاصل فراق یار مین ہی کیا نہین مجھے

[illegible] خطا وار کیون نہین
بے حکم چھو لون زلف کو سودا نہین مجھے

خواہش [illegible] مجھے وصف [illegible] کی تو آپنے
کانٹو نہین کیا ہوا جو گھسیٹا نہین مجھے

منہ [illegible] گر کہہ [illegible] ہے یہ
منظور ابتو خون بہانا نہین مجھے

دل جو دیکھو [illegible] مین کیونکر [illegible]
کیا آبروے ابر گھٹانا نہین مجھے

[illegible] مین [illegible] نہین کسدن [illegible] چھری
تکبیر کب یہ قلقل مینا نہین مجھے

۲۱۰

قادر اگرچہ ہوش ہر اک نظم پہ ہون مین
لیکن خدا کے فضل سے دعوی نہین مجھے

۲۵

بڑھے جو گلو نسے وہ رنگ و بو مین رہے
تو بلبلو نسے نہ کم ہم بھی گفتگو مین رہے

دل اپنا کیون ہوس وصل سادہ رو مین رہے
کہ آئینہ کی یہ آئینہ جستجو مین رہے

وہ چاہین قتل ہی کرنا تو ہم رہین محروم
اولجھ کے تیغ کا ڈورا رگ گلو مین رہے

غرض ہے کیا وہ نہین کیون خون لین گردن پر
اگر نہ جذب نہانی مرے گلو مین رہے

بھری ہوئی ہی تمناے وصل رگ رگ مین
عجب نہین ہی جو خنجر چمٹ گلو مین رہے

سیاہ کاری اعمال سے نہین کچھ دور
کہ سرمہ جو دم پرسش مرے گلو مین رہے

غبار دھو نہ سکے اوسکے دل کا ای مردم
ہمیشہ دیدہ تر فکر شست و شو مین رہے

وہ آفتاب جو مے دے تو ہم ہین اتنی
کہ درد تک بھی نہ باقی ذرا سبو مین رہے

جو دختر رز کو نہ منظور پردہ داری ہو
تو کیون نہ خم مین رہے شیخ کیون سبو مین رہے

وہ دن بھی آئے کہ زنجیر زلف پاؤن مین ہو
کسیکے ہاتھون کا طوق اپنے گلو مین رہے

برستے بارہ مہینے رہے یہ دیدۂ تر
گھٹا سے گھٹ کے نہ اک دن آبرو مین رہے

چراغ زیست کو جب جانین گل کرین اہل دل
ہوا بھری ہوئی داماں آرزو مین رہے

گلونکی یاد مین یہ ناتوان ہوا ای بلبل
کہ کوئی فرق نہ تجھمین نہ اونکی بو مین رہے

عجب یہ نقطۂ دل کی نہین شرارت سے
جو خال بنکے کف دست شعلہ خو مین رہے

ہمارا کاسۂ مقصود پر ہوا نہ کبھی
مدام آرزو سے ترک آرزو مین رہے

وہ بد نصیب ہین جو زخم دلسے بھی کوئی
نفس کا تار اولجھ رشتۂ رفو مین رہے

کسیکی زلف کا ہی دہیان بخیہ گر ہمکو
عجب نہین ہی جو بل رشتۂ رفو مین رہے

جو بیت ابروے مہوش کا وصف ہو موزون
چڑھا ہلال کے مصرے سے آبرو مین رہے

تڑپکے کیون دل مضطر نکل گیا اپنا
اگر وہ شبکو نہین پہلوے عدو مین رہے

فروغ پائین نہ ملنے مین یہ بھی صورت مہر
نور ابھی مہر جو ہر ایک ماہ سے ہر دین رہے

جو پان تمہارے کو دیکھین تو نکتہ سنج ذرا
تو پھر کلام نہ اونکو کبھی خلو مین رہے

شگون بد ہی تمہاری کمر کا خال سیاہ
ہو کیا امید گرہ جو کمر کی مسند مین رہے

تھمے نہ اشک داخل ہوئے حضوری مین
نماز پڑھ چکے احباب ہم وضو مین رہے

روانہ باد بہاری جو ہو نوائی بلبل
فغان بلی ہوئی آواز طنبرہ مین رہے

٢١١

وہ کیا ہو گردش بلبل و نہار کا [illegible]

[illegible] شعر [illegible] زاہد [illegible]

کیون [illegible] سے [illegible] ہے
کیا [illegible] کی آہ بسم اللہ ہے

جہان نکلتے ہین کیون کنوین ہم اپنی فرشتو [illegible]
اندون [illegible] یہ غضب کی ہمکو چاہ ہے

دنیا [illegible] سے عدم اوسکی نگہ کے درمیان مین
جو نظر آیا نہین وہ اپنا از اور راہ ہے

ہم [illegible] شکر تیری فرقت مین ای شاہ حسن
فوج اشک و لشکر غم اپنی ہی ہمراہ ہے

[illegible] تو کہہ اوٹھتے کبھی
بت دہن کہتے ہین یہ جھوٹی مگر افواہ ہے

[illegible] شکیب کا شاید غیر نے
بے سبب یون آج [illegible] واہ ہے

وہ اگر عاشق [illegible]

کیون ہو غم [illegible]

یا [illegible] جو ورا انجم مقتدر آئے
پھر تو ہر رات وہ مہ پارہ میرے گھر آئے

[illegible] کہ عالم کو ڈبو دین دم مین
ابر دو کھونٹ مقابل جو سمندر آئے

[illegible] خدا نے جو یہ بخشا تھا اثر
تھام کے کیون وہ کلیجہ میرے گھر پر آئے

موت آ [illegible] تو بہتر ہی بلا سے چھوٹے
پر کسی پر نہ کسیکا دل مضطر آئے

لطف [illegible] شب ماہ مین وہ ہو میرے پاس
اور گردش مین مے حسن سے ساغر آئے

یہ تو ممکن ہی نہین لت کی الفت چھوڑون
آنے دو کوئی بلا جو مرے سر پر آئے

طائر جان کو نہ اسپر سے کرین کیون قربان
کوئے قاتل سے سلامت جو کبوتر آئے

مرہم داغ جگر دیدہ ہو جسکی ہمکو
چین وسواس سے پہر چہوٹ کے کیونکر آئے

دیکھنے کو بہی تماشا جو نہ باہر آئے
اوسکے دروازے پہ پہر کیا کوئی مضطر آئے

٢١٣

حضرت ہوش قدم رنجہ اگر فرمائین
پہر پڑے دہوم دکن مین کہ سخنور آئے

١١

سبزۂ خط پہ رہی آنکھ حسینون کی مدام
حسن کے باغ مین چرتے رہے آہو کانٹے

نیک بد ہوتے ہی آئے ہین برا کسکو کہین
باغبان پہول جو خوش وہین تو بدخو کانٹے

خلعت سرخ عطا کیون نہ کرین آبلہ پا
مژۂ یار کی دیتے ہین اونہین یو کانٹے

اثر نالۂ موزون ہوا گر اے مجنون
کیا تعجب ہی جو ہو جائین سخنگو کانٹے

ناتوانی نے کیا ہی مجہے گم وحشت مین
کیا مرے آبلون پر پائینگے قابو کانٹے

عاشقون پر یہ کیا کرتے ہین بیفائدہ ظلم
بوتے ہین حق مین عبث اپنے پرو کانٹے

اسی خیال مژۂ یار نیا گل پہولے
نظر آئین چمن داغ مین ہرسو کانٹے

باغ عالم مین اگر چہیڑتے گل رو نہ ہمین
تو نہ کہتے کہ ہین اس باغ مین ہرسو کانٹے

اک زمانے کو کیا جب مژہ نے لاغر
نظر آنے لگے اب دہر مین ہرسو کانٹے

باغبان روز ازل سے ہی گل و خار کا ساتھ
اک کنارے کو نہ گل پائے نہ اک سو کانٹے

اہل اسلام [illegible] ہوش نہ کر ذکر بتان
بستر عیش پہ اپنے نہ بچہا تو کانٹے

١٤

مخمسات

تضمین غزل استادی جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک سید منشی مظفر علی خان بہادر بہادر جنگ آسیر مرحوم لکہنوی

بے غذا زیست بسر کب تک بشر کرتے ہین
ہر سحر دامن دل خون مین تر کرتے ہین
اس مہم کو ہمین ہین ایک کہ سر کرتے ہین
رشک کے فرقت مین ہر اک شام سحر کرتے ہین
زندگی عین تلاطم مین بسر کرتے ہین

زندگی ہجر مین شاہانہ بسر کرتے ہین
واہ ہم احسان کا ہر ایک پہ در کرتے ہین
ماہ کو سیم عطا مہر کو زر کرتے ہین
یاد ابرو مین روان اشک اگر کرتے ہین
دامن تیغ کو لبریز گہر کرتے ہین

آکے دنیا مین نہ پایا کبھی دم بھر آرام
دور کرتا ہی رہا جام الم اسمین تمام
حق تو یہ ہی کہ ٹھہرنے کا نہین ہی یہ مقام
منزل دہر نہین ہمسفرو جاے قیام
تم چلو یا نہ چلو ہم تو سفر کرتے ہین

رہرو سخت کڑے کوس ہین اس منزل کے
حق جو ہو بات چھپائے سے وہ کسطرح چھپے
مثل نقش کف پا بنکے سر کش کیسے
چشم عبرت ہو تو مرنے نہین کم واعظ سے
مرگ اک دن ہے یہ زندون کو خبر کرتے ہین

ہجر جانان مین ہر اک پہ ہی نئی اک افتاد
کوئی کہاتا ہی غم سخت مثال فرہاد
نوش کرتا ہی فقط خون سے کوئی ناشاد
ہی یہان جاے غذا خال رخ یار کی یاد
ایک دانے پہ ہم اوقات بسر کرتے ہین

مل کے ہم اونسے کسی سے بھی نہین ملسکتے
ذکر ملنے کا ہی کیا دیکھنے مین ہین خدشے
خوف یہ ہی نہ کہین بنکے ہماری بگڑے
دیکھنا غیر کا کیسا کہ ہم اونکے ڈر سے
چھپکے نظارۂ خورشید و قمر کرتے ہین

کھل گئے دیکھتے ہی گل کیطرح غنچہ دہن
اپنا ہر صبح و مسا تہا یہی پہلے تو چلن
ساتھ ہم ہو لیے یون جیسے کہ ہو سایۂ تن
نور وحدت نے کین جسپر و رسے آنکھین روشن
تو ہی آتا ہی نظر جسکو نظر کرتے ہین

منہ مین جو آئے کہو اور یہ خاموش رہین
کچھ تعجب نہین اسکا ہی اگر ہوٹ بہین
ہو کے معشوق کڑی ہر کس و ناکس کی سہین
ہی بجا سخت اگر بہ ہنون تمکو کہین
بت جو خاموش ہین اللہ کا ڈر کرتے ہین

سبکو اک طور کی گردش ہی تہ چرخ کہن
دیکھلے وہ جسے باور نہو حق حق یہ سخن
اپنا اپنا ہی مگر منزل ہستی مین چلن
راہرو دونون ہین زاہد ہو یا تر دامن
یہ تری کا تو وہ خشکی کا سفر کرتے ہین

اوسکو پوچھا دو خبر یہ کہون کیون یار رونیسے
بڑھ کے پڑتے ہین گریبانکے سب بخیار رونیسے
تار برقی ہی یہان آنسوؤنکے تار رونیسے
کم یہ کاندھونکے فرشتے نہین ہر کار رونیسے
میرے احوال کی روز اوسکو خبر کرتے ہین

صبر کر اے دل بیتاب جو ہونا تہا ہوا
خاک ہو جائین ہم الفت مین اگر تو اونہین کیا
راہ پر آئین وہ اب یہ نہین ممکن اصلا
امتحان پیسکے جو سرمہ ہون تو ہون کیا پیدا
پہر گئی آنکھ ادہر کب وہ نظر کرتے ہین

اثر سوز سے خورشید سلگتا ہے مدام
ایک عالم مرے اندوہ سے ہی پر آلام
سنکے زاری مری شبنم کو بہی رونے سے ہی کام
دل تمہارا نہ پسیجے تو عجب کا ہی مقام
یہ وہ نالے ہین کہ پتہر مین اثر کرتے ہین

ہوش نے عشق کے اسرار کو جانا ہی اسیر
کہیل لڑکون کا نہین ہی یہ معما ہی اسیر
چشم دل وا ہو تو کوئی نہین پیدا ہی اسیر
پیچ و تاب دل عشاق تماشا ہی اسیر
یہ کبوتر وہ نہین ہین جو کمر کرتے ہین

(۲۱۵) تضمین غزل جناب شیخ امام بخش صاحب ناسخ لکھنوی

بیان ہی کیا حسن نازنین کا وہ غیرت افزا ہی ہر حسین کا
نہ پوچھو عالم دل حزین کا جو دیکھا اسکو نہو کہین کا

وہ جلوہ ہی چشم سرمگین کا کہ دم ہوا آنکھوں میں حور عین کا
یہ نور ہی روے مہ جبین کا کہ ہو مخجل چاند چودھوین کا
جو حلقہ ہی زلف عنبرین کا وہ ایک نافہ ہی مشک چین کا

بجا نوا دسکو پری نہ آدم ہوا ہی قہر خدا مجسم
نکیون ہو وہ دور حشر توام کہ کانپ اوٹھے ہین پیکر ہم
اگر ہی یہ بانسری وہ زلف پرخم تو ہی خط سبز خلق کو ہم
یہ ساعد نکا ہی اوسکے عالم کہ جسنے دیکھے ہوا وہ بیدم
نیام تیغ قضا سے بدرم لقب ہی قاتل کی آستین کا

چمن ہی ای باغبان وہ یا گل ہر اک ہی شیدا برنگ بلبل
ہی قد سے شمشاد کو تو بل پڑا ہوا ہی یہ کچھ تخجل
کہ جو خادم ہی بے تامل ہٹے نکیون اوسکے حسن کا غل
وہ چشم فتان ہی غیرت گل وہ زلف پیچان ہی رشک سنبل
عذار ہین تیرے شبہا ہست گلشن مین عالم ہی یاسمین کا

یہ بیر شامل ہی فصل ہر دان کہ غم ہی اپنی احتساب
نکیون ہو فرقت کا مجھپر احسان کہ پائے جسنے نئے گلستان
چلا جو وحشت مین بن بیابان تو کانٹے پائے کیسکے فرگان
زلیسکہ ہی جوش داغ ہجران ہوا ہر اک سینہ باغ رضوان
بنا ہے گلگشت جا غلمان خیال ہر تار ہی [illegible] بہین کا

جدا ہی جیسے وہ ماہ پیکر بنا ہی شعلہ یہ جسم لاغر
عیان نہین ہین آبلے بدن پر جھلکتے انگارے ہین سراسر
مسیح کہتے ہین ہو کے ششدر علاج کیونکر کرون مین مضطر
اگر مو بہا ہا یہ سمندر یقین ہی ہو جائے دم مین جلکر
سنا ہو جو آفتاب محشر گہر مند ہی داغ آتشین کا

خیال ہی اسکا اک اسیری کا ذرا نہین ہیان بندگی کا
ادا نہ جب حکم ہو نبی کا تو نکلے کیا طور مخلصی کا
پکڑ کے دامن مین عاجزی کا یہ ورد رکہتا ہون ہر گہڑی کا
برا ہو بدبخت عاشقی کا نہ دین ہی برباد یون کسی کا
بنا ہی عشق بتان نہین ٹیکا نشان سجدہ مری جبین کا

اسیر کیے فیض بیکرانسے ہر اک زمین بڑہ کے لامکانسے
یہ کہتی ہی رفعت بیانسے کہانتک ائی ہون مین کہانسے
غرض نہین ہوش امتحانسے مراد ہی فہم نکتہ دانسے
طمع ہی انصاف دوستانسے کہ اتنا فرمائین سب زبانسے
کیا ہی نازش سخن نے آسمانسے بلند تر رتبہ اس زمین کا



قطعات تاریخ

قطعہ تاریخ شہدائے فیض آباد ملک اودھ

ہوئے جو امر دین پر قتل ای ہوش — وہ جنت مین ہوے داخل کبھی کے
کہا ہاتف نے بہر سال او سدم — ہوئے سب سرخرو آگئے نبی کے

قطعہ تاریخ غدر ہندوستان

ہند مین کی ہی بغاوت فوج نے انگریز کی — ہی ہر اک بیچین جان و مال کے جانے سے اب
ہوش سے کہتا ہی ہاتف دیکھکے یہ شور و شر — کہہ یہ فتنہ ہی پہلے حشر کے آنے سے اب

قطعہ تاریخ وفات جناب مرزا محمد رضا خان برق المخاطب بفتح الدولہ بخشی الملک لکھنوی شاگرد ناسخ مرحوم لکھنوی

افسوس بے فروغ ہوئی آج شاعری — یعنی جناب برق نے بھی لی رہ بقا
ہاتف نے اونکے مرتے ہی ای ہوش بہر سال — وہ خرمن کلام پہ بجلی گری کہا

قطعہ تاریخ وفات قبلہ و کعبہ جناب نواب نیاز محمد خان مرحوم نبیرہ حافظ الملک حافظ رحمت خان شہید سعید والی سابق ملک روہیلکھنڈ

والد نے مرے وفات پائی — کس طرح نہ مین کرون بکا آج
ہاتف کہا مرے دل نے افسوس — اک سایۂ عاطفت اوٹھا آج

قطعہ تاریخ وفات مولوی جمیل الدین جمیل فرخ آبادی

جمیل نکوکار پاکر وفات — گئے خلد کو جب بصد ابتہاج
کہا یا دل ہوش رضوان نے تب — کہ افزون ہوئی زینت خلد آج

قطعہ تاریخ رحلت علی بہادر خان ابن نواب محمد امین خان مرحوم بریلوی

لی راہ جنان علی بہادر خان نے — بلبل کی روش کیے پدر نے نالے
ہاتف نے کہا یہ مجھسے رو کر ای ہوش — داغ پسری مین سال میت لکھ لے

قطعہ تاریخ رحلت نواب حامد علی خان حامد عرف چھجی میان بریلوی

حامدِ نیک ذات ہو کر فوت … خلد کا جانے ہی چراغ ہوا

ہوش ہاتف نے یون کہی تاریخ … سب محبون کے دل کو داغ دیا ۱۲۸۶ھ

قطعہ تاریخ رحلت جناب مخدومی حکیم محمد محسن علی خان جوش بریلوی

میرے محسن تھے اک محسن علیخان … کہ مثل اونکا زمانہ مین نہ دیکھا

طبابت کا سخن کا کچھ نہین ذکر … تھے اوصاف حمیدہ مین وہ یکتا

قصیدہ نعت احمدؐ مین لکھا وہ … ہوا جو بیت جنت کا قبالہ

لکھون وصفِ گلِ مضمون اگر مین … ابھی کاغذ یہ ہو گلشن کا دھوکا

رہا اخلاق سے اونکے ہمیشہ … ہر اک قربان پذیرا اعلیٰ و ادنیٰ

ولائے دل سے وقت واپسین بھی … درود و ذکر حق کا شغل رکھا

بنی تھی نور اونکی روح یکسر … اثر یہ نور طاعت نے کیا تھا

جدا قالب سے ہو کر خلد مین جب … ہوئی وہ روح انور جلوہ افزا

ہوا اے ہوش سال عیسوی مین … مجھے منظور تب تاریخ لکھنا

تو اوسکو دیکھتے ہی ہنس کے رضوان … چراغ خلد اچھا ہے یہ بولا ۱۸۶۳ء

جو لو اول سے ہر مصرع کے اک حرف … تو اوس سے سال ہجری ہو ہویدا ۱۲۷۹ھ

سر و آخر کا ہر مصرع سے لو حرف … تو سال فوت سمت سے ہویدا ۱۹۱۱

ایضاً

گئے خلد کو جوش جسدم تو اے ہوش … کہا مجھسے دل نے پئے سال ہجری

ہوئی تیغ فرقت سے بے سر مع جود … طبابت سخن خلق و رحم و نکوی ۱۲۷۹ھ

ایضاً در سال فصلی

جوش نے ہی ہوش کو احباب سے … جب قضا نے کیا جدا اے ہوش

سال فصلی لکھا ز روے الم | ہاے بحر سخن ہوا بے جوش ۱۲

قطعہ تاریخ تولد پسر نواب عبدالرشید خان خلف نواب امداد علی خان ابن نواب محمود خان نبیرۂ حافظ الملک حافظ رحمت خان مرحوم

ہوش عبدالرشید خان کا پسر | وقت محمود مین ہوا پیدا
سر بہجت کو لیکے دل نے کہا | صاف وہ دُر ہی درج رحمت کا ۱۲

قطعہ تاریخ رحلت سید صغر علیخان جد امجد سید اولاد حسین سوا بریلوی

میر اصغر علی نے دنیا سے | سوے ملک بقا جو کوچ کیا
ہوش نے پاک جانکر اونکو | داخل خلد ہو یہ سال کہا ۱۲

قطعہ تاریخ رحلت جنت آرام گاہ کیوان جاہ جناب نواب محمد یوسف علیخان بہادر مرحوم متخلص بناظم والی ریاست دار السرور رامپور شاگرد اسیر مرحوم لکھنوی

ولا یوسف علی خان بہادر | کیا کرتے تھے طے راہ سخا وہ
کہ حاتم بھی نہ جسمین رکھ سکا پاؤن | کہ مثل گرد پیچھے رہ گیا وہ
حکومت اونکی تھی کسریٰ سے بڑھکر | نہ لیتے بھول کر نام جفا وہ
وہ تھے اک ناظم معجز بیان بھی | سوا اسکے بڑے تھے پارسا وہ
جو کی رحلت تو ہاتف نے کہا ہوش | ہوے این ناظم ملک بقا وہ ۱۲

قطعہ تاریخ انطباع دستنبوے مصنفہ مرزا اسد اللہ خان غالب

شدہ مطبوع دستنبوے غالب | بہر کس چون چمن محبوب دل شد
چو گل مطبوع طبع ہوش گردید | ازین رو سال او مرغوب دل شد ۱۲

قطعہ تاریخ جلوس میمنت مانوس جناب نواب کلب علیخان بہادر متخلص بنواب والی ریاست رامپور شاگرد اسیر لکھنوی

جسگھڑی کلب علیخان فریدون جاہ کو | فضل سے اللہ کے حاصل حکومت ہو گئی

غیب سے آواز یون آئی پئے سال جلوس	ہوش کہہ تو زینت افزاے ریاست ہوگئی
دو عدد موجود بیٹھے ہین کہ رکھتے ہی قدم	ہر ریاست سے دو چندان اسکی عزت ہوگئی

تقریظ و قطعہ تاریخ کتاب لاجواب سرور القلوب فی ذکر المحبوب مولفہ مولوی محمد نقی علی خان مرحوم بریلوی

ترانہ سنجی بلبل خامہ گلزار حمد مین بیکار ہی۔ یہ وہ مقام ہی کہ طوطی ہزار داستان کو بھی یہان عجز و بیکار ہی۔ جب تخلیہ باغبان رسالت ما عرفناک حق معرفتک فرماوے تو صفت و ثنا ہم دامن دریدگان خار عصیان کی کب پایہ قبول پائے نیم ادراک کو غنچہ حمد خالق شگفتہ کرنا کیونکر نہ سراسر محال ہو۔ جب گلشن مخلوقات کے بعض بعض گل کمال کی خوشبوے وصف سے مشام جان معطر کرنا اشکال ہی۔ فی الحقیقت مین عنایت باغبان قضا و قدر سے گلشن ایجاد مین ایسے ایسے درخت کمال نے نشو و نما پایا جنکے دیکھنے سے عقل کل کا بھی چراغ عقل گل نظر آیا کسی مین سرسبزی معرفت نظر آئی کسی نے شریعت کی بہار دکھائی کسی نے اصل اپنی خدا و رسول کی تصدیق سے مستحکم کی کسی نے تصدیق کو فقط فرع تصور کی سمجھکے خیال باری تعالی ہی سے صورت ظاہری کو زیب دی کسی نخل قد مین گلہاے علوم کھلے۔ کسی گل رخ مین خارہاے جہالت و ضلالت نظر پڑے۔ کسی نے بہتری کا ثمرہ پایا کسی مین پھل بدی کا آیا۔ غرضکہ گلستان عالم مین طرفہ بہار ہی۔ کہین گل ہی کہین خار ہی۔ اگرچہ اس زمانے مین بوستان کمال خزان رسیدہ ہی۔ اہل کمال کا گل رخسار بسبب چلنے باد سموم بیقدری کے برنگ زعفران زرد ہوکر پژمردگی دیدہ ہی۔ لیکن سحاب رحمت الٰہی کی ترشح سے اب بھی نخل کمال کچھ کچھ شاداب نظر آتا ہی۔ کسی مقام پر کبھی کبھی کوئی باکمال گل کمال کے تازگی دکھاتا ہی۔ اس دعوے پر حجت ساطع اور برہان قاطع سمجھکر ایک شمشاد حدیقہ علم و فضل کا ذکر کیا جاتا ہی۔ حاسدون کے دل پر لالہ روش داغ الم دیا جاتا ہی کہ گلدستہ

اوصاف فراوان۔ مولوی نقی علیخان خلف الصدق مولوی رضا علیخان مرحوم و مغفور
غفر اللہ مرقدہ شہر بانس بریلی مین سکونت پذیر ہین حسن ظاہری و باطنی بلکہ جمیع اوصاف
حسنہ مین بینظیر ہین باپ دادا اونکے مدت دراز سے چمن پیراے علم و دولت رہے ہے خود مولوی
صاحب بھی ایام طفولیت سے الی الآن بفضل ایزد منان صرصر حوادثات زمانہ سے بچکر
گلچین خیابان فصل عزت رہے ہے اونکے والد ماجد نے کمال دانائی سے دنیا کو مزرعۂ آخرت
سمجھکے تخم عمل نیک بوکر ثمرۂ معرفت پایا ریاض کرامت بھی شگفتگی پر آیا صفت شبنم راتون رات بھی
اونکو اکثر لوگون نے ذکر خدا سے تر زبان دیکھا۔ دن دن بھر برنگ شمیم غنچہ گوشۂ تنہائی
مین دیکھا عالم باعمل تھے کامل بے بدل تھے ایک ادنی شعبہ اونکی درخت کرامت کا یہ ہے
کہ جب بعد دور ہونے غدر کے فوج انگریزی بریلی مین آئی رعایاے شہر بریلی بخوف
جرنیلی نہایت گھبرائی۔ ہر شخص برگ خزان رسیدہ کی بروش بے برگ و بینوا بسبب چلنے
باد تند خوف کے جانب صحرا گریزان ہوا ہر فرد بشر کا حال سنبل کیطرح یکسر پریشان ہوا لیکن
اوس سرو گلستان کرامت نے خانہ خدا مین طرح اقامت ڈالی پختہ مزاجی کے یہی معنی ہین
کہ ایسے محل خوفناک مین حسب معمول عبادت شبانہ روز مین سر مو فرق نہ لاکر کوئی بات
ہراس کی منہ سے نہ نکالی باوجود تین روز تک قتل عام اور لوٹ ہونیکے اونہون نے
مطلق صدمہ نہ پایا جو کوئی سپاہی فوج کا آیا عنایت ایزدی سے اوسنے سر تسلیم جھکایا۔
الحق ہوش پختہ مغزون کو نہین باد حوادث ضرر ہے۔ صدمۂ صرصر سے ہو جاتی ہے شاخ خام خم
سبحان اللہ جو یہ مرتبہ پائے اوسکے صاحبزادے کو سلسلہ رہنمائی شریعت کیونکر
نہ ہاتھ آئے۔ الولد سر لابیہ کا مضمون شگفتہ نظر آیا مولوی صاحب سلمہ اللہ
تعالی کا بھی گل کمال تازہ رنگ لایا۔ یعنی اکثر اشخاص کو تعلیم علم کا شوق دلاتے ہین
اپنا وقت بھی دینیات کے پڑھانے مین بہت سا صرف فرماتے ہین دم بحث کلام علوم کا
دریا بہہ جاتا ہے۔ العالم اذا تکلم فھو بحر بامواج کا مضمون اونہین کی ذات پر صادق آتا ہے

کسی نحو کسی علم مین عاری نہین - ہر علم مین دخل معقول ہونا بجز عنایت باری نہین
مسائل مشکلہ معقول بے اونکے روبرو مرتبہ حضوری پایا معقول مین بدون دلیل
آیت و حدیث کے کلام نکرنا اونکا ایک قاعدہ کلی نظر آیا - اونکی غیبت مین اکثر منطقی
اپنے اپنے قیاس شعور کے موافق صغراے ثنا اور کبراے مدح سے شکل بدیہی الانتاج بناکر
دعوی توصیف کو ثابت کر دکھاتے ہین آخر الامر نتیجہ نکالتے وقت یہ شعر زبان پر لاتے
ہین شعر کیا عجب ندرسۂ علم مین اوس عالم کے شمس آکر سبق شمسیہ پڑہتا ہوا گر - فی الحال
اونکے نخل کمال سے ایک گل تازہ کھلا چمن فصاحت و بلاغت سے پھولا پھلا یعنے
اونہون نے نسخہ بے تاب و تاب موسوم بہ لب لباب المعروف بہ سرور القلوب فی ذکر المحبوب
تالیف کیا ہی رنگ برنگ کے مضامین رنگین سے میدان بیان کو خجلت دہ باغ رضوان
بنا دیا ہی - رنگین عبارت کی روش سے کھلا ہی کہ واقعی یہ کتاب عین گلستان ہی
بلکہ گلہاے وعظ و پند کی شگفتگی سے عین الیقین ہوتا ہی کہ جواب گلستان ہی - لفظون
مین ہزار ہا معنی مناسب رنگ برنگ کے پوشیدہ نظر آتے ہین مردم دیدہ جنکے دیکھنے سے
ہر دم تازگی پاتے ہین ہزار ہا نکات علیہ اور دقائق سے یہ کتاب بھری ہی گویا شجر علم کی
کلی ہی اہل اسلام کی نظر مین ہر باب اسکا غیرت افزاے باب جنان ہی - اسکی ہر فصل پر
بلا مبالغہ فصل بہاری کا گمان ہی ہوا سے مطالعہ اوسکے بد اعتقادونکے چمن طبع کے
لیے سرسبز ہی خوش اعتقادونکو اوسکی سیر گلگشت فردوس کی برابر ہی حاسدون کا
غنچۂ عیب بھی اسے دیکھکر مرجہاتا ہی - گل طبع مین صمٌ بکمٌ کا رنگ نظر آتا ہی - ہر دیر ہ

کیون نہ پژمردہ ہون گلہاے مضامین عدو ✤ باغ حاسد کے لیے باد خزانی ہے یہ

کسی مقام پر ایک قرینے سے بیان غفاری ہی - کسی جا نئے طریقے مین ذکر قہاری ہی -
کہین رزم - کہین بزم - کہین سراپا تحریر ہی ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس علو شان اور شوکت بیان کے ساتھہ ادا کیا ہی کہ ہر شخص کو منشا یہ تفسیر ہے

غرضکہ ہزار ہا رنگ کے مطالب سے یہ گلدستہ بنا ہی- اگر اسکے کل مضمون کو گل ہزارہ کہون تو بجا ہی- ہر ایک حرف مفرد یعنی اکیلا سیاہی سے لکہا ہوا گل شبو کا ہمسر ہی پیچ پیچ کی سلسلہ تحریر سے کہلتا ہی کہ یہ نسخہ رشک سنبلستان سراسر ہی- خوش وضعی سطور دال ہو رہی ہی کہ ہر سطر لکہی ہوئی بخط گلزار ہی- بین السطور کی اندازی بہی آبرو یہ بزانہار ہی- اول سے آخر تک یہ کتاب اوسکے ذکر سے مالامال ہی درخت کائنات جسکے قدم کی بدولت نہال ہی یعنی شاخ طوبائے توحید اور میوہ شجر تحمید محبوب خدا اشرف الانبیا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کل حال بطور اختصار مصنف سلمہ اللہ تعالیٰ نے اسمین لکہا ہی غایۃ کمال اسی کو کہتے ہین کہ دریا کو کوزی مین بہرا ہی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ ہر فقرہ درود پڑھنے کے قابل اور سزاوار ہی عندلیب خامہ ہوش از خود فراموش کو بہی اب اس آیہ کریمہ کی تکرار بار بار ہی- یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً

قطعہ تاریخ

ہی بیمثل ایسی سرور القلوب	کہ ممکن نہین اوسکا ہونا جواب
مضامین رنگین کی اوسمین بہار	ہی اس رنگ جسکا نہین کچہ حساب
کہا دیکہکر اوسکو ہاتف نے یون	گل نخل دین ہی یہ گویا کتاب ۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب میر علی اوسط علی رشک من تلامذہ جناب شیخ امام بخش ناسخ لکہنوی

شیخ سے حاصل ہی تلمیذ جنہین	رشک کے ہمسر وہ بہلا کب ہوے
فوت ہوے رشک کہا ہوش نے	حیف لو رشک شعرا اب ہوے ۱۲۸۴ھ

قطعہ تاریخ وفات مخدومی جناب شیخ امیر الدین آزاد بریلوی مرحوم

جناب مکرم جو آزاد تھے	گئے آہ وہ سوے دار البقا
بہشت برین کا ہی آزاد سرو ۱۲۸۴ھ	پئے سال رضوان نے پڑھکر کہا

قطعہ تاریخ تولد پسر نیک اختر شیخ جمال الدین بریلوی

ستر ہوین رجب کو پیر کے دن ۔ ای ہوش جمال دین کے بیٹا
پیدا ہوا اُس دم سحر یون ۔ جس طرح صبح کا ستارا
اوس طفل کو اختر جمالی ۔ ہاتف پئے سال ہنسکے بولا

قطعہ تاریخ وفات جناب نواب مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی

اسد اللہ خان غالب جب ۔ سوے دار البقا ہوے راہی
کہا ہاتف نے ہوش اب موے وہ ۔ اسد پیشۂ سخن سنجی ۱۲۸۵ھ

قطعہ تاریخ انطباع مشارق الانوار ترجمہ درمختار مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی

چھپا درمختار کا ترجمہ ۔ جو صدیقی مطبع مین اسطور کا
تو مثل اوسکا عالم مین دیکھا نہین ۔ وہ پتھر کا گویا ہوا معجزا
پسند آئی ہر اک کو جب وہ کتاب ۔ تو ہاتف نے مرغوبۂ دل کہا ۱۲ھ

قطعہ تاریخ انطباع سرور القلوب فی ذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وسلم

مطبع جو نول کشور کا ہے ۔ مطبوع فقیر و بادشاہ ہے
خاص اوسکا مقام طبع ای ہوش ۔ لاریب کہ لکھنؤ ہوا ہے
پتھر پڑین اُس سمجھ کے اوپر ۔ اُس چھاپے کو جو کہین برا ہے
مطبوعہ یہان کا ہی جو نسخہ ۔ وہ نسخہ کیمیا بنا ہے
اُس طبع جہان فزا مین ہاتف ۔ یہ ذکر رسول کیا چھپا ہے ۱۲ھ

قطعہ تاریخ وفات راجہ تجمل حسین خان بہادر راجہ کٹھوہ ملک اودہ

وا حسرتا کہ راجہ تجمل حسین خان ۔ تشریف لیگئے جو سوے کشور بقا
تاریخ کی تھی فکر کہ ای ہوش ناگہان ۔ دل نے کہا تجمل شہر بقا ہٹا ۱۲ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان غافل مع چند سطور خاتمہ مشتمل مدح مطبع منشی نول کشور لکھنوی

حمد بیحد اور ثناے بیعد اوس ناظم رباعی کائنات کو سزاوار اور زیبا ہی کہ جسنے بیت کونین کو بسبب تضمین مصرع قامت سرور عالم فخر بنی آدم احمد مجتبے محمد مصطفے اصلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف بخشا ہی اوسی نے انسان کو طاقت گویائی دی ہی جسکی بدولت راہ گنج اسرار معانی شاعرون پر کہلی ہی ان اللہ تعالی خلق کنز اتحت العرش و مفاتیح ہا السنۃ الشعرا اس قول کی دلیل ہی فی الواقع شاعری مشہور ہونے کی عمدہ سبیل ہی شعر

ہی زبان منہ مین مگر شہرہ نمین پہرتا ہی سخن
اپنی تلوار تو کاٹھی مین ہی جوہر یا ہر

ان حضرات کی تعریف مین ہر فرد بشر کو سکتا ہی سواے الشعرا و تلامیذ الرحمن کے کیا کوئی کہہ سکتا ہی شعراے متقدمین مین جناب استاذ الاستاذ میان غلام ہمدانی مصحفی فن شاعری مین بڑے مشاق تھے شہرہ آفاق تھے نہایت کامل تھے سب چھوٹے بڑے اونکی استادی کے قایل تھے انکی زمرہ تلامذہ مین سے مسمے منور خان بن صلابت خان متخلص بغافل احاطہ محمد فقیر خان گویا واقع لکھنؤ مین رہتے تھے واقعی خوب شعر کہتے تھے طبیعت اونکی نہایت عالی تھی اونکی ادنی کنیز نازک خیالی تھی اونکے خلف الصدق میان جھمو خان اس پریس مین ملازم باوقار ہین اپنی صناعی مین یکتاے روزگار ہین اونہون نے ایک روز حال اپنے حسب و نسب اور عالی خاندانی کا مالک مطبع سے بیان کیا اپنے والد ماجد کی زبان دانی کا نشان دیا مالک مطبع کو سنتے ہی کمال تاسف ہوا بسبب گم ہو جانے دیوان کے بجہت غدر جھمو خان کے گہر سے مالک مطبع نے تلاش کرنے کا حکم دیا کارپردازان مطبع نے بدقت تمام جابجا جستجو کرکے کلام واقع الاِمام مجتمع کیا اور اب بفضلہ تعالے یہ دیوان مذکور ماہ جولائی ۱۸۶۲ عیسوی مین زیور انطباع پہنکر نور افزاے چشم نظار گیان ہوا

نظم

لکھنؤ مین ہے مطبع زیبا

منشی با وقار دانا کا
ہی سخاوت مین مثل حاتم کے
قطرے پر بھی ہی حکم دریا کا
کس زبان سے ہو اونکی مدح و ثنا
ہی وہ مطبوع طبع شاہ و گدا
زرد کا بھی نظر پڑی جسکو
ورق آفتاب شرمایا
ہی بیان کا جو نسخہ مطبوع
اونکا دیوان جبکہ طبع ہوا

روبرو اونکی عقل و دانش کے
جو کسی نے طلب کیا پایا
تہا ازل سے ملا جو اونکو نوال
ناطقہ بند ہی یہان سب کا
دل اہل نظر ہی ہر ایک سنگ
گل صد برگ کا ہوا دہوکا
کاتبون نے بنائی بے تشویش
نسخۂ کیمیا سے ہی وہ سوا
دیکھکر اوسکو بول اوٹہا ہاتف

عقل کل کا ہی تذکرہ بیجا
جوش دریائے فیض سے اونکے
نام آخر نول کشور ہو اہا
وصف مطبع کا کیا بیان کیجے
سبجھے وہ جسکا دل ہی پتھر کا
ورق صاف کی تجلی سے
منشی چرخ پر ہی خط کہینچا
ہوش اس مطبع گرامی مین
چہپ گیا ہی کلام غافل کیا

قطعہ تاریخ و تقریظ مخمس ہفت بند کاشی مصنفہ قاضی منشی حیدر حسین اقم ساکن بریلی شہر کہنہ محلہ قاضی ٹولہ

بعد حمد بیحد اور نعت بے عد کے ارباب سخن پر پوشیدہ نرہے کہ ناظم حقیقی نے رباعی عالم مین ایسے ایسے مصرعہ برجستہ قامت موزون فرمائے جنکا حسن ظاہری دیکھکر حواس خمسہ باطنی ششدر نظر آئے حسن معنی اونکا خوبی مین مصرعہ آخر رباعی قرار پایا آخر اوسنے صدر بیت کیطرح آبرو مین ضرب المثل ہوکر نئی نئی ہیئت سے مسند کہایا کبہی مباحث جزئی و کلی مین اوسکی بدیہی طور پر نظر آئی کبہی مطلق قرآنکی تفسیر مین صورت مطلوب پائی کبہی ہیولی و صورت کے بیان مین اوسکا وجود پایا کبہی فقط حدیث کی تشریح و توضیح مین مقصود نظر آیا کبہی اشکال و دوائر کے ذکر مین مرکز دائرہ شہود بنا کبہی ایک مسائل عقائد ہی کی شرح مین ملا کبہی حضوری و حصولی کی تقریر مین حاصل ہوا کبہی محض مسائل فقہ کے اظہار مین شامل ہوا کبہی تشبیہ و معما کے بیان مین پردہ خفا سے جلوہ نمائی کی کبہی صرف قواعد صرف کے تذکرہ مین ہیئت اصلی اور وضع حقیقی

دکھائی دی۔ غرضکہ نظم یا نثر کسی نحو کسی علم و فن یا مدح و ذم کا بیان ہو اوسمین حسن معنی
انسان جسے کمال انسانی کہتے ہین نظر آتا ہی۔ عطارد منشی چرخ بھی جسے دیکھکر شرماتا ہے
ایک فقط منشی چرخ پر کیا موقوف حقیقت مین انسان کل مخلوقات کی نسبت اکمل ہی
سب سے اشرف ہی اور افضل ہی اسی نوع انسانی مین آدمؑ و خلیلؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ علیہم التحیۃ
والثنا پیدا ہوے اسی لباس مین حبیب یزد پاک سزاوار خلعت لولاک لما
خلقت الافلاک ہویدا ہوے شعر نہ ہوتے محمدؐ نہ ہوتی کوئی شی + یہ سب کچھ
ہوا ہی براے محمد + حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وصف و کمال کا
مذکور کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہی منہ کی کھانا ہی نظم محمد سر قدرت ہی کوئی رمز
اوسکی کیا جانے + شریعت مین تو بندہ ہی حقیقت مین خدا جانے + خدا و مصطفیٰ
کی کنہ مین ادراک عاجز ہی + محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفیٰ جانے + جناب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی امت مین وہ وہ حضرات عالم شہود مین آئے جنکی بدولت مخلوقات نے ہزارہا
گہر مقصود پائے یہ وہ امت ہی جسمین ہونے کی آرزو ملائکہ کرام و انبیاء علیہم السلام کو
تادم آخر رہی ہزار ہزار شکر پروردگار کا کہ یہ دولت ہم مسلمان بھائیوں کو ملی بیت

امت مین مجھے دیکھکے محبوب خدا کی	ہوتے ہین ملائک مری تقدیر کے صدقے

منجملہ کل امت یعنی فرقہ اسلامیہ کے آل واطہار و اصحاب اخیار علیہم السلام کو ملائک
افضلیت سزاوار ہی اونمین کا ہر ایک رازدار توحید حق سبحانہ تعالیٰ سے خبردار ہی۔
حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ او منزلت نہایت دور ہی ایسے مقام پر زبان
کلک و زبان طلبگار عجز و قصور ہی اونہین کی شان مین لحمک و لحمی آیا ہی۔ واقعی بڑا
مرتبہ پایا ہی شعر جز محمدؐ نہو جس قصر مین انسانکو دخل + فی الحقیقت وہی ایوان کا حیدر ہی در
اونکی مدح مین ملا حسن کاشی نے ہفت بند تحریر فرماکے ایسا شمع کمال کو روشن کیا
جسکی ہواے رشک نے چراغ نام آوری انوری بجھا دیا۔ واہ واہ کیا کیا شعر ہونگے

کیے ہین جسمین ہزار ہا رنگ برنگ کے گل مضمون تازہ کہلے ہین۔ اوسکی ہر بیت کا بیت فردوس صلہ ہی ہفت بند نہین گویا باب ہفت جنت کہلا ہی اوسکی تضمین کے ضمن مین ایک میرے شفیق بڑے لئیق پسندیدہ افعال حمیدہ خصال شاعر خوش بیان شیرین زبان سپہر سخن کے زیب و زین منشی قاضی حیدر حسین المتخلص آقم ابن منشی محمد حسن صدیقی حنفی زمیندار مالگذار سرکار دولت مدار انگلشیہ ساکن شہر کہنہ بریلی نے ایسا جوہر تیغ کمال دکہایا جس سے روح ہلالی کا قافیہ تنگ نظر آیا سبحان اللہ عمدہ پیوند ہی کہ اصل سے زیادہ دل پسند ہی حسن مضامین کے روبرو آبروے مصرعہ ابروے مہوشان گرد ہی فی الواقع یہ مخمس مسدس عالم مین فرد ہی ان من الشعر الحکمۃ وان من البیان لسحرا۔ ایسے ہی اشعار و بیانات کی نسبت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ایسا عمدہ نادر ہدیہ پارس کب کسی کے ہاتہہ آیا ہی اسکے میدان وصف کو طی کرنا حد امکان بشری سے خارج نظر آتا ہی ناچار یہ حقیر سراپا تقصیر از خود فراموش نیاز احمد خان ہوش بریلوی عفی عنہ اس اہ کو چہوڑکر بطرح قطعہ تاریخ تصنیف مخمس بانیرلاتا

قطعہ تاریخ

مخمس وہ لکہا آقم نے فی الحال	زبان جسکی ثنا مین پائی قاصر
اوسے نادر سمجہکر لکہہ تاریخ	کہا دل نے مخمس طرفہ نادر

۱۲۹۹ھ

قطعہ تاریخ تولد برخوردار خجستہ کردار شیخ حبیب اللہ ولد حبیب اللہ نجار

حبیب اللہ نجار خوش خلق کو	مہیا تہا یون ساز عشرت تو کل
پسر دوسرا آٹہہ شعبان کو	ہوا جب پڑا شادیانون کا غل
کہا ہوش نے بادل ہوش سال	شگفتہ ہوا شادمانی کا گل

۱۲۹۲ھ

قطعہ تاریخ تعمیر مکان شیخ غلام حضرت بریلوی

یہ قصر عجیب خوش فضا ہے	کب اسکا نظیر دوسرا ہے

ہے نقش نگار سے یہ ظاہر — کونین کا نقش مدعا ہے
رفعت بھی کہہ رہی ہے بڑھکر — یہ قصر نہیں کوئی سما ہے
بنوا چکے جب غلام حضرت — اسکو کہ محل نشاط کا ہے
تو ہوش سروش غیب بولا — خوش قطعہ مکان کیا بنا ہے ۱۲۹۵

قطعہ تاریخ تولد پسر چودھری محمد سعید الدین حسین کیٹھرہ بزرگ متصل بدایون در صنعت محیط الکل ۱۲۹۶ھ ہویدا میشوند

سعید الدین حسین خوش سخن کا — ہوا فرزند با اقبال پیدا — جہانمین تہنیت گویان ہوئے سب
دل صوفی بھی پایا شل قمر تا — بنی عشرتکدہ یہ بزم عالم — زمانہ بھی خوشی کا رنگ لایا
نسیم انبساط ایسی چلی کچھ — کہ مانند جلاجل پتّا پتّا — غنا پرداز یون ہونے لگا ہوش
کہ ہی سال خوشی مجھسے ہویدا — سروش غیب نے سنکے یہ مژدہ — عدد دہر شی کے لیکے مچایا
دی بجائے ہین ضرب پہلے — پھر اوس حاصل سے اونسٹھ کو گھٹایا — کیا بچانے پر اونکو قسمت
ہواتی کو کیا مضروب ہمتا — تو ظاہر ہو گیا سال ولادت — نیا انداز ہے ایک ہاتھ آیا

قطعہ تاریخ انتقال جناب اوستادی تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علی خان بہادر اسیر لکھنوی دام اقبالہ

اسیر خوش سیر خوش وضع خوش فکر — ہوئے راہی سوئے دار البقا جب
تو ہاتف نے یہ اے سال ہیہات — سوائے نزا اوٹھا دین اونگلیان سب
مگر گنکے دو اونگلی کی پورے — کہا لکھ لے انہین ای ہوش تواب
رہین باقی جو دو دو اونکا سر کبر — جھکا دینا کہ ہو جائے مودب ۱۲۹۹ھ

قطعہ تاریخ انتقال منشی مسیح اللہ پیشکار ضلع پیلی بھیت برادر منشی ثناء اللہ ڈپٹی کلکٹر ضلع ایٹہ

جب مسیح اللہ سوئے ملک بقا — گئے دار فنا سے واویلا

تھی دو شنبہ کو چہارم ذیقعد
کہ پدر کو پسر کا داغ ملا
پھل جوانی سے کچھ ہوا نہ حصول
کٹ گیا نخل زندگانی کا
علم و جوہر کا باغ ہے افسوس
کچھ نہ اے ہوش رنگ پر آیا
روح رنگین جو ادنی رضوان سے
داخل خلد کی یہ سال کہا ۱۲۹۹ھ

قطعہ تاریخ تولد فرزند میان اسحٰق صاحب کمبوہ میرٹھ

میان اسحٰق کا فرزند دلبند
ہوا جلوہ فگن جب صورت ماہ
سروش غیب بولا اسطرح ہوش
گل نخل تمنا وہ کہلا واہ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ سال اختتام افادہ بے باب الشہادہ مولفہ مولوی نجیب اللہ صاحب مجیب وکیل عدالت درجہ اول ریاست حیدر آباد دکن

کیا خوب ہی یہ ترجمہ باب شہادت
ذی جوہر و ذیقدر وسخن سنج شکر لب
کہتے ہین افادہ اسے بے باب شہادت
ہر لفظ ہی اسکا فلک حسن کا کوکب
دیکھا جو اسے ہوش نے بولا یہ پسال
کیا شاہد معنی تو افادہ سے ہی تر لب ۱۳

قطعہ تاریخ تعمیر دروازہ مکان منشی جمال الدین صاحب وکیل بیلوی

ہوا تعمیر دروازہ نیا یہ
کسی خوبی کی کب اسمین کمی ہے
سر دولت ملا کر کہدے اے ہوش
در فیض جمال الدین یہی ہے ۱۳

قطعہ تاریخ درگاہ و مسجد شاہ جمال الدین

اب شاہ جمال دین کی درگاہ
کیا از سر نو نئی ہوئی ہے
مسجد نے بھی پائی ہی وہ زینت
جو بیت حرم سے مل گئی ہے
اے ہوش عجب ہی نور پھیلا
درگہ ہی کہ شان ایزدی ہے
ہاتف وہ فقط نہین منہ
بس باب سے فیض سرمدی ہے ۱۳

قطعہ تاریخ وفات جناب والدہ معتمد جنگ ساکن حیدرآباد دکن ۱۲

معتمد جنگ کی جب والدہ نے	جانب دار بقا کی رحلت
روز یکشنبہ تھی رجب کی دہم	جو ہوئین اس جہان سے رخصت
ہوش نے باسر جنان یہ کہا	لو بڑھی اون سے زینت جنت

قطعہ تاریخ انتقال پسر جناب امام الدین خان صاحب تعلقدار و رئیس ضلع پیلی بھیت ۱۲

جوان بیٹا امام الدین خان کا	موا دم بھر مین کی راہ عدم طے
کہا سر پیٹ کر ہاتف نے ای ہوش	خلیل الدین گئے جنت کو ہئی ہئے ۱۲

قطعہ تاریخ وفات پسر مولوی محفوظ علی صاحب ساکن اٹھوی ضلع لکھنؤ ہم بریلوی

محفوظ علی کا جو ہوا لخت جگر فوت	کیا کہیے جو صدمے دل احباب پہ گذرے
از رہ الم سال وفات اوسکا تو ای ہوش	اعدا کو نہ یہ داغ الٰہی ملے کہدے ۱۲

قطعہ تاریخ وفات اہلیہ منشی جمال الدین صاحب وکیل بریلوی

جمال الدین کی بی بی تہین بڑی نیک	کہ تہین پہلے سے فردوسی وہ مشہور
محرم کی تہی ہفدہ پیہ کا دن	ہوئین زیر زمین جا کر جو مستور
ندا ہاتف نے یہ سال دی ہوش	ہوئین اب جاتے ہی جنت مین لو حور

قطعہ تاریخ انتقال نواب علیجان خان نائب ریاست محمود آباد ملک اودہ ۱۲

علیجان خان جب جہان سے اوٹھے	تو گھر گھر ہوا شور و شیون بپا
ریاست کے کامون مین آیا خلل	امیر حسن خان کو صدمہ ہوا
یہ سال ہاتف نے اوس وقت ہوش	سر زاری و شیون و غم لیا

قطعہ تاریخ تولد برخوردار ممتاز احمد ابن شیخ غلام مصطفی بریلوی ۱۲

جو ممتاز احمد کے بیٹا ہوا	تو دادا نے براہ سخاوت کی طے
یہ سال میلاد کیا فکر ہوش	یہ کہدے کہ وہ اختر نیک ہے ۱۲

قطعہ تاریخ مکان شیخ ثناء اللہ صاحب بریلوی

ثناء اللہ نے فضل خدا سے	بنایا ہے مکان نادر و خوب
پسند آیا ہے جو ہر ایک کو خوب	ہوا ہے سال اسی سے دلکو مرغوب

قطعہ تاریخ کتاب مصنفہ عنایت احمد صاحب کرشمہ جمال در پردۂ عبرت

سنتے ہی اقوال بے معنی کو ہوش	فکر در کرنے لگا ہر اک ادیب
بول اوٹھا اسکا مصنف بہر سال	پردۂ عبرت مین لور د عجیب

قطعہ تاریخ وفات مولوی حافظ نواب عبد العزیز خان عزیز بریلوی کہ فی البدیہہ فی گفتہ

عزیز مصر سخن چل بسے عدم جو آج	تو رنج و غم ہوا اتنا شمار جسکا نہین
برائے سال تو ای ہوش پہلے مصرعہ سے	مٹائے شرط کہ اسوقت کام اسکا نہین

قطعہ تاریخ تعمیر بنگلہ نواب نظیر حسن خانصاحب بریلوی

نظیر حسن خان نے فضل خدا سے	بنایا ہی بنگلہ بہت دل پذیر
پی سال ای ہوش جو فکر کی	کہا دل نے بنگلہ ہے بے نظیر

ایضاً

نظیر حسن خان نے فضل خدا سے	بنایا ہے بنگلہ بہت دلکشا
پی سال ہاتف سے پوچھا جو ہوش	کہا خوب بے مثل بنگلہ ہوا

قطعہ تاریخ وفات قادری بیگم زوجہ نواب اختر حسین خان بریلوی

قادری بیگم ہے ہو کر فوت اب	ہر اقارب کو بتا دی غم کی راہ
سال کہا ای ہوش از روے بکا	قادری بیگم سدہاری جلد آہ

قطعہ تاریخ تعمیر مسجد کعبہ از سر نو بفرمایش مولوی الٰہی احمد صاحب

جو احمد یار خان نے زر اوٹھا کر	نیا اس کعبہ مسجد کو کیا ہے
برائے سال تو ای ہوش کہدے	خدا کا گھر نئے سر سے بنا ہے

غزلیات فارسی

آه آتشبار میخیزد ز دل کو — ہمچو من دل عاشق بیمار تست

از پئے قتلم مکش تیغ از نیام — کافی ایجان ابروے خمدار تست

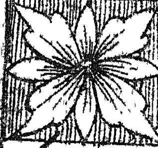
نرگس شہلاست مست از چشم تو — نرگس بیمار ہم بیمار تست

ظلم تو کردی مرا کردی برون — باغ رضوان اے پری سرکار تست



تا لبہا سر کرد ہرکس گوش کرد

ہوش دردافزا ہمہ اشعار تست



سر بر زمین نہاد و در عجز باز کرد — در عہد طفل اشک خیال نماز کرد

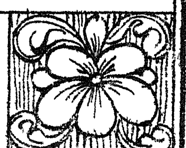
از خواب ناز یار بپا شد قیامتے — بربست چشم را و در فتنہ باز کرد

کیف نگاه مست بتان سوخت جان ما — کار سموم طرفہ می خانہ ساز کرد

با ه تمام حرف تعلی چسان زند — پیش تو ہر دست طلب را دراز کرد

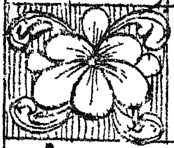
گشتند مردگان ہمہ زنده بروز حشر — کار مسیح آن دم شمشیر باز کرد

سر خدا نبود اگر آن دہان تنگ — عقل این چہ راه عجز سے افشار از کرد



اے ہوش خاکپاے بتان ہست کیمیا

زین رو زمال و جاه مرا بے نیاز کرد



متفرقات مثل عرایض و مناجات و مبارکبادی و سہره وغیره

بخدمت خلف بوتراب و شیر خدا — شہید خنجر جور و ستم بدست جفا

پس نیاز یہ مکشوف راے عالی ہو — کہ اس نحیف کی تنخواه کی بحالی ہو

اگر بمقصد دلخواه پہونچے یہ بنده — چیڑہائے عرضی نقره بسال آینده



خموش ہوش کہ اب طول کا نہین ہی مقام



بروح سبط پیمبر درود اور سلام

رقعہ بہ تقریب شادی کتخدائی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی

یہ ہے فیضِ سحابِ لطفِ یزدان | کہ ہے سرسبز عالم کا گلستان
بیان شادابیِ عالم کا باعث | کیا اسطرح دل نے ہو کے خندان
کہ ہے اس ماہ کی پچیسوین ۲۵ کو | مقرر شادیِ احمد رضا خان
اوسی شب محفلِ میلادِ حضرت | مقرر ہے کہ تا حظ ہو دو چندان
ادا اہلِ حرم کی رسم کرنا | ہمیشہ ہے شعار اہلِ ایمان
لہذا ملتمس احباب سے ہون | کرم فرمائی ہے عین احسان
ثواب و خرمیِ صادق ہون یکیونکر | ثوابِ احسان مین جسدم ہے ہو پنہان

رقعہ بہ تقریب شادی کتخدائی سلطان حسن خان کمبوہ بریلوی

ہے شادیِ سلطان حسن فضلِ خدا سے | خود غنچۂ دل وا ہے نہین کام صبا سے
ہے دور گھٹا غم کی برستی ہے مسرت | باہر ہوئے جاتے ہین گل باغ قبا سے
پنکھا پئی تفریح ہے دامان بشاشت | لپٹین گل عشرت کے ہین مرطوب ہوا سے
ہے بزم طرب فرش زمانے مین سراسر | تھال رخ بہجت ہے کہین بڑھکے سہا سے
ہے عطر کہ بہرے کا خوشی کے ہے پسینا | رنگت ہی عشرت ہے سوا رنگ حنا سے
سہرا ہے بنا سلسلۂ عیش و مسرت | جاتی نہین شادی بھی عروسانہ ادا سے
سب سازِ طرب جمع ہین اب بزم جہان مین | بو نغمے کی آئی خم گردون کی صدا سے
دو جلسے مقرر کیے تا دونی مسرت | احباب عزا کو ملے لطف خدا سے
ذیقعد کی ہین چودھوین پندرھوین کو جلسے | تشریف جو لائین تو نہین دور عطا سے
پندرھوین کو جائے جو برات آپ بھی ہمراہ | تا زیب بڑھے جلوۂ نقش کف پا سے
زینت دہ محفل ہون سر شام سے ہر شب | امید ہے لطف و کرم اہل وفا سے

سہرہ بہ تقریب شادی کتخدائی یار محمد خان خلف محمد نور خان کامدار ریاست گلشن آباد عرف جاورہ

ہی بندھا یار محمد کے جو سر پر سہرا
آج ہی پنجۂ خورشید کا ہمسر سہرا

شکر حق کیون نہ بجا لائین بندھا جب دیکھین
حضرت نور خان فرزند کے سر پر سہرا

شمع کہتی ہی کہ بیمثل نہ کیونکر ہو یہ جشن
سر سے نواب کے باندھا ہے پہنوا [?] کر سہرا

دائرہ چرخ کا دیتا ہی یہی آج صدا
تو مبارک ہو زمانے مین یہ پرزر سہرا

مشتری نے کیے شادی کے ترانے آغاز
زہرہ گائی دف مہ لیکے برابر سہرا

ہے جو تار نگہ اہل تماشا کا ہجوم
کیا ہی طرہ ہے نیا سہرہ کے اوپر سہرا

مضطرب مہر کا پنجہ ہی اسی باعث سے
گلشن آباد مین کیون ہو یگانہ بنکر سہرا

جنبش باد صبا سے نہین لہراتے ہین پہول
نہر ہین حسن کی ہوتا ہی شناور سہرا

سب پہ آئینہ ہی صاف آرسی مصحف ہے یہی
واہ دونون کا ہے ہمراز معتبر سہرا

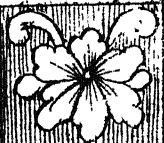
داغ کہائے گل خورشید نہ کیون اے مالن
گوندہا ہی گل چمن حسن سے چنکر سہرا

یہی ثابت ہی ضیائے رخ نوشاہ سے صاف
رکھتا ہے سورہ والشمس کو ازبر سہرا

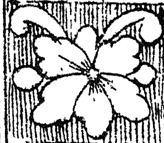
سر پہ نوشاہ کے دیکھا تو ہر اک بول اوٹھا
آج رکھتا ہے مگر بخت سکندر سہرا

جلوۂ رخ سے گل مہر ہر اک پہول ہی صاف
کیون نہ محجوب ہون پھر دیکھکے اختر سہرا

اقربا اور احبا ہوئین نوشاہ کے شاد
یا الٰہی یہ مبارک ہو ہر اک پر سہرا



ہر جگہہ ہی گل مضمون مسلسل کی بہار
ہوش ہر بیت ہے سہرے کی سراسر سہرا



رقعہ بطلب اجازت بانی [?] غلام علی خان مخلص بریلوی

بست و پنجم کو اس مہینے کی
ہی مقرر جو شادی بندہ

بست و چارم سے بزم ہے آغاز
دونون دن کیجیے قدم رنجہ

رقعہ بطلب جائزہ بانی نواب حامد علی خان عرف ججی میان عزیزی ججی بریلوی

ہی [illegible] کو [illegible] شب — محفل میلاد شاہ بحر و بر
شام سے تشریف لاکر کیجیے — بندہ کو مرہون احسان سربسر

چیستان

چیست آن گل بگلشن عالم — کہ بگرما شود تر و تازہ
زیر سایہ کند چون جا لیش — نظر آمد بچشم پژمردہ
از صبا باشدش خزان برسر — ہوش این چیستان رقم کردہ

ابیات مدح نامہ سامی

ہزار شکر کہ اب اوج پر ہی بخت رسا — قسم نصیبہ [illegible] ہی گہر کا
مجھے سکندر ثانی سمجھتی ہے مخلوق — بڑھا ہوا ہے بہت آج کل مرا رتبہ
ہوا بلند بھی ہی یہ کچھ میری بزم عالم مین — چمن مین گل نظر آتا ہے محفل جم کا
نہ ذکر رستم و افراسیاب کا [illegible] — نہ کوئی جانتا حاتم کو اب ہی اہل سخا
جہان کے صفونکا صداق شت پر مرے — سمجھہ رہی ہی زمانے مین ساری خلق خدا
نشان دیکھکے اپنی ہوئی مجھے حیرت — تو شکل آئینہ باطن صفا ہوا میرا
سروش غیب نے خاموش دیکھکر مجھکو — کہا مقام تحیر نہین ہے یہ اعلا

رتبہ اور ہمین اللہ نے دیا ہی عطا — نہ نقش [illegible] ہر ایک [illegible] سکندر کا
کنیز دولت و حشمت ہوئی ہی بعد انکا — جلال کہتے ہین جسکو غلام ہے گھر کا
ہر ایک چین سے سوتا ہی عہد دولت مین — نہین ہے آج کلچین کا گل کو بھی کھٹکا
ہر ایک علم مین معقول ست قدرت ہی — ہر ایک فن کو ہوئی عقل و دین سے جلا